http://famousurdunovels.blogspot.com/



تو ہی میری دعا

PRIME URDU NOVELS

عنایہ احمد

http://primenovels.blogspot.com/

"تو ہی میری دعا" از عنایہ احمد"

(مکمل ناول)

یہاں بیٹھے وہ تین وجود اندر سے مر چکے تھے۔

وہ جیتے جی مر گئے تھے۔

یہاں بیٹھے لوگوں میں طرح طرح کی چہ مگوئیاں ہو رہیں تھیں۔

توبہ توبہ۔ کیا دن آ گئے ہیں۔ ایسی نافرمان اولاد۔ ایسی تربیت کی تھی۔

تو کوئی کہتا۔

"ایسی اولاد تو پیدا ہوتے ہی مر جاتی۔"

کوئی کہتا۔

"اب دوسری بہن کا کیا ہو گا۔"

"یہ بھی اس پہ ہی جائے گی۔ ناک ہی کٹوا دی ہماری تو پورے خاندان میں۔ بھائی اگر میرا بیٹا اتنا ہی ناپسند تھا پہلے ہی بتا دیتی" اسکی تائی بولی۔

وہ وجود ساکن تھا بلکل۔ ایسے الزامات پہ دل تو کیا کہ روح چیخ پڑے۔ مگر وہ نہیں کر سکتی تھی۔ وہ رسوا ہو گئی تھی بنا کسی گناہ کے۔

لوگ بھی عجیب ہیں کسی کے گناہ کی سزا کسی اور کے حصے میں ڈال دیتے ہیں۔ اور اسے بھی بے راہ راوی کے سرٹیفکیٹ سے نواز دیتے ہیں۔

سرمد صاحب تو ہلنے کے قابل نہ تھے۔ انکی بیگم کا بھی حال اس سے کچھ کم نہ تھا۔

احمر ولا میں چار فیملیوں رہتی تھیں۔ ایک بہن تھی تانیہا نکے والد انتقال کر چکے تھے۔ تانیہ اپنے باپ کی پہلی شادی سے تھی یوں انکی دوسری بیوی کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔ تانیہ کے والد کو سب نظر آ گیا تھا ۔ سو انہوں نے انکی پڑھائی ختم ہونے سے ایک سال پہلے اسکو اپنے دوست کے بیٹے سے بیاہ دیا۔ جو ایک قابل انسان تھا۔ یوں تانیہ کی سوتیلی والدہ اور رانیہ کی دادی کو رانیہ کی پھوپھی سے خار تھی اور یہ اپنے چاروں بیٹوں میں بھی منتقل کی گئی جو انکی عمر کے ساتھ پروان چڑھی۔ جب صلحہ بیاہ کے آئی تھی اسنے محسوس کیا تھا ایک اکلوتی نند ہے اسکی وہ بھی شادی کی رسومات میں بڑھ چڑھ کے حصہ نہیں لے رہی مگر وہ خاموش رہی۔ دھیرے دھیرے اسے سب پتہ چلتا گیا۔ مگر افسوس کے علاوہ وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی بس اتنا ہوا تھا کہ صلحہ نے اس سے اچھے تعلقات قائم کر لیے تھے اور اب مہینے میں ایک آدھ بار چکر لگ جاتا تھا۔ طاہر اسے روک ٹوک نہ کرتے تھے ایک دو بار اسکے کہنے پہ خود بھی گئے تھے۔ یوں ان دونوں

http://primenovels.blogspot.com/

میں دوستی ہوئی اور تانیہ کا کچھ میل ملاپ اپنے میکے سے بنا رہا۔ یہ سب صلحہ کی ساس کو گوارہ نہیں ہوتا تھا

۔

۔ان میں سے ایک فیملی طاہر صاحب کی تھی انکی صرف دو بیٹیاں ہی تھی۔ زمر اور رانیہ۔

رانیہ جاب کرتی اپنے بابا کے ساتھ آفس میں۔ آفس میں انکا ہاتھ بٹاتی تھی۔ اسکی کوشش تھی کہ اسکے بابا کو بیٹے کی کمی محسوس نہ ہو۔ زمر کی وجہ سے اسکی تائیوں کا رویہ برداشت کرنا پڑتا تھا۔ مگر اسکے سامنے کسی کو بولنے کی جرات نہ تھی۔ وہ کسی کی بات برداشت نہ کرتی تھی۔ از حد با اعتماد، سلیقہ مند تھی۔ اور بڑوں کی از حد عزت کرتے تھی۔

دوسری بالکل الٹ تھی۔

دونوں پڑھ چکی تھیں۔ اس دوران بڑی زمر کو یونی میں کوئی لڑکا پسند آگیا تھا۔ لیکن طاہر صاحب کو ہر گز یہ بات گوارہ نہ تھی۔ اسلئے زمر نے دوسری راہ نکال لی تھی جو اسکے خاندان کی عزت کے لیے سراسر نقصان کی راہ تھی۔ مگر اسکو اپنے آگے پرواہ کس کی تھی۔

اور آج وہ یہ حد پار کر گئی تھی۔ اور پچھلے لوگوں کو زندہ مار گی۔

تائی کے بیٹے کے ساتھ زمر کا رشتہ طے پایا تھا وہ بھی دادی اور بیٹے کے زور پہ کیونکہ ایسے زمر کا حصے انکے بیٹے کو ملے گا۔ وہ عمر میں ان سا بڑا تھا۔

فہد کی ماں کو تو زمر ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔ وہ مجبور تھیں۔ اپنے شوہر اور ساس کے ہاتھوں۔

رانیہ اور زمر کے ساتھ فہد بھائی کا رویہ نہایت اچھا تھا وہ ہمیشہ ان کو اپنی بہنیں سمجھتے تھے مگر اب وہ دونوں مجبور تھے۔ مگر زمر کے دماغ میں کچھ چل رہا تھا۔ جس دن یہ واقعہ ہوا تھا اس سے ایک دن پہلے فہد بھائی دوبئ روانہ ہوئے تھے اپنی جاب پہ۔ سو اب رانیہ کی فیور کے لیے وہاں کوئی بھی نہ تھا۔

"توبہ توبہ کیسی لڑکی تھی۔ مجھے تو پہلی ہی شک تھا۔" بڑی تائی کی طرف سے فتوحہ آیا تھا۔

اس وقت حال میں بیٹھے نفوس میں اسکے تین تایا تھی اور انکی بیگمات تھیں۔ اسکے بابا، ماما۔ اور دادی تھی۔

اور ایک پھوپھو تھی جو اچانک ملنے آئیں تھیں مگر انکو اس قیامت کا نہ پتہ تھا۔

تھی تو وہ خاندان کا حصہ مگر

"دیکھو بہن اپنی دوسری بیٹی کو بھی چلتا کروں۔ ہماری اولاد پہ کوئی برا اثر پڑے ہمیں یہ برداشت نہیں ۔" منجھلے تائی بولیں تھیں۔ مرد حضرات تو خاموش بیٹھے تھے۔

http://primenovels.blogspot.com/

"لیکن۔ اماں آپ ہی بتائیں اس کا کیا قصور ہے۔ اسکو کیوں سزا ملے۔" اس دوران پہلی مرتبہ انہوں نے لب کھولے تھے۔ وہ اپنی بچی کے ساتھ زیادتی برداشت نہ کر سکتے تھے۔ صلحہ تڑپ اٹھی تھی۔ طاہر صاحب تو خاموش تماشائی بنے بیٹھے تھے۔

"بس بہو۔ بہت ہو چکی تمہاری۔ میں تمہیں کہا تھا کہ انکو بے جا آزادی مت دو۔" اسکی ساس بھی گرجی تھی۔

"سعدیہ تم اپنے بھائی کو کال کرو کہ اگر وہ راضی ہے تو اس لڑکی کو شام تک بیاہ کر لے جائے۔ میں اب مزید اسکی بیٹیوں کو برداشت نہیں کر سکتی۔" صلحہ تو تڑپ پڑی تھی۔ دو بچوں کا باپ تھا اسکی بیوی فوت ہو چکی تھی۔ وہ عیاش آدمی تھا۔

"بس بھابھی۔ بھلائی ایسی میں ہی ہے ہم سب کی۔" بڑی تایا ابا بولے تھے۔

"نہیں اماں میری معصوم بچی کو سزا مت دیں۔ طاہر بولے آپ ہی۔" وہ بلک رہی تھی رحم کی اپیل کر رہی تھی۔

"ہونہہ معصوم بچی زمر بھی معصوم ہی تھی۔" تائی طنزاً بولی تھی۔

"تانیہ دیکھوں ناں۔ انکو بتائیں میری بچی کا کوئی قصور نئیں۔ آپ انکو سمجھائیں ناں۔ وہ دو بچون کا باپ ہے۔" وہ بے بس مدد کے لئے ہر کسی کے سامنے جھک رہی تھی۔ تانیہ بھی اس انکشاف پہ حیران تھی کوئی کسے کسی بے قصور کے ساتھ زیادتی کر سکتا ہے۔

"ہاں تو اور کون کرے گا شادی تمہاری بچی سے۔ شکر کر اگر وہ بھی مان جائے۔" سعدیہ نے ہنکارا بھرا۔

"میں تو اپنے بیٹوں کی کبھی بھی نہ کروں بہن۔ ساری عمر یوں ہی بیٹھی رہے گی۔ سب لوگ کہیں گے بہن تو اسکی ہی تھی اثر تو ہو گا سنگت کا۔" منجھلے بھی بولیں تھیں۔ البتہ سب سے چھوٹی خاموش تھی کیونکہ انکے بچے ابھی چھوٹے تھے۔ طاہر نے کچھ پسند کی شادی کی تھی۔ اور اوپر سے بیٹیاں ہی پیدا ہوئیں تو ساس نے خوامخواہ ہی ان کی ساتھ بیر باندھ لیا تھا۔ باقی سب کے بیٹے بھی تھے۔

عجیب تضاد ہے معاشرے میں۔ عورت ہی عورت کو سمجھ نہیں پاتی اور دشمنی گانٹھ لیتی ہے۔ حالانکہ وہ بھی تو اسی جنس سے تعلق رکھتی ہے۔

"پھر کون کرے گا شادی۔ اتنا واویلا نہ کرو۔" وہ پھر طنزاً بولی۔

"بس کریں آپ سب لوگ۔ کیوں کسی معصوم کو آپ بالی چڑھا رہی ہیں۔" تانیہ نے بھی لب کھولے۔

"لوں بھلا اور سن لوں۔ بہن ہم اسے اپنے گھر نہیں برداشت کر سکتے اور۔ کون کرے گا اس سے شادی اب۔ اسکے بہن نے تو کچھ سوچا نہ۔ "سعدیہ سفاکی کی حد پہ تھی۔

"میں بناؤں گی اسے اپنی بیٹی۔ میرا بیٹا کرے گا۔ مجھے شام تک کا ٹائم دیں۔ "تانیہ کے لہجے میں چٹانوں کی سختی تھی۔

"ٹھیک ہے آج شام تک کا آپ کے پاس ٹائم ہے۔ ورنہ۔۔۔ "وہ اٹھیں اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ پیچھے ہی بہوئیں اور بیٹے بھی چلے گئے۔

اس کے دوران وہ ایسے بیٹھی تھی کہ یہ کسی اور کی قسمت کا فیصلہ ہو رہا ہو۔ کچھ دیر پہلے وہ کتنی بہادر اور پر اعتماد رانیہ تھی۔ جو کسی کی بھی بات نہ خود پہ آنے دیتی تھی۔

لیکن ابھی وہ اپنا مردہ وجود لیے بیٹھی تھی۔ وہ بولنا چاہتی تھی لیکن اس سے اب یہ حق بھی چھین لیا گیا تھا اور رہی سہی کسر اسکے بابا کی خاموشی نے ختم کر دی تھی۔

اسے آج احساس ہوا تھا زندہ لاش کسی کہتے ہیں۔ اسے نہیں تھا پتہ آگے کیا ہونے والا ہے اس کے ساتھ۔

صلحہ تانیہ کے سامنے شکر گزاری سے جھکے جا رہی تھی۔ طاہر صاحب البتہ جوں کے توں بیٹھے تھے۔

چاروں اس وقت کمرے میں بیٹھے تھے۔ ایس۔ پی ابان کے چہرے پہ چٹانوں کی سی سختی تھی۔

تانیہ نے اسکو فوراً گھر بلایا تھا اور ساتھ افراز کو بھی جو اسکا بیسٹ بڈی تھا۔

"ماما آخر یہ کیسے ممکن ہے۔ میں یہ نہیں کر سکتا۔ اپنی پاور استعمال کر کے میں ان لوگوں کو اس کام سے روک سکتا ہوں۔" وہ غصے سے بولا تھا۔

بیٹا سمجھنے کی کوشش کروں وہ ممانی ہے تمہاری۔ وہ مشکل میں ہیں۔ بیٹا اب یہ ہی واحد امید ہے۔" تانیہ بولی تھیں انکے سامنے صلحہ کی پر امید نظریں گھومے تھی جب وہ انکو چھوڑنے دروازے تک آئیں تھیں۔

ان آنکھوں میں امید، ڈر، دکھ کیا کیا نہ تھا۔

"مجھے ناامید نا کروں اب تم۔" وہ جذباتی ہو رہی تھی۔

"اب بیٹھے بیٹھائے ممانی آگئی آپ بھول گئیں وہاں کیا سلوک ہوتا رہا آپ سے۔" وہ تلخ ہوا۔

"بیٹا وہ انکا ظرف تھا۔" حسن صاحب بولے

"دیکھو بیٹا تم تو محافظ ہو۔ تم پھر کیوں یہ سب کچھ کرتے ہچکچا رہے ہو۔ کہی ناں کہی تو شادی کرنی ہی ہے۔" اب کے حسن صاحب بولے تھے۔

"لیکن بابا آپ تو سمجھنے کی کوشش کریں یہ سب آسان نہیں ہے۔" وہ بے بسی سے بولا۔

"بیٹا تو محافظ ہے قوم کا تو نے اس کی حفاظت کی قسم کھائی ہے۔ اور یہ بھی تو کسی کمزور کے مدد کا ہی تو ایک طریقہ ہے۔ باقی تمہاری مرضی۔" حسن صاحب نے اسے اپنے طریقے سے سمجھایا۔

"افراز تم ہی بولوں اسے۔ اس شادی تو کرنی ہی ہے تو اب کیا ہرج ہے۔ یا پھر کوئی اور پسند ہے تمہیں۔" تانیہ کی آواز میں اب نمی تھی۔

"فار گاڈ سیک ماما۔ وائے یو ڈونٹ اینڈر سٹینڈ۔ میں ابھی اس سب کے لیے تیار نہیں۔" وہ اب کے اونچی آواز میں بولا تھا۔

"اور جو کچھ وہ لوگ آپ کے ساتھ کر چکے ہیں وہ آپ بھول گئی ہیں۔" وہ بولا

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔ اب ہم زور زبردستی تو نہیں کر سکتے جوان اولاد ہے تانیہ تم اب زکر کو چھوڑو۔" حسن صاحب بولی تھے تو ساتھ ہی تانیہ بیگم کے رونے کی آواز آئی تھی۔

"حسن میں کیسے انکو منع کروں۔ میرے بھائی کی بیٹی ہے چاہے حالات جو بھی رہیں ہوں۔ مشکل میں ہے اس بچی کی زندگی۔" وہ بولیں۔ اور نم آنکھوں سے بیٹے کی طرف دیکھا۔

"ٹھیک ہے ماما آپ کی جو مرضی آئیں کریں آپ۔ لیکن اس سے زیادہ مجھ سے امید مت رکھیں گا۔ کل کو مجھ سے کوئی شکایت مت کیجئے گا۔" وہ کہتے کمرے سے نکل گیا تھا۔

"میں دیکھتا ہوں آپ لوگ تیاری کریں۔" افراز انکو تسلی دیتا باہر نکل گیا۔

-2

ہ غصے سے اپنے کمرے میں ادھر ادھر ٹہل رہا

تھا۔

"دیکھو تسلی رکھو۔ کیوں اتنا ہائپر ہو رہے ہو۔" افراز نے اسے کندھے سے پکڑ کے بولا۔

"ہونہہ تسلی۔ ان حالات میں۔ میرے والدین ایک ایسے انسان سے مجھے جوڑ رہیں ہیں جس کے بارے میں مجھے کچھ بھی نہیں معلوم۔ اور تو مجھے کیا پتہ وہ کیسی ہو گی۔ ابھی جو کتھا سنی ہے ناں تم نے اسکی بہن کی۔"- اسکا بس نہیں تھا چل رہا تھوڑی دیر کو روکا تھا۔

"دل تو کر رہا ہے پہلے اسکی بہن کو ڈھونڈ کے لاؤں وہ ہی اس سارے فساد کی جڑ۔ مجھے کس چیز کی سزا مل رہی ہے۔" وہ اب غصے میں بول رہا تھا۔ جسکا اسے بھی اندازہ نہ تھا۔

"شٹ اپ یار۔ اگر تم نے اس سے شادی نہیں کرنی تو سیدھے سے جا کے تم منع کر دوں۔" افراز اب اس پہ پھٹ پڑا تھا۔

"دیکھو آبان تم ایک مرد ہو کے اتنے بے بس ہو وہ تو پھر ایک بے بس کمزور لڑکی ہے۔" افراز بولا تھا۔

السلام علیکم

ہمیں اپنے بلاگز (ویب سائیٹ) FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم،

آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔

آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ

کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور پیج پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

"میں اس وقت کسی بات کے موڈ میں نہیں۔ میری بات سب کو سمجھادوں اس سے زیادہ میں ابھی کوئی زمہ داری نہیں اٹھا سکتا۔ ایک بات اور یہ نکاح صرف نکاح ہی رہے اس سے ذیادہ کچھ بھی نہیں۔" وہ چیختا گاڑی کی چابی لے کے باہر نکلتا گیا۔

شام میں یہ چھوٹا سا قافلہ ولا کی طرف رواں دواں تھا۔ جو شاید رانیہ کا نجات دہندہ بننے والا تھا یا پھر قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ ابان نے اپنے ننھیال کی دہلیز آج پہلی دفعہ پھلانگی تھی وہ بھی کن حالات میں ۔عائز اور رداجب چھوٹے تھے تب وہ ساتھ آتے تھے مگر اب وہ بھی نہیں آیا کرتے تھے۔

کچھ ہی دیر بعد رانیہ ابان حسن بن گئی تھی۔ ایک ایسی شخص سے منسوب ہو گئی تھی جسکو بچپن میں ایک ادھ دفعہ ہی دیکھا ہو اور اب تو وہ بھی نہ یاد تھا۔ اس دوران رانیہ گم صم تھی۔ اسکا دماغ ہی کام نہیں تھا کر رہا۔

جب یہ لوگ واپسی کے لیے اٹھے تو دادی کے الفاظ سن کے سب شاک رہ گئے جو آبان کی نانی تھی۔ اور آبان کا تو بس نہیں تھا چل رہا۔

"اپنی امانت اپنے ساتھ لے کے جائیں۔ ہم نہیں سنبھال سکتے آگے آپ خود سمجھدار ہیں۔"

http://primenovels.blogspot.com/

یوں رانیہ کی رخصتی ہوئی تھی۔اپنی بے وقعتی پہ اب اسکی سسکی نکلی تھی۔ آبان تو باہر نکل گیا تھا افراز بھی پیچھے چلا گیا تھا۔

"عائز چلو بھیا کو دیکھو۔ ہم لوگ آتے ہیں۔" حسن صاحب اپنے چھوٹے بیٹے سے بولے۔اور کمرے میں چلے گئے۔ جہاں انکی بہو تھی۔

وہ ماں کے سینے سے لگی رو رہی تھی۔ماتم کر رہی تھی اپنی خواہشوں کے یوں بے موت مرنے پہ۔اپنا اس طرح بوجھ بن جانے کا۔باپ کی بے اعتباری کا۔لوگوں کے الزامات کا۔

اسکو سمجھ نہیں تھی آ رہی کس کس چیز کا ماتم کرے۔

حسن مینشن میں کل پانچ افراد تھے۔ تانیہ بیگم، حسن صاحب، ابان، ردا اور سب سے چھوٹا عائز۔اور اب ایک اضافہ رانیہ کا ہو چکا تھا۔

آج رانیہ کو یہاں آئے سات دن ہو چکے تھے۔اور ابان کو گھر سے گئے۔رانیہ بھی کوئی اچھی امیدیں لے کے نہ آئی تھی۔

اس کے مطابق کسی نے ان حالات میں اسکو قبول کر لیا تو بہت ہے۔ کبھی جب اپنا ماضی یاد کرتی تو خود پہ رشک آتا تھا مگر جلد ہی اس پہ رونا آتا تھا۔

اب سب اسکو اسکی بہن کی حوالے سے پرکھتے تھے۔

اسی ہی کیوں سزا ملی اس کی۔ حالانکہ وہ بے قصور تھی۔

لازم تو نئیں وہ بھی ویسے ہی کرتی جیسے اسکی بہن نے کیا۔ کیا کسی دوسرے انسان کی غلطی سے ایک اچھے انسان کو یوں سزا دی جاتی صرف اس وجہ سے کہ اسکا کوئی رشتہ تھا اس سے۔ سب اسکو عجیب نگاہوں سے کیوں دیکھتے تھے۔ کیوں

"آخر میرا قصور کیا تھا بابا آپ بھی۔" یہاں پہ آ کے اسکا صبر ختم ہو جاتا تھا۔

آج اسے یہاں آئے ایک ماہ ہو گیا تھا۔ ابان کی اپنے والدین سے فون کال پہ بات ہو جاتی تھی۔ وہ گھر آنے کا کہتے تو وہ اپنے پروجیکٹ کا کہہ کے ٹال دیتا۔

حسن صاحب کے مطابق وہ ایک کیس کے سلسلے میں شہر سے باہر ہے۔ یہ بات سچ بھی تھی ویسے۔

پھوپھو اسکو ابان کے پیشن کے متعلق بتاتی تھی۔ کہ انکا بیٹا ایک جنون لے کے اس فیلڈ میں گیا ہے۔ عائز کے چٹکلے ردا کی باتیں وہ بہت انجوائے کرتی تھی اور اس دوران اسکا ماضی بلکل اسکے ذہن سے محو ہو جاتا تھا۔ وہ بھی کیسی حد تک ان حالات سے اب عادی ہو گئی تھی۔ لیکن جب درد سب چیزوں پہ غالب آتا تھا تو وہ پھر وہی ڈری سہمی رانیہ بن جاتی تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

وہ آج پورے ایک ماہ بعد گھر کی دہلیز پہ داخل ہوا تھا

تھکن سے چور تھا وہ ڈوپلیکیٹ چابی سے ڈور کھول کے اندر داخل ہوا تو اندھیرے نے استقبال کیا۔ ابھی بھی وہ اپنی سینئر آفیسر سے ملاقات کر کے آیا تھا انکو اپنی پروگریس کے متعلق آگاہ کر کے۔ اپنی کام میں بزی ہونے کی وجہ سے وہ دو دن سے سو بھی نہ پایا تھا۔

وہ بند ہوتی آنکھوں سے اپنے روم کی طرف بڑھا اور سیدھا بیڈ پہ اوندھے منہ گر گیا۔ تھکن سے اسکا برا حال تھا اس وقت اسکے دماغ میں کچھ نہ تھا۔ اسکے اس طرح گرنے سے رانیہ کی چیخ نکل پڑی اس وقت اس کے بیڈ پہ کون ہو سکتا ہے۔ ابان کو اپنے سے کچھ قریب کسی وجود کے چیخنے کا احساس ہوا تو وہ کہنیوں کے بل تھوڑا اٹھا۔

نیند کچھ کم ہوئی تو کچھ ہوش آیا یہ کون ہو سکتا ہے غصے کی تیز لہر اسکے وجود میں ڈور گئی اس کی وجہ سے وہ اپنے گھر سے دور بے سکون تھا۔

دوسری چیخ نکلنے سے پہلے وہ جھکا اور اسکے منہ پہ ہاتھ رکھ کے اسکی چیخ کو روکا۔

"دماغ خراب ہے آپکا جو یوں چیخ رہی ہیں۔" وہ غصے سے بولا۔ ایک نیند سے برا حال تھا اور اوپر سے ۔سائیڈ لیمپ آن تھا۔ رانیہ کی آنکھیں خوف سے پھیلی ہوئی تھی۔ کھڑی ناک، نیند سے آنکھوں کی سرخی

،بکھرے بال۔وہ کچھ لمحے اسکو دیکھتا رہا۔ آج پہلی دفعہ اسے دیکھ رہا تھا۔اسکے ہاتھ کی گرفت اسکے منہ پہ ڈھیلی پڑی۔

"ک۔کون۔"وہ ڈرتے ہوئی منمنائی۔نہ چاہتے ہوئے بھی وہ ہولے سے مسکرا دیا۔ذرا سے جھکا اسکے کان کے پاس۔

"اس دنیا کا بے بس دولہا آپکا شوہر نامدار ایس پی ابان حسن۔"وہ سرگوشی میں بولا۔

"اب چیخ نہ نکلے۔"وہ ہاتھ ہٹتا سائیڈ پہ ہوا تو رانیہ کے بھی سانس بحال ہوئے۔پہلی ملاقات انکی کس حال میں ہوئی تھی۔وہ فورا بیڈ سے اتری۔

"دیکھیں محترمہ میری پاس آپکے نخرے اٹھانے کے لیے کوئی ٹائم نہیں اور میں تھکا بھی بہت ہو۔اب اور کوئی ڈرامہ کل کے لیے اٹھائی رکھیں۔"وہ سفاکی سے کہتا ہوئے واپس لیٹ گیا۔

رانیہ اب پریشان کھڑی تھی اب وہ کدھر جائے۔رات کے اس پہر۔

"کیا ساری رات ایسے کھڑے کھڑے مجھے گھورنے کا ارادہ ہے آپکا۔اب کیا مسئلہ ہے سو کیوں نہیں رہی ۔"اسے ہونقوں کی طرح کھڑے دیکھ کے ابان بولا۔

"آپ لیٹ جائیں میں ادھر صوفے پہ سو جاؤں گی۔" وہ مری آواز میں بولی۔ آبان نے ہاتھ بڑھا کے لائٹ آف کی۔ رانیہ کی جان نکل گئی وہ اندھیرے سے ڈرتی تھی۔ مگر اپنی کمزوری اس پہ ظاہر نہیں کر سکتی تھی سو چپ چاپ لیٹ گئی اب نیند تو اسے خاک آنی تھی۔ وہ مزید بات چیت کے موڈ میں نہ تھا۔

ادھر رانیہ بھی مشکل کنٹرول کیے بیٹھی تھی۔

"ہونہہ بڑھے آئے ایس پی میں نے بھی لحاظ کر لیا تھا ابھی کے لیے۔" وہ اب لیٹی اگلا لائحہ عمل تیار کر رہی تھی۔۔

تانیہ مراد۔ مراد صاحب کی اکلوتی بیٹی تھی۔ وہ ابھی ایک سال کی ہی تھی جب اسکی ماں کا انتقال ہو گیا تھا ۔رانیہ کی دادو (ہاجرہ بیگم) سے مراد صاحب کی دوسری شادی ہوئی تھی۔ ان سے انکے تین بیٹے تھے۔ وہ تانیہ کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتی تھیں۔ بڑے تایا ابو اور چھوٹے دونوں جڑواں تھے پھر تھا رانیہ کے بابا کا نمبر۔

یہ سب مراد کی نظروں سے چھپا نہ تھا مگر اب وہ بے بس تھے۔ وہ تانیہ کو اپنی جان سے عزیز رکھتے تھے ۔ہاجرہ نے یہ نفرت اپنے تینوں بیٹوں میں بھی منتقل کی تھی۔ طاہر فطرتاً کم گو تھا۔ انہوں اپنی بہن بہت اچھی لگتی تھی مگر ماں کی

جھڑکیوں کی وجہ سے وہ بھی چپ ہو جاتا تھا۔

وقت کا کام ہے گزارنا سو وہ گزارتا گیا مراد صاحب کی طبیعت خراب رہنے لگی گئی وہ تانیہ کو محفوظ ہاتھوں سونپنا چاہتے تھے سو کم عمری میں ہی اپنے دوست کے بیٹے حسن سے اسے بیاہ دیا۔ جو ایک ہونہار نوجوان تھا۔ ہاجرہ کی تو گویا جان چھوٹی تھی۔ کچھ عرصے بعد مراد صاحب کا انتقال بھی ہو گیا تو جو تھوڑا بہت اس گھر سے تانیہ کا رشتہ تھا وہ بھی ختم ہو گیا۔

ان دنوں اسکے بڑے بھائی کی شادی ہوئی تھی۔ تانیہ کو مہمانوں کی طرح بلایا گیا تھا۔

حسن ایک آئیڈیا سا تھی ثابت ہوا تھا۔ انہوں نے تانیہ کو ہر طرح سے سپورٹ کیا تھا۔ گریجویشن میں تانیہ نے داخلہ لے لیا تھا۔

گریجویشن کے بعد حسن صاحب انکو اسلام آباد کے گئے تھے۔ اور وہ ہی ٹھکانہ کیا اپنے آبائی گھر۔

کچھ عرصے بعد انکے آنگن میں ابان نامی پھول کھلا تھا۔

طاہر صاحب سے تانیہ کا رابطہ تھا وہ بھی تانیہ خود کال کرتی تھی۔ منجھلے بھائی نے باہر جا کے پڑھنے کو ترجیح دی تھی اور شادی سے فی الحال انکار کیا تھا۔ طاہر صاحب نے بھی اپنی پسند سے اپنی کلاس فیلو سے شادی کی ضد کی تھی۔ تو ماں کو ماننا پڑا۔ طاہر کے اصرار پہ تانیہ نے شرکت کی تھی اسے صلحہ کی نیچر بہت اچھی لگی

http://primenovels.blogspot.com/

تھی۔ابان بھی انکے ساتھ آیا تھا۔ حسن صاحب تو شادی کے بعد چلے گئے تھے مگر صلحہ کے اصرار پہ تانیہ رک گئی تھی اس طرح دونوں کی دوستی ہو گئی تھی۔ صلحہ کو اپنی ساس کے رویہ کا اندازا ہو گیا تھا جو نہ تو تانیہ کے ساتھ اچھا تھا اور نہ ہی اسکے ساتھ۔ایک ہفتے کے بعد تانیہ واپس چلی گئی تھی۔

یوں یہ رابطہ صرف ٹیلی فون تک محدود ہو گیا تھا۔وقت اور سر کا تھا بچے جوان ہوئے تھے۔

ابان نے فورسز جوائن کی تھی۔افراز کی اور اسکی دوستی بھی یونیورسٹی میں ہی ہوئی تھی۔

اسکی فیملی لاہور میں تھی۔کچھ عرصے بعد ابان کی جاب بھی لاہور میں ہو گئی تو۔وہ لوگ بھی وہاں شفٹ ہو گئے۔

یوں تانیہ اور صلحہ کا رابطہ بحال ہوا۔اور رانیہ اور ابان کی تقدیریں ملیں۔

رانیہ کے بڑے تایا ابو(اجمل صاحب) کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا۔

بڑی بیٹی(ارسہ) کی شادی ہو چکی تھی۔فہد کا نمبر تھا پھر وہ انتہائی اچھا انسان تھا۔پھر نمبر تھا زینیا کا جو فطرت میں بالکل اپنی ماں کی کاپی تھی۔ارسہ اور زینیا نے ماں کی کوئی عادت نہ چھوڑی تھی۔پھر آتی تھی لائبہ۔جو دونوں بہنوں سے الگ تھی رانیہ اور اسکی بہت بنتی تھی۔اور

پھر طاہر صاحب کی فیملی آتی تھی۔زمر تھی،وہ اور زینیا ہم عمر تھیں۔

اور زمر سے چھوٹی رانیہ۔

اور چھوٹے تایا ابو کے دو بچے تھے دونوں ہی چھوٹے تھے۔ایک بیٹا اور ایک بیٹی۔

ابان کے اٹھنے سے پہلے سب کو اسکی آمد کی خبر مل گئی تھی۔سب خوشی سے نہال تھے۔آج سنڈے تھا تو سب کا آف تھا۔وہ ۱۰ بجے سو کے اٹھا اور سب سے ملنے باہر آگیا۔سب سے ملا۔تانیہ بیگم تو روہی پڑی تھیں۔

"ماما بس میں آگیا ہوں ناں۔"وہ پیار سے انکو ساتھ لگاتے بولا۔

"ایسا بھی کوئی کرتا ہے کیا۔"وہ نم آواز میں بولیں۔

"جو میرے ساتھ ہوا ویسا بھی کوئی نئیں کرتا۔"نہ چاہتے ہوئی بھی شکوہ کر بیٹھا۔جو کچن میں جاتی رانیہ نے سن لیا تھا۔

"بیٹا تم اس رشتے کو کچھ ٹائم دو،وہ بہت اچھی لڑکی ہے۔"تانیہ بیگم نے اسے سمجھتے ہوئے کہا۔

"اچھا چھوڑو ان باتوں کو،ناشتہ کرنے دو اسے پہلے۔"حسن صاحب بولے۔

"میں پہلے فریش ہو آؤں پھر ناشتہ کروں گا۔"وہ کہتے ہوئے اٹھ گیا۔

"رانیہ بیٹے جاؤ کمرے میں آبان کے کپڑے نکال دو۔"وہ رانیہ کو بلاتے ہوئے بولیں ناچار رانیہ کو جانا پڑا۔

کمرے میں آ کے وہ وارڈروب سے ایک ڈریس نکال لائی۔

"خوب ڈرامہ کر لیتی ہیں آپ۔ آپکو یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں، میرے گھر والے اچھی طرح اس شادی کی حقیقت سے آگاہ ہیں۔" وہ طنزیہ بولا۔

"جی بالکل مجھے اچھی طرح حقیقت معلوم ہے۔ آپ سے ایک درخواست ہے کہ اپنے طنز کے تیر ذرا کم کریں۔ میں صرف پھوپھو کے کہنے پہ آئی ہوں، مجھے بھی شوق نہیں آپکے ہاتھوں بار بار ذلیل ہونے کا۔" وہ بھی دوبدو بولی۔ "بہتر ہے کہ ہم آج ہی کچھ چیزیں ڈیسائیڈ کر لیں تاکہ آگے چل کے پریشانی نہ ہو۔ مجھے پتہ ہے کہ میں آپکے سر مسلط کی گئی ہوں۔ اس میں آپ سب کا احسان ہی ہے آپ سب میرے نجات دہندہ بنے۔ مگر میں آپ پہ زیادہ دیر بوجھ نہیں بنی رہوں گی۔ مجھے صرف حالات کے ٹھیک ہونے کا انتظار ہے میں خود آپ سے علیحدگی کر لوں گی۔" یہ بات صرف رانیہ جانتی تھی کہ وہ کس دل سے کہہ رہی ہے۔ وہ چپ چاپ کھڑا اسکی باتیں سب رہا تھا۔

"آپ اسکو کنٹریکٹ میرج سمجھ لیں، یا پھر کچھ عرصے کے لیے اپنا کوئی کیس۔ اب چونکہ ہمیں کچھ عرصے مجھے اپنے حالات کے ہاتھوں مجبور ہو کے اور آپکو اپنے بڑوں ہاتھوں ساتھ رہنا ہے تو بجائے اسکے ایک دوسرے کو ٹارچر کریں۔ ایک دوسرے سے انجان ہو کے رہنا زیادہ بہتر ہے۔ اس سے پھوپھو لوگ بھی خوش رہیں گے۔" وہ اپنی بات کہہ کے رکی۔

http://primenovels.blogspot.com/

"بہت خوب، پلاننگ آپ خوب کر لیتی ہیں ویسے، داد دینی پڑی گی۔ خود کو آپ ہر طریقے سے اچھا ثابت کریں گی اور اب بھی اور بعد میں بھی مجھے جلاد اور ظالم بنا دیا جائے گا۔" وہ استہزاہیہ ہنسا۔

"دیکھیں آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔ میں صرف یہ سب ہم دونوں کے اچھے کے لیے کہہ رہی ہوں۔" وہ بولی۔

"اس میں صرف آپکا اچھا نظر آرہا ہے میڈم۔ اینڈ پہ سارا الزام مجھ پہ آئے گا کہ اتنی اچھی لڑکی بقول آپکی پھوپھو کے اسکو چھوڑ دیا۔" وہ چڑ کے بولا۔

"جی بالکل میں ایک بے حد اچھی لڑکی ہی ہوں مگر صرف اچھے لوگوں کے لیے۔ سمجھے۔" صاف جتایا کہ وہ خود ہی اچھا نہیں۔

"سنو۔ تم۔" وہ غصے سے بولا

"بس بہت ہو گیا، ایک میں سب آپکی بھلائی کے کیے بول رہی مگر آپکو اثر ہی نہیں ہو رہا۔ میں آپکو سمجھا رہی ہوں کہ اچھے سے کچھ عرصے سب کے سامنے رہتے ہیں اور خود ایک دوسرے کی لائف میں انٹرفیئر نہیں کریں گے۔ جب حالات کچھ اچھے ہوئے میں میں خود ہی آپکی زندگی سے نکل جاؤں گی۔ مگر نہیں، ٹھیک ہے کریں جو دل کرتا ہے۔ ایک بات یاد رکھیئے گا میں ان لڑکیوں میں سے نہیں جو چپ چاپ

زیادتیاں برداشت کرتی ہیں۔" وہ اپنے ازلی موڈ میں آچکی تھی۔ وہ ہکا بکا اسکو بولتا دیکھ رہا تھا۔ وہ اسے کوئی دبو سی لڑکی لگی تھی۔

"ارے ارے ایک میرے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اوپر سے آپ مجھے سنا رہی ہیں خوب۔ عجیب غنڈہ گردی ہیں۔" وہ اسکے لہجے پہ چوٹ کرتے بولا۔

"کونسی زیادتی ہوئی ہے آپکے ساتھ؟ شکر کریں میرے جیسی لڑکی مل گئی، ورنہ کس نے پولیس والے کو بیٹی دینی تھی۔" وہ بھی کم تھی بھلا۔

"کیوں؟ پولیس والوں کو اچھوت کی بیماری ہوتی ہے؟ یہ زبان صرف میرے سامنے ہی کھلتی ہے لگتا ہے پھوپھو کے سامنے تو چھوئی موئی بنی رہتی ہیں۔" وہ واقعی ہی حیران تھا۔

"دیکھیں میں مزید بحث کے موڈ میں نہیں ہوں، سو جو آپ کو سمجھایا ہے ویسے ہی کریں، ہماری بہتری اس میں ہی ہے۔" وہ اسے ایسے سمجھا رہی تھی جیسے کوئی بچہ ہو۔ کہتے باہر نکل گئی وہ ہکا بکا کھڑا تھا۔

"کیا چیز ہے یار، مجھے سمجھا رہی ہے ایس پی ابان کو، جس کے سامنے بڑے سے بڑے مجرم کی بولتی بند ہو جاتی ہے اور یہ میڈم۔" وہ بڑبڑایا۔

-3

وہ اندر آیا تو وہ الماری میں گھسی ہوئی تھی۔ اسے شدید ناگوار گزرا۔ کل شام کی مغزماری بھی یاد آگئی۔

"میڈم اب آپ ادھر گھسی کیا کر رہی ہیں؟ کوئی چیز تو اپنی پہنچ سے دور رکھیں۔" وہ غصے سے بولا۔

"دِکھ نہیں رہا یہ کبڈ ہے، ظاہر سی بات ہے نارمل انسان اسے جس کام کے لیے استعمال کرتے ہیں میں بھی وہ ہی کر رہی ہوں۔" وہ کمال بے نیازی سے کہتی پھر کام میں لگ گئی۔

"جی میں بھی یہ ہی فرما رہا ہوں کہ نارمل انسان کے استعمال کی چیز ہے یہ۔ آپکا کوئی کام نہیں یہاں۔" اسنے بھڑاس نکالی۔

"آپ۔" رانیہ نے اسے غصے سے موڑ کے دیکھا۔

"دیکھیں میں ایک دفعہ پھر بتائے دیتا ہوں، ایک بار کی بات آپکی عقل میں نہیں آتی۔ میری چیزیں کوئی چھوئے مجھے ہرگز گوارہ نہیں۔" اس نے وارن کیا۔

"تو آپ اپنی چیزیں یہاں سے شفٹ کر سکتے ہیں۔" رانیہ نے بھی عنایت کی۔

"اگر آپ کی عقل اور یادداشت سلامت ہے تو ایک بات بتائے دوں میں۔ جھانسی کی رانی مت بنیں، یہ کمرہ اور یہاں کی ہر چیز بھی میری ہی ہے۔ اپنا انتظام کہیں اور کریں۔" ابان نے جتایا۔ اور جانے کے لیے موڑا۔ تانیہ بیگم نے رانیہ سمیت ہر چیز ابان کے روم میں سیٹ کروادی تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

"تو اندر راجہ میری بھی سنتے جائیں۔ ایک دفعہ میں پھر واضح کر دوں۔ میں انیسویں صدی کی مظلوم عورت ہر گز نہیں، جو ناجائزہ باتیں بھی سر جھکائے مان لوں۔ شادی جن حالات میں ہوئی وہ الگ ذکر ہے، بٹ اب یہاں کی ہر چیز پہ میرا بھی رائٹ ہے۔ جیو اور جینے دو والے میرے مشورے پہ عمل کریں ۔"رانیہ نے بھی اسے کہا جو آنکھیں گاڑے اسے گھور رہا تھا۔

"آپ ایک انتہائی بد دماغ لڑکی ہیں۔" ابان نے اسکا بازو پکڑ کے اسے جھنجھوڑا۔

"صد شکر آپ نے عورت نہیں بولا۔" وہ سانس لیے باقاعدہ شکر ادا کر رہی تھی اللہ کا۔

"کہاں پھنس گیا ہوں میں۔" وہ بڑبڑاتا اسے گھورتا باہر نکل گیا۔ مقابل کو جو اثر ہوتے نہیں تھا نظر آ رہا۔

شام کو وہ موبائل چیک کرتے لاونج سے اپنے دھیان میں مگن گزار رہا تھا۔ تو صوفے سے بری طرح اسکا پاؤں ٹکرا گیا۔ بدلے میں اسکا ایک نیل زخمی ہوا۔ وہ چلایا۔

"ماما۔" تانیہ بیگم اسکی آواز ان کے کچن سے باہر آئیں پیچھے ردا اور رانیہ بھی۔

"کیا ہوا بیٹا؟ کیوں چلا رہے ہو؟" تانیہ نے بیٹے سے کہا جو کبھی صوفے کو اور کبھی اپنے پاؤں کو دیکھ رہا تھا۔

"پہلے آپ مجھے یہ بتائیں، یہ لاونج کی سیٹنگ کس نے چینج کی ہے؟ یہاں سپیس تھی۔" اسے لاونج کی سیٹنگ یاد تھی۔ اسلئے پہلے یہ پوچھا۔

"کیوں؟ کیا ہوا؟ اچھی نہیں لگی؟ رانیہ نے بدلی ہے۔ اسے یوں اچھا لگتا ہے۔" تانیہ نے بہو بیگم کی ایک اور کارستانی بتائی۔ جو ان کے ساتھ کھڑی آنکھیں پٹپٹاتے واقعہ سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

رانیہ کے نام پہ اسکے منہ میں کرواہٹ گھل گئی۔

"اف میں ہانڈی دیکھ لوں۔" وہ ماتھے پہ ہاتھ مارتے کچن کی طرف لپکیں۔

"ردا فرسٹ ایڈ باکس لانا پلیز۔" ابان نے رانیہ کو اگنور کرتے ہوئے ردا سے کہا۔

"خیریت؟ آپ ٹھیک ہیں؟" ردا نے فکر سے پوچھا۔

"ہاں گڑیا آئی ایم آل رائٹ۔" اس نے ردا کو بتایا اور ردا باکس لینے چلی گئی۔

"آپ نے صرف یہ پوچھنے کے لیے بلایا تھا۔" رانیہ نے ہونقوں کی طرح کھڑے سوال کیا۔

"جی بالکل میں اس ہستی کے درشن چاہتا تھا۔ جس کی بدولت یہ سب ہوا۔" ابان نے کھا جانے والے انداز میں کہتے ہوئے اپنا پاؤں بھی آگے کیا۔ جس پہ خون لگا ہوا تھا نیل پہ چوٹ آئی تھی۔

"اوہ۔ تو دھیان سے چلا کریں اس میں صوفے کا کیا قصور ہے بھلا۔" رانیہ ہی کیا جو اپنی غلطی تسلیم کر لیں۔

"بالکل ساری غلطی ہی میری تھی۔ مجھے اب احساس ہو رہا ہے۔ مگر اب دیر ہو گئی ہے۔" ابان نے اسے کاٹ دار نظروں سے دیکھتے طنز کیا۔

"ماما۔" ابان نے پھر سے آواز لگائی۔ اب کہ انہوں نے اندر سے ہی وجہ پوچھی۔

"اس ڈیکوریشن پیس کو بھی ساتھ لے جائیں پلیز۔" رانیہ پہ چوٹ کرتا وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اور وہ پیچھے اس لقب پہ جلتی رہ گئی۔

شام میں اسے چائے کی طلب ہو رہی تھی وہ واپس اب کمرے میں نہ آئی تھی، وہ اٹھا اور کچن کی طرف چلا گیا۔ اسے لگا رداکچن میں ہے۔

"ردا یار ایک کپ چائے ہی بنا دو۔" وہ کسلمندی سے بولا۔ اندر گیا تو پتہ چلا کہ وہ زوجہ محترمہ ہیں۔

"میں سمجھا ردا ہے۔ آپ تو رہنے دیں، پتہ چلے کہ ایک اچھی لڑکی نے ایک پولیس والے کی چائے میں زہر ملا دیا۔" وہ اسے زچ کرنے کو بولا۔

"ردا گھر نہیں ہے سو مجبوراً آپکو میری بنی ہوئی پینی پڑے گی ورنہ خود ہی کچھ کر لیں۔" وہ کہتے ایک سائیڈ پہ ہوئی۔

"چلیں مجبوری کا نام شکریہ۔ آپ ہی بنا دیں۔ میں ادھر ہی کھڑا ہوں۔ نگرانی میں۔" حالانکہ ایسے کام وہ خود کے کبھی کبھار ضرورت کرنے پہ کر لیا کرتا تھا۔ مگر اسے تنگ کرنے کو اب ادھر کھڑا تھا۔ اپنے ساتھ ہونے والی زیادتی وہ بھول نہ پایا تھا۔ بہانے بہانے سے اسے زچ کرنے کا سوچا۔

"چائے تو آپ شوگر لیس ہی پیتے ہوں گے۔ زبان کی مٹھاس سے پتہ چل گیا ہے۔ زہر ہی اگلتے ہیں۔" وہ اپنی بھڑاس نکالنے کو بولی۔

"میری زبان کی مٹھاس کے چکروں میں مت پڑیں تو ہی بہتر ہے۔ جن حالات میں تم اس گھر میں لائی گئی ہو اسے یاد رکھو اور طریقے سے رہو۔ شکر کرو تمہیں اپنے گھر اور کمرے میں جگہ دی ہے ورنہ۔ میرے ضبط کو آزماؤ مت۔ میں اس لب و لہجے کا عادی نہیں۔ اگلی دفعہ سوچ سمجھ کے بات کرنا۔" اسکی کلائی کو سختی سے پکڑے اسے اسکی وقعت بتاتا وہ جا چکا تھا۔ اور رانیہ کا یہ ہی ایک کمزور پہلو تھا جس نے اسے توڑ دیا تھا ،وہ روتے ہوئے کمرے میں چلی گئی۔

اگلا دن سکون سے گزرا شام کو جب وہ لاونج میں داخل ہوا تو عائز بکس کھولے بیٹھا تھا۔ وہ بیچلرز کا سٹوڈنٹ تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"کیا ہو رہا ہے۔ سٹڈیز کیسی چل رہی ہیں۔" وہ اس کے برابر بیٹھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"جی اچھی چل رہی ہیں۔ میں ابھی تو بھابھی کا انتظار کر رہا ہوں۔" وہ اسکو بتاتے ہوئے بکس کو الٹ پلٹ کر رہا تھا۔

"کیوں؟" اسکے ذکر پہ وہ بدمزہ ہوا ابھی کل ہی تو پھر اس سے جھڑپ ہوئی تھی۔

"آپ کی زوجہ سے کچھ سوالات حل کروانے ہیں۔ قسم سے بھائی بھابھی آپکی کسی نیکی کا صلہ ہیں ہر فن مولا۔" وہ شرارتی انداز میں بولا۔ کہہ تو وہ سچ رہا تھا۔

"اف میرے خدا میرے گھر والوں کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔ ہر بات اس پہ آ کے ختم ہوتی ہے۔ اس سے کون سی ہیلپ چاہیے بھلا تمہیں، وہ کیا ٹیچر ہے۔" وہ غصے سے بولا۔

"لو بھلا یہ تو وہ حساب ہوا۔

جانے تو گل ہی نہ جانے

باغ تو سارا جانے ہے۔

جناب وہ شادی سے پہلے آفس سنبھال چکی ہیں۔ اور ماسٹرز میں ٹاپر رہی ہیں۔" وہ اسکی لاعلمی پہ تبصرہ کرتے بولا۔

"پہلے آفس سنبھالا اور اب میرا گھر اور گھر والے سنبھال لیے۔ جادو گرنی۔" وہ منہ میں بڑبڑایا۔

"ایک تو بھابھی نامہ ختم نہیں ہوتا۔ دھیان سے پڑھو۔" وہ بولا۔ اسی وقت رانیہ داخل ہوئی۔ وہ اٹھ گیا۔ اور کمرے میں جانے لگا۔

"عائز لگتا ہے کہ سارے قابل لوگ پولیس والوں نے لے لیے ہیں، باقی تو سب گھاس چرنے آئے ہیں دنیا میں۔" اسکے اٹھتے وہ بولی جو اسکی بات سن چکی تھی۔ عائز کا قہقہ بلند ہوا۔ اور ابان تلملا کے رہ گیا۔

عائز کا خیال کرتے وہ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

اگلے دن تانیہ بیگم اور حسن صاحب شادی میں شرکت کرنے کے لیے شہر سے باہر گئے ہوئے تھے۔ اور عائز کا پیپر تھا وہ بھی کچھ دیر پہلے ہی نکلا تھا۔ اور ابان بھی کسی کیس کے سلسلے میں اپنی خفیہ سرگرمیوں میں مصروف تھا۔ اسی لیے اکثر گھر سے باہر ہی پایا جاتا تھا۔

سو اس وقت رانیہ اور ردا ہی گھر پر موجود تھیں۔ جب مہمانوں نے گھر پر دھاوا بولا۔

"اسلام علیکم! تائی امی!" ردا نے انہیں اندر آتے دیکھ کر کہا۔

"وعلیکم اسلام! بیٹا کیسی ہو؟" انہوں نے اسے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

http://primenovels.blogspot.com/

پھر ان کے پیچھے عدیل بھائی اور انکی بیگم بھی داخل ہوئیں، جن کی شادی تین ماہ پہلی ہی ہوئی تھی سب گئے تھے شادی پر سوائے ابان کے، وہ صرف ایک گھنٹے کے لیے ہی گیا تھا۔

شادی کے بعد پہلی دفعہ آئے تھے، رانیہ بھی آگے ہو کر ان سے ملی تھی۔ حسن صاحب سب کو بتا چکے تھے رانیہ اور ابان کی شادی کا، سب ناراض ہوئے تھے ان کو نہیں بلایا گیا سب کچھ خود ہی طے کر لیا۔ انہیں سچائی نہیں بتائی تھی۔ ان کو صرف یہ ہی بتایا گیا تھا کہ:

"یہ تانیہ بیگم کی بھتیجی ہے اور وہ اسے جلد ہی اسے اپنی بہو بنانا چاہتی تھیں۔ اس لیے کچھ وجوہات کی بنا پر فوری نکاح کرنا ناگزیر تھا۔"

سب نے احتجاج تو کیا پھر مان بھی گئے تھے۔

"جیتی رہو۔" انہوں نے دور سے ہی کہا تھا۔

سب سے سلام دعا کے تبادلے کے بعد رانیہ اور ردا ریفریشمنٹ کا انتظام کرنے کچن میں آ گئیں، چونکہ وہ شادی کے بعد پہلی دفعہ آئے تھے تو خاص اہتمام تو بنتا تھا۔ وہ لوگ زیادہ دیر کے لیے نہیں آئے تھے کیونکہ انہیں فلائٹ سے کراچی جانا تھا۔ دعوتوں کے سلسلے میں۔

"بھابھی اب کیا کریں ہم۔ تائی امی تو بہت تنقید کرتی ہیں۔ ماما بھی نہیں گھر۔" ردا نے آ کے اسے پریشانی سے کہا۔۔

رانیہ خود بھی سوچ میں گم تھی اب اسکو ردا کی تائی اماں کی عادات کا بھی کوئی پتہ نہ تھا۔ اب تو وہ اسکی سسرال تھی۔ اگر کچھ الٹا سیدھا اس نے کر دیا تو کیا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔

-4

رانیہ نے ریفریشمنٹ کا اچھا خاصا پر تکلف انتظام کروا کے ردا اور شاکرہ (کام والی) کی مدد سے لاؤنج میں بھیجا۔

خیر اب جو بھی ہو گا۔ دیکھا جائے گا۔ وہ کون سا اناڑی تھی بس کچھ کنفیوز تھی۔ ردا کو تسلی دے کے بھیجا اور خود کمر کس لی۔۔

اور تانیہ بیگم کو کال کی۔ تانیہ بیگم ان کی آمد کا سن کر پریشان ہو چکی تھیں۔ کیونکہ اگر ان کی ٹھیک سے آؤ بھگت نہ ہوتی تو انہوں نے مزید ناراض ہو جانا تھا۔ اب تو وہ خود گھر نہ تھیں اور نہ ہی رانیہ اور ردا کو ان سب کاموں کا پتہ تھا۔ اچھا کھانا ہونا چاہیے تھا اور یہ ان کے خاندان میں رسم تھی کہ مہمانوں کو جوڑے، کچھ نقدی اور موسمی پھلوں اور مٹھائیوں کے ساتھ روانہ کیا جاتا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"بیٹا رانیہ دھیان سے سب کام کرنا، کوشش کرنا ان کو کوئی شکایت نہ ہو۔" تانیہ بیگم نے اسے رسان سے کہا۔

"جی پھوپھو آپ پریشان نہ ہوں۔" رانیہ نے بھی کہا۔ اب کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی تھا۔

"ٹھیک ہے میں ابان کو کال کر کے فوراً گھر جانے کا کہتی ہوں۔" انہوں نے کہا اور کال بند کر دی۔

کال کی بند ہوتے ہی رانیہ کمر بستہ ہو گئی کاپی پین لے کر بیٹھی مینیو ڈیسائڈ کیا۔ جو چیزیں گھر میں نہیں تھی وہ لسٹ بنا کے بازار سے منگوائیں، مصالہ جات سمیت۔ اس کام کے لیے ڑرائیور کو روانہ کیا جو آدھے گھنٹے میں واپس آیا تھا۔ بریانی، مٹن، رولز، چکن رائس، فش، سوپ، قورمہ اور میٹھے میں کھیر اور چاکلیٹ ڈیزٹ موسم کی مناسبت سے مینیو تیار کیا گیا اور یہ سب اس نے زیادہ کام خود کیا تھا، ساتھ شاکرہ مدد کرتی رہی تھی۔ ابھی ڈنر میں ٹائم تھا سو وہ کام کر رہی تھی۔

سالن وہ بنا چکی تھی، چائنیز رائس پکا رہی تھی اور شاکرہ بریانی کو دم دے رہی تھی۔ ردا کو اس نے صرف سویٹ ڈش کو فریزر میں رکھنے اور مینیو دکھانے کے لئیے بلایا تھا۔ اب صرف فرائی ہونے والی چیزیں رہ گئی تھیں کیونکہ آمیزہ شاکرہ نے رانیہ کی ہدایات سے تیار کر لیا تھا۔

رانیہ نے ڈرائیور کو گاڑی تیار کرنے کو بولا کیونکہ اب وہ مارکیٹ جانے کا سوچ رہی تھی۔ رداسارا ٹائم مہمانوں کے پاس رکی رہی تھی۔ اتنے میں ابان بھی گھر آچکا تھا، مہمانوں سے ملتا کچن میں آیا۔

" آپ مجھے پہلے اطلاع نہیں کر سکتی تھیں خود کے جوہر بعد میں کبھی ہم پہ آزمالیتیں۔ بازار سے بھی یہ سب آرڈر کیا جاسکتا تھا۔ اب مہمانوں کے سامنے سبکی ہو گی۔" ابان اس پہ برسا تھا۔ اس کے خیال میں اسے کوکنگ کہاں آتی ہو گی۔

" دیکھیں اس وقت میرے پاس ٹائم بالکل بھی نہیں ہے اور اپنا گیان کسی اور وقت دے دیجئیے گا"۔ وہ پہلے ہی گھومی ہوئی تھی کاموں میں۔

" ہاں ساری دنیا کے فیصلے آپ ہی تو کرتی ہیں اور یہ فیصلے لوگوں کی زندگیاں ہلا کے رکھ دیتے ہیں"۔ ابان نے اب کے اس پہ طنز کیا۔ رانیہ کو اب اس کی جلی کٹی کی عادت ہو گئی تھی، دکھ تو ہوا مگر وہ چپ چاپ روم میں گئی، اپنا بیگ لیا اور چادر سے خود کو کور کرتی باہر نکل گئی۔ ابان جائزہ لینے لگ گیا۔

" مینیو تو ٹھیک لگ رہا ہے مگر ذائقہ کسی ایک کا بھی ٹھیک نہیں ہونا۔ چلو مجھے کیا پھپو کی سگھڑ بہو کی عزت ہو گی"۔ وہ اپنی شیطانی سوچ پہ ہنسا۔

ایک گھنٹے کی بھاگ دوڑ کے بعد وہ موقع کی مناسبت سے جوڑے، پھل اور مٹھائیاں پیک کروالائی تھی۔ اس دوران ردا اور شاکرہ ٹیبل پہ کھانا لگا چکی تھیں۔

"تمہاری بیوی نے تو یہاں دوبارہ جھانکنے کی زحمت ہی نہیں کی۔" تائی اماں خفگی سے بولیں۔

"نہیں ایکچوئلی ماما تو ہیں نہیں، وہ کچن کے انتظامات میں ہی بزی ہے، بس ابھی آتی ہی ہو گی۔" ابان نے اس کی حمایت میں بولا. اور خود بھی حیران تھا...

"بیٹا تمہارے بارے میں بہت جلدی کی. ورنہ ہمارے خاندان میں کون سا لڑکیوں کی کمی تھی. تمہاری خوشی بھی نہ سوچی. اور جویریہ کی تو پوچھو مت وہ تو تمہاری شادی کا سن کے اتنی ڈس ہارٹ ہوئی کہ میں اسے کچھ ٹائم کے لیے سویڈن بھیج دیا اس کی دادی کے پاس کہ اس کا دل بہل جائے۔" تائی جان نے بے باکی کی حد کرتے ہوئے کہا۔ تو ابان کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔ اسے ایسی باتیں بالکل پسند نہیں تھیں. تائی جان کے اس جملے نے رانیہ کے کان تک رسائی پائی تھی جو ابھی مارکیٹ سے لوٹی تھی.

وہ یہ بھاگ دوڑ کس کے لیے کر رہی ہے بھلا. گھر کے لیے اپنے گھر کے لیے. کوئی گھر اس کا نہیں ہو سکتا. جس کے نام پر وہ یہاں آئی تھی، وہ ہی نہیں اسکا تو گھر کیسا، وہ اپنی حالت پر ہنستی ہوئی آگے بڑھ گئی. آنسوؤں کو پی کے...

http://primenovels.blogspot.com/

"تائی" تائی جان میں اپنے والدین کے فیصلے پر از حد خوش ہوں. اور میری ویسے بھی کسی سے کوئی پہلے کمٹمنٹ نہ تھی. اور رہی بات جلد بازی کی، تو اس کی وجہ تھی جو انتہائی ذاتی نوعیت کی ہے، امید ہے کہ آپ باریک بینی میں نہیں جائیں گی." ابان کی دبی دبی غصے کی چنگاریاں تائی جان محسوس کر کے مزید بولنے سے گریز کر گئیں. ردا نے کھانا لگنے کی اطلاع دی تو ابان مہمانوں کو لے کر آ گیا.

"ورد شروع کر دیں، ابھی آپ کے سگھڑپن کی پول کھلنے والی ہے. "ابان گزرتے ہوئے رانیہ کے کان میں بولا. وہ جو میز پر برتن رکھنے میں لگی تھی اس کا لمس محسوس کر کے کانپ گئی.

اسکا سارا دھیان صرف ابان کی طرف تھا کیونکہ اگر کوئی گڑبڑ ہو گئی تو ایان نے اسکا حشر کر دینا ہے۔ وہ کھانے کے لئے ہاتھ منہ تک لے کر گیا تو رانیہ کا دل بھی جیسے حلق میں آ گیا ہو۔ مگر یہ کیا اب وہ مزید کھا رہا تھا مگر چہرہ بے تاثر۔

"اچھا" نہیں بنا ہونا اسی لئے چپ چاپ کھا رہا۔ اللہ جی یہ کیا ہو گیا"۔ وہ رو دینے کو تھی۔ جب ایک آواز آئی۔ واہ

"واہ رانیہ کھانا تو بہت اچھا ہے"۔ یہ شائستہ بھابی تھیں۔

http://primenovels.blogspot.com/

"بالکل رانیہ واقعی شائستہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔ کیوں ماما۔" اب عرفان بھائی بھی سچے دل سے بولے اور ساتھ ہی اپنی ماما کی رائے بھی مانگی۔

"ہاں اچھا بنا ہے، پھپھی سے سیکھا ہو گا۔" تائی بولیں بھی احسان کے لہجے میں۔

"میری بھابی ہیں ہی ہر فن مولا"۔ ردا نے رانیہ کی بلائیں لیتے ہوئے فخر سے کہا۔ رانیہ نے بھی عزت رہ جانے پہ شکر کیا۔ کھانا تو پہلے بھی اچھا بنا لیتی تھی مگر آج کچھ پریشر تھا۔

"ابان آپ تو کچھ لیں ناں، میں نے سب کچھ آپ کی پسند کے مطابق بنایا ہے"۔ وہ تعریف سن کے شیر ہوئی تو ابان کو جلانے کو بولی اور ابان اس کی اداکاری پہ دنگ رہ گیا۔ جواب میں ایک گھوری سے نوازا ابان نے رانیہ کو۔

"اپنے ہاتھوں سے دیں رانیہ"۔ شائستہ بھابی بولیں۔

رانیہ نے موقع دیکھتے ہی اس کی پلیٹ میں بریانی کا پہاڑ بنا دیا۔

"بس رانیہ اور میں خود لے لونگا"۔ چہرے پر مسکراہٹ سجائے دانت پیس کے بولا تو وہ ہنستی ہوئی سائیڈ پہ ہو گئی۔

http://primenovels.blogspot.com/

جب وہ لوگ جانے لگے تو رانیہ نے ان کے سامنے ان کا لایا سارا سامان گاڑی میں رکھوا دیا. ابان بھی حیران تھا کہ اس نے سب مینج کر لیا تھا.

"جیتی رہو واقعی ہی تمہاری پھوپھی نے تمہیں ٹرین کیا ہے، ورنہ آج کل کی بہویں ہل کے پانی نہ دیں کہ نئی نویلی دلہن ہیں." جاتے ہوئے تائی اماں نے اس کی تعریف کی تو اس کو لگا ساری محنت وصول ہو گئی ہے.

"ابان سنیں" رانیہ نے ابان کو آواز دے کر بلایا.

"وہ پھوپھو کہہ رہی تھیں کہ رسم ہے مہمانوں کو جاتے وقت کچھ نقد رقم دی جاتی ہے تو آپ وہ رسم پوری کر دیں." اس نے جھجھکتے ہوئے ابان کو بولا. ابان نے بھی عمل کیا.

یوں یہ قافلہ خوشی خوشی واپس روانہ ہو گیا.

رانیہ ان کو چھوڑ کر آئی اور صوفے پہ ڈھے گئی. آج وہ گھن چکر بن کے رہ گئی تھی. ابان وہاں سے گزرتے ہوئے کمرے میں جانے لگا تو اس پر نظر پڑی جو اب نڈھال سی بیٹھی تھی.

دماغ میں نہ جانے کیا سمایا. بالکل اس کے پاس جا کے بیٹھ گیا وہ ڈر کے سیدھی ہوئی. اب دونوں ایک دوسرے کے سامنے تھے.

"میری پسند کا تھا مینیو ہاں. میری پسند پتہ ہے آپ کو. مجھے کیا پسند ہے اور کیا ناپسند ہم بولیں اب..." وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے پوچھ رہا تھا. جو نیند اور تھکن کی وجہ سے سرخ ہو کے اسکو اور بھی خوبصورت بنا رہی تھی. اور ابان اس لمحے کی گرفت میں تھا.

"نہیں وہ تو بس میں مہمانوں کی وجہ سے کہہ رہی تھی۔ "وہ بھی اب ڈرتے ہوئے پیچھے ہوئے بولی. ابان اس کی حرکت پہ ہنس پڑا.

"چلیں، اب دماغ پہ زیادہ زور نہ ڈالیں اور کمرے میں آ کے آرام کریں، اگر بیمار پڑ گئیں تو میری ماں نے مجھ پر طنز کے تیر چھوڑنے ہیں۔" وہ اس کی حالت کا خیال کرتے اسے کہتا کمرے میں چلا گیا۔

آج اس کے کام پر وہ واقعی خوش ہوا تھا، یہ سب کچھ اس نے صرف ان لوگوں کی عزت کے لیئے ہی تو کیا تھا۔

رانیہ بے یقینی سے اسکے نرم رویے کو دیکھ رہی تھی۔

"ٹھیک کہتے ہیں کہ کسی کو جانے بغیر خود سے مفروضے نہیں لگانے چاہیئے کہ فلاں ایسا ہے ویسا ہے جب تک میل ملاپ نا ہو عادات کا پتہ تھوڑی چلتا ہے۔ یہاں بھی یہی معاملہ ہو رہا تھا رانیہ کو ایک منٹ نہ دیکھنے والا ابان آج رانیہ کے کام سے خوش تھا۔"

اگلے دن بوریت سے اکتائی ہوئی رانیہ نے ردا اور عائزہ کو پکڑا اور گارڈن میں کے آئی۔

"تم دونوں نے تو مجھے بوریت سے مار ہی دینا ہے۔" وہ منہ پھلا کے بولی۔ عائز اپنے پیپر کی وجہ سے مصروف تھا اور ردا بھی پڑھائی میں ہی لگی ہوئی تھی۔

"ہاں تو اپنے مجازی خدا کی خدمات حاصل کریں۔" ردا نے شوخ لہجے میں کہا۔

تو رانیہ کی نگاہ لاونج کی کھڑکی سے ہوتے ہوئے وہاں کام کرتے اس پہ پڑی تھی جو بلاشبہ ایک خوبرو مرد تھا۔ لیپ ٹاپ پہ کام کرتے کسی کو موبائل سے بھی ہدایات دے رہا تھا۔

"ہونہہ وہ تو چاہتے ہیں کہ میں مر جاؤں انکی جان چھوٹے۔ لیکن قصور انکا بھی تو نہیں، وہ بھی تو اپنی جگہ حق پہ ہیں۔" وہ تلخی سے بولی۔ عائز نے ردا کو گھورا کیونکہ اب رانیہ دُکھی ہو گئی تھی۔ حالانکہ اس نے بات مذاق میں کی تھی۔

"نہیں بھابھی! بھائی دل کے برے نہیں ہیں۔ بس کچھ وقت لگے گا چیزوں کے نارمل ہونے میں۔" عائز نے اسے سمجھانا چاہا۔ جو اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو کھوج رہی تھی۔ زندہ دل لڑکی پہ وقت نے کاری وار کیا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"میری قسمت ہی ایسی ہے عائز۔ بچپن سے ہی بھائی نہ ہونے کا طعنہ ملتا تھا۔ ہماری دادی ہمیں عجیب نظروں سے دیکھتی تھیں کہ جیسے ہم قصوروار ہیں۔ اور پھر بابا کا پیار بھی کم ہوتا چلا گیا۔ بابا کا ہاتھ بٹانے اور بیٹا بننے کو باہر نکلی تو بھی دنیا نے جینے نہیں دیا۔ آوارگی کے طعنے سننے کو ملتے تھے۔ اور پھر اب زمر آپی۔۔۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آتی آخر میرا قصور کدھر تھا۔" اس سے زیادہ وہ بول نہ سکی تو سسک پڑی تھی۔

"بھابھی پلیز۔" ردا نے آگے بڑھ کے اسے گلے لگایا۔ عائز بھی تاسف سے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔ ابان نے بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا جو کھڑکی بند کرنے اٹھا تھا۔ شاید اب یہ کھڑکی وہ کبھی بند نہ کر سکے۔

رانیہ افسردہ تھی۔ باتیں کر رہی تھی منہ جھکائے۔ آج پہلے دفعہ اس نے اسے یوں دیکھا تھا۔ ورنہ اسکے شور نے سارا گھر سر پہ اٹھایا ہوتا تھا۔

ابان تو اسے گھور کے چپ کراتا تھا۔

"میڈم آہستہ آواز میں بھی بات ہو سکتی ہے۔ اپنا سپیکر لاؤڈر کھنا ضروری ہے کیا۔" وہ جو ردا سے بات کر رہی تھی حالانکہ ردا پاس بیٹھی تھی۔

ابان نے اسے گھور کے کہا۔ وہ اپنا سا منہ لے کے رہ گئی۔ اور اسکی پشت کو گھورا۔ ردا اسکی حرکت پہ ہنس دی تھی۔

"اور اب وہ کیوں رو رہی ہے۔ آخر کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

میں جاؤں اسکے پاس؟ کیوں میں بھلا کیوں جاؤں۔" شیطانی خیال آیا تھا۔ "وہ بھی تو سب کا خیال کرتی ہے اس گھر کو اپنا گھر سمجھتی ہے۔ مجھے پوچھنا چاہیے۔'

"نہیں جن حالات میں شادی ہوئی ہے وہ بھی مجھے یاد رکھنے چاہیے۔" وہ تھک کے سر جھٹک کے کام میں لگ گیا تھا۔

"اچھا اب کیا آپ نے سیلاب لے کے آنا ہے۔ میں اب بوریت سے مر رہا ہوں۔" عائز نے اسکا موڈ بحال کرنے کو باقاعدہ رونا رویا۔ تو رانیہ بھی ناچار ہنس دی تھی۔ کچھ منٹ کی بحث کے بعد کرکٹ کھیلنے کا فیصلہ ہوا تھا۔ اب باہر سے انکی باتوں اور ہنسنے کی آوازیں آ رہیں تھیں۔ رانیہ کی آواز سب سے نمایاں تھی۔

"عجیب مخلوق ہے۔ سمجھ سے بالاتر۔" ابان بڑبڑایا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"عائز تم تو آوٹ ہی نہیں ہو رہے۔" ردا روہانسی ہو گئی تھی۔ رانیہ کی بھی ہنسی چھوٹی تھی۔ بالآخر عائز کو ترس آیا گیند کرواتی ردا پہ اور جان بوجھ کے آوٹ ہو گیا۔ ردا خوشی سے چیختی بیٹ پکڑے اب کھیلنے کو تیار تھی۔ جلد ہی وہ بھی آوٹ ہو گئی تھی۔ اب تھی رانیہ کی باری۔

"دیکھو مجھے فاسٹ بال مت کروانا ورنہ۔" اس نے ڈرتے ہوئے کہا۔ عائز ہنس دیا۔

"ورنہ آپ شاہد ہ آفریدی کی طرح سکسر بنائیں گی۔" عائز نے اسکا مذاق بنایا۔ عائز کی بات پہ رانیہ میڈم کو بھی جوش آیا اور اپنا جادو دکھانے کو بال کو زور سے بیٹ سے ہٹ کیا خود بھی لہرا کے رہ گئی تھی۔ ردا اور عائز بال کے تعاقب میں دیکھ رہے تھے جہاں گئی تھی اور رانیہ کو لگا کہ وہ آسمان کی بلندی میں ہے اور وہ سکسر مار چکی ہے وہ چیختی ہوئی بیٹ کے ساتھ اچھل رہی تھی۔ ردا اور عائز نے ایک دوسرے کو ڈرتے ہوئے دیکھا۔

"عائز۔" اندر سے دھاڑنے کی آواز کے ساتھ شیر بھی بر آمد ہوا تھا۔ چہرے سے لگ رہا تھا کہ شکار کر کر ہی جائے گا۔ رانیہ نے اسے دیکھ کے برا سا منہ بنایا۔

"دیکھیں ہمارا بہت اچھا میچ چل رہا ہے۔ آپ کو عائز سے جو بھی کام ہے وہ بعد میں کروا لیجئے گا۔" رانیہ نے اسے کہا اور عائز کو دیکھا جو کھڑا اپنے اس شیر بھائی کا چہرہ تک رہا تھا۔

"اور تم بال تولے کے آؤ۔ وہاں اینڈ پہ گری ہو گی۔ سکس تو ملا میرا۔" ایک ادا سے کہتے اس نے ابان کو دیکھا کہ میں کیا کیا کر سکتی ہوں۔

"ہر گز کہیں جانے کی ضرورت نہیں۔ بال خود آپکے دربار میں حاضر ہو گی۔" ابان نے لفظوں کو چبا چبا کے کہا تھا۔ اور گیند اسکے سامنے پھینکی تھی۔

"یہ آپ کے پاس کیسے آئی؟" رانیہ نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔

ابان نے کچھ کہنے کی بجائے پانی سے بھیگے پیپر بھی اسکے سامنے کیے تھے۔ تو رانیہ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں۔

بال کھڑکی سے ہوتے ہوئے ابان کے ٹیبل پہ پڑے گلاس کو سلامی پیش کر آئی تھی اور پانی سے پیپرز کا غسل ہو چکا تھا۔

وہ لال آنکھیں لیے اسکو چبانے کو تیار کھڑا تھا۔

رانیہ کی آنکھیں کچھ رونے کی وجہ سے سرخ ہوئی تھیں اور اب ڈر سے پھیلی ہوئیں تھیں۔

رانیہ نے آنکھیں بند کی تھیں اب کے واقعی رانیہ کی غلطی تھی جو اسکے کام پہ پانی پھیر دیا۔ وہ بیٹ وہاں پہ زور سے پھینکتی اندر کو بھاگی۔

"سوری پلیز۔" کہتے اندر کو بھاگی۔ اور ابان کی سسکی نکلی کیونکہ بیٹ ابان کے پاؤں پہ لگا تھا۔

-5

ابان کو بے حد غصے تھا رانیہ پہ۔ مگر اس دفعہ سہہ گیا تھا۔ رانیہ کا گلٹ کم نہ ہو رہا تھا وہ صبح سے کام کر رہا تھا اور اس نے لے کے خراب کر دیا۔

وہ ڈرتے ڈرتے اسکی سٹڈی کا دروازہ کھولتے اندر داخل ہوئی۔ ابان نے اسے اندر آتے دیکھا تو غصے سے بولا۔

"اب کونسا کام خراب کرنے آئی ہیں۔ "وہ بولا۔

"میں یہ کافی لائی تھی۔" اس نے ٹرے آگے کی جس میں کافی تھی۔

"لائیں گرائیں یہ بھی۔" اب کہ وہ نرم لہجے میں۔ رانیہ کی ہنسی نکل گئی۔

"ویسے امیجن کریں یہ کافی آپ کے اوپر گرتی ہے تو پہلے بالوں کو نہلائے لگی اور پھر آپکے منہ پہ اور ۔۔۔" رانیہ کہتے ہوئے اسکے برابر بیٹھی تھی صوفے پہ۔

ابان نے اسکو گھورا اور کافی پکڑ کے اپنی سائیڈ پہ رکھی اس سے بعید بھی نہ تھی کوئی۔ ابان اس دھوپ چھاؤں لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔ کیا کیا رنگ تھا اسکے۔ اب یوں اسکے پاس بیٹھی تھی جیسے بہت اچھے تعلقات ہوں۔

"دیکھیں میں وہ جان بوجھ کے نہیں کیا تھا وہ اچانک سے ہو گیا بس۔ میں اب آپکی مدد کرنا چاہتی ہوں ۔لائیں میں کوئی کام کر دوں آپکا۔" رانیہ نے اصل بات کی۔

"جو کام آپ کر سکتی ہیں وہ سب مجھے پتہ ہے اسلئے نہایت شکریہ آپکا۔" ابان بولا اور ایک فائل اٹھالی۔

"یقین کریں میں واقعی ہی آپکی مدد کے لیے آئی ہوں۔ اور میں کمپیوٹر سے ریلٹیڈ کام بھی کر سکتی ہوں ۔ٹائپ بھی کر دوں گی۔" رانیہ نے اسے بتایا۔ اور ایک نظر اسکے سٹڈی روم پہ ڈالی۔ دائیں دیوار پہ بنی دیوار گیر شیلف پہ کتابوں کا انبار تھا۔ سینٹر میں ایک صوفہ تھا جس پہ ابان اور رانیہ بیٹھے تھے، سامنے ٹیبل تھی جس پہ لیپ ٹاپ اور کاغذات بکھرے تھے۔

سائیڈ پہ سنگل بیڈ تھا اور سامنے ایک کھڑکی تھی۔

ابان کے ذہن میں بھی کچھ آیا۔

کام تو واقعی اسکا بڑھ گیا تھا۔ مگر کل چاہیے تو نہیں تھا رانیہ کو تو مزہ چکھانا تھا۔

"ٹھیک ہے تو پھر میں آپکو کام بتا دیتا ہوں۔" ابان بولا تو رانیہ خوشی سے اچھلی۔

"اوکے میں کچھ کھانے کا انتظام کر لوں۔" رانیہ نے کہا۔ تو ابان نے اچنبھے سے اسے دیکھا کہ ڈنر تو کر چکے تھے اب کونسا کھانا۔

"ارے اب ساری رات کھائے بغیر مجھ سے کام نہیں ہو گا۔" وہ کہتے غائب ہو گئی دروازے سے۔

جب پندرہ منٹ بعد واپس آئی۔ کولڈ ڈرنکس اور جوسز کے ٹین پیک، چیپس کے پیکس، سینڈوچز، چاکلیٹ، اور بسکٹس تھے ابان کی آنکھیں کھلی رہ گئیں۔

"یہاں پارٹی ہے کوئی۔" ابان نے گھورا۔

"ہاں کہہ سکتے ہیں، ابھی ابھی ہماری دوستی ہوئی ہے تو پارٹی تو بنتی ہے۔" رانیہ نے کہتے ٹیبلز پہ سب چیزیں رکھیں تو ابان نے اپنے پیپرز اٹھائے وہاں سے۔

"ایک منٹ یہ دوستی کن کی ہوئی ہے۔؟" ابان نے اچنبھے سے اسکے چہرے پہ دیکھا جس کے چہرے پہ بھولپن رقم تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"ارے ابھی ابھی تو ہوئی ہے ہم دونوں کی۔ آپ نے میرا سوری ایکسیپٹ کیا اور مجھ سے کام میں ہیلپ بھی لے رہے ہیں۔ اور سب سے اچھی بات آپ نے مجھے گھورا، نہ ہی ڈانٹا۔" وہ اسکی عقل پہ ماتم کرتے ہوئے بولی۔

"اچھا کام کیا کرنا ہے مجھے؟" اس نے چیپس کا پیک کھولا اور ابان کے آگے کی اور اس نے نو تھینکس کہہ کے منع کیا۔ وہ ہاتھ جھاڑتے اس کے ساتھ آ کے بیٹھ گئی۔

"یہ کچھ امپورٹنٹ پیپرز ہیں انکو ٹائپ کرنا ہے۔ کل کی میٹنگ کے لیے۔" ابان نے اسے کہا۔ یہ کام اسکا اسٹنٹ بھی کر سکتا تھا مگر رانیہ صاحبہ کی بھی عقل ٹھکانے لانی تھی۔

"یہ کچھ ہیں بس؟" رانیہ نے آنکھیں نکالے اس فائل کو دیکھا جس میں چالیس کے لگ بھگ کاغذات ہوں گے۔

"جی۔ کل صبح تک چاہیے۔ چاہے تو اپنے روم میں لے جائیں۔" ابان نے کہا۔

وہ بھی اپنا نام کا ایک تھا۔ اب کل چاہیے کا جھوٹ بول کے اس سے ساری رات کام کروانا تھا۔

"نہیں۔ادھر ہی کام کروں گی۔اکیلے تو کام کرتے مجھے نیند آجائے گی۔جب میں رات کو کام کرتی تھی یا پھر ایگزامز میں تو آپی میرے ساتھ ہوتی تھی۔جب نیند آتی تو باتوں میں نیند اڑ جاتی تھی۔اور۔۔۔"رانیہ کچھ کہتے کہتے رکی۔آپی کے ذکر پہ وہ افسردہ ہوئی۔ابان نے بھی نوٹ کیا۔

"اچھا اب کام شروع کریں اب یا ساری رات باتوں میں گزارنی ہے۔"ابان نے اسکے آگے لیپ ٹاپ رکھا۔

رانیہ نے ابھی کچھ ہی صفحہ ٹائپ کیے ہوں گے کہ اسے پھر سے اسکی زبان پہ کھجلی ہوئی۔

"آپ نے پیکج کیا ہوا ہے؟"رانیہ نے ابان کو کہا انگلیوں کو مڑور رہی تھی۔

"کون سا؟"ابان نے حیرانگی سے پوچھا۔

"زبان کا،جو بولتے ہوئے ایم۔بیز(MBs) ختم ہو جائیں گے۔"رانیہ نے کہا۔اور ساتھ ہی ٹین پیک کھولا۔

"مجھے کام کرتے ہوئے بولنا پسند نہیں۔"ابان نے اسے گھور کے کہا۔

"بٹ مجھے نیند آرہی ہے۔"رانیہ نے رونی صورت بنائی۔اب رانیہ نے اس سے باتیں کرنا شروع کر دی تھیں وہ بھی ہوں ہاں میں جواب دینے لگ گیا تھا۔

دو بج گئے تھے ابان نے گھڑی پہ نظر ڈالی۔ ابان نے رانیہ پہ نظر ڈالی جو صوفے پہ لیپ ٹاپ رکھے خود نیچے بیٹھی ٹائپ کر رہی تھی۔ ابان بھی جا کے صوفے پہ بیٹھ گیا اسکا بھی تھوڑا کام رہ گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ابان کو اپنے گھٹنے پہ کسی چیز کا احساس ہوا چونک کے دیکھا تو رانیہ کا سر تھا وہ سو چکی تھی۔ ناگواری کی جگہ اسکے ہونٹوں پہ مسکراہٹ بکھر گئی۔ بے اختیار ابان نے اسے کے بالوں کو چھوا اور اسکے چہرے پہ بکھرے بال سمیٹے۔ سوتے میں بھی وہ کتنی پیاری لگ رہی تھی۔ آج پہلی دفعہ اس نے اسکے بارے میں کچھ ہٹ کے سوچا تھا۔

سر جھٹکتا ہوا وہ اسے اٹھائے اسکے بیڈ پہ چھوڑ آیا۔ کرنا عجیب احساس تھا جو اسے پہلی دفعہ ہوا تھا۔ وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ آج وہ اسے ڈانٹ ہی نہ پایا تھا۔

اگلے دن سو کے اٹھی۔ آج معمول سے لیٹ آنکھ کھلی تھی۔ خود کو بیڈ پہ سوئے پایا تو حیران ہوئی وہ یہاں کیسے آئی۔ کیا ابان؟؟؟ اف اف اس نے بے اختیار منہ پہ ہاتھ رکھا۔ میں بھی ناں کہیں بھی سو جاتی ہوں ۔وہ سوچ کہ ہی روہانسی ہوئی۔ اب ابان اسکو اس بات پہ بھی تنگ کرے گا۔

تانیہ بیگم نے کچھ دن رک کے آنا تھا اور یہ اصرار بھی رانیہ کا تھا کہ اب گئے ہوئے ہیں تو گھوم پھر کے آئیں۔ ناشتہ کیا اور ردا کے ساتھ کچھ باتوں میں لگ گئی پھر لنچ بنایا۔ ابان تو صبح سویرے ہی نکل گیا تھا ردا نے اسے بتایا۔

"ایک تو یہ پولیس والا عجیب بندہ ہے سمجھ سے باہر ہیں کام تو ایسے کرتے ہیں دن رات حالات پھر بھی جوں کے توں ہیں ملک کے۔" رانیہ بڑبڑائی۔

لنچ پر عائز، ردا اور رانیہ تینوں ہی تھے، کھانے کے بعد وہ کچھ دیر کو ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے تھے۔ اتنے میں ایان داخل ہوا ہاتھ میں بیگ تھا۔

"اسلام و علیکم بھائی۔ آج کل تو آپ گھر بھی کم آتے ہیں۔" عائز اور ردا نے سلام کیا عائز نے پوچھا۔

ایان لب بھینچتا مجبوراً ان کے پاس بیٹھ گیا۔

"ہاں یار آج کل کام میں بزی ہوں"۔ رانیہ کو کچھ غیر معمولی پن کا احساس ہوا۔

ایان کے چہرے پر کچھ عجیب کیفیات تھیں وہ بار بار لب ایک دوسرے میں پیوست کر رہا تھا۔

"تم لوگ بیٹھو میں چینج کر لوں۔". وہ تیزی سے کہتا آگے بڑھ گیا.

"یہ لو وہ گئے اینگری مین۔" عائز نے مسکراتے ہوئے کہا. رانیہ کے قدم بھی خود بخود کمرے کی طرف اٹھ رہے تھے.

ابان نے کمرے میں آکر بیگ پٹخنے کے انداز میں بیڈ پر پھینکا اور خود بیڈ پر بیٹھا اور ایک آہ نکلی منہ سے.

اندر آئی رانیہ نے اب منہ سے چند الفاظ نکلے تھے کہ اسکی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی. اندر کا منظر دیکھ کر.

http://primenovels.blogspot.com/

السلام علیکم

ہمیں اپنے بلاگز (ویب سائیٹ) FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم،

آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔

آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ

کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور پیج پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

"ابان". وہ چیختی آگے بڑھی. وہ جو شرٹ کندھے سے ہٹائے اپنا زخم دیکھ رہا تھا اسکو دیکھ کر چونکا. وائٹ کلر کی شرٹ تھی بٹنوں والی. اوپر کوٹ ہونے کی وجہ سے وہ اس کی شرٹ پہ لگے دھبے نہ دیکھ پائی تھی.

"آپ.. آپ ٹھیک تو ہیں؟" وہ گھبرا گئی تھی۔"ابان یہ سب کیسے ہوا؟ میں ڈاکٹر کو بلاتی ہوں، عائز گھر پر ہے، آپ رکیں، عائز".. وہ دروازے کی طرف لپکی. ابان نے اس کا بازو دبوچ کے اسکو اپنے پاس بٹھایا.

رانیہ کو یوں خود کے لیے پریشان اور روتے دیکھ کر چند لحظے کو وہ اپنی تکلیف بھول گیا تھا.

" رانیہ دیکھو میں ٹھیک ہوں. ادھر دیکھو. بس ہلکا سا زخم ہے " ابان نے اسکا چہرہ ایک ہاتھ سے اپنی طرف

ابان نے اس کا چہرہ ایک ہاتھ سے اپنی طرف کرتے نرمی سے کہا. رانیہ آنکھوں میں آنسو لیے اسے دیکھ رہی تھی.

"مگر یہ دیکھیں خون ابان". رانیہ خون سے خوفزدہ تھی.

"ریلیکس رانیہ! میں ٹھیک ہوں. کسی کو کچھ مت بتانا. عائز اور ردا پریشان ہو جائیں گے". ابان نے سمجھایا.

"آپ کو ہوا کیا ہے؟ یہ سب کیسے ہوا؟" رانیہ اب بھی رو رہی تھی.

" جس کیس میں انوالو ہوں نا اس کی ہی ایک کڑی سمجھ لیں بس گولی زرا سا چھو کے گزری ہے۔

آپ پریشان نہ ہو میں بالکل ٹھیک ہوں"۔ ابان نے اس کو بتایا اور سیدھا ہو کے بیٹھ گیا۔ زیادہ تفصیل نہ بتائی۔

"یہ زرا سا کہہ رہے ہیں آپ۔۔ کچھ خیال ہے آپ کو۔" رانیہ فکر مندی سے بولتی ایان کو اپنے دل سے قریب لگی تھی۔

" ایک پولیس والے کے لیئے اتنی فکر رانیہ۔۔ آپ تو پولیس والوں کے نام سے بھاگتی تھیں، آپ کو تو خوش ہونا چاہیئے ایسی حالت میں مجھے دیکھ کے۔" ابان نے اس سے کہا۔

کل سے اسکے احساس بھی بدلے تھے، اب تو رانیہ کا رویہ دیکھ کے وہ نا جانے کیوں پر سکون ہو گیا تھا۔ کتنی فکر تھی اسے ابان کی۔

" وہ ایک الگ بات ہے، کچھ وجوہات ہیں جن کی بنا پہ مجھے پولیس والے اچھے نہیں لگتے تھے، مگر سب نہیں، چند ایک جو گندے ہیں۔" وہ اپنی لاجک بتاتی اسے بالکل بچی لگی تھی۔

" تو بتادیں کہ میں کس لسٹ میں ہوں، اچھوں کی یا بروں کی؟" ابان نے اسے چھیڑا۔

"ابان آپ زیادہ باتیں نہ کریں، لیٹ جائیں، میں آپ کے لیئے دودھ لے کر آتی ہوں"۔ رانیہ نے ابان سے کہا۔

"رانیہ پلیز میرے بیگ سے مجھے پین کلر بھی دینا۔" وہ بولا اور ٹیک لگا کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔

رانیہ تیر کی سی تیزی سے آئی اور اس کے بیگ میں سے ٹیبلٹ ڈھونڈ کے اس کو دی۔

وہ رانیہ کی ساری سرگرمیاں دیکھ رہا تھا کہاں تو اتنا چڑتی تھی اس سے اور اب، چڑ تو وہ بھی جاتا تھا۔

" بہت درد ہو رہا ہے ابان کیا؟" رانیہ نے بچوں سی معصومیت سے پوچھا۔ ابان کا اس کے لہجے پر ہنسنے کو دل کیا پر قابو کر گیا۔

"نہیں میں بہت انجوائے کر رہا ہوں." ابان نے جس لہجے میں کہا رانیہ کو خود پہ بہت غصہ آیا.

" میں بھی ناں فضول میں پتہ نہیں کیا بول جاتی ہوں۔" وہ اس منہ بڑبڑائی اور باہر نکل آئی. پھر رانیہ اس کو گرم دودھ میں ہلدی ڈال کے دے گئی تھی.

" یار آپ اپنے ٹوٹکے مجھ پر نہ آزمائیں. میں نہیں یہ پیتا" وہ برا سا منہ بنا کر بولا مگر رانیہ نے اسکی ایک نہ سنی.

"دیکھیں پولیس والے آپ گھر ہر گز نہیں ہیں، تو آپ کا رعب مجھ پر نہیں پڑ سکتا، جو کہہ رہی ہوں وہ ہی کریں چپ چاپ". وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولی.

"ایک پولیس والے کو دھمکی دے رہی ہیں میڈم آپ". وہ بھی دوبدو بولا.

http://primenovels.blogspot.com/

"اور جو دے رہی ہے وہ بھی پولیس والے کی بیوی ہے۔" وہ بھی ایک شان سے بولی.

ابان اس کی بات پر اسکو دیکھے گیا. کتنی لاابالی اور جھلی سی لگتی ہے اور کبھی لگتا ہے کہ سارا سلیقہ اس پہ ختم ہے. وہ اپنی بات کہتی باہر نکل گئی تھی.

رات کو رانیہ جب کمرے میں آئی تو ابان بستر میں ہی تھا۔ آج رانیہ نے اسے کمرے میں ہی رکنے کو بولا تھا کہ اسے رات میں اگر کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو وہ موجود ہو۔ رانیہ بھی آ کے صوفے پہ بیٹھ گئی اور ناول کھول لیا، جب ابان گھر ہوتا تھا تو وہ زیادہ ٹائم سٹڈی میں رہتا اور رات کو وہاں ہی سوتا تھا، سٹڈی کا دروازہ کمرے میں ہی کھلتا تھا۔ اور وہاں اس نے پرا پر ماحول بنایا ہوا تھا۔ سنگل بیڈ بھی سٹڈی میں تھا، کمرے میں صوفہ بھی کافی بڑا تھا، وہ آسانی سے اس پہ سو گئی تھی۔

یوں ان کے شب و روز گزر رہے تھے۔

" رانیہ "۔ خاموشی کو ابان کی آواز نے توڑا۔

" جی "۔ رانیہ اُٹھ کے بیٹھ گئی کہ شاید اسکو کسی چیز کی ضرورت ہو۔

" رانیہ آپ کو پولیس والوں سے اتنی چڑ کیوں ہے؟" شام سے جو سوال اس کے دماغ میں تھا آخر پوچھ ہی لیا۔

http://primenovels.blogspot.com/

" آپ ابھی تک میری اسی بات میں اٹکے ہیں۔ چھوڑیں آپ آرام کریں"۔ رانیہ نے اس سے کہا اور واپس ناول لے کے بیٹھ گئی۔

"رانیہ بتائیں ناں۔" اس نے اصرار کیا۔

" یوں کوئی خاص وجہ تو نہیں، مگر ایسا کچھ ضرور ہے جس کی وجہ سے میری سوچ پولیس والوں کے بارے میں تلخ ہو گئی ہے۔" وہ کچھ دیر کے بعد بولی۔

" میری ایک دوست تھی، ہم سکول سے ایک ساتھ تھے۔ اس کے بھائی پولیس میں تھے۔ وہ بہت سخت تھے۔ اس کی جان جاتی تھی اپنے بھائی سے، وہ اس حد تک ڈرتی تھی۔ ڈرنا ایک الگ چیز ہے مطلب ہم اپنے پیرنٹس یا بڑے بہن بھائی سے ڈرتے ہیں جو کہ اچھی بات ہے۔ مگر وہ تو ان سے خوف زدہ تھی حتیٰ کہ ان کے نام سے بھی ڈر جاتی تھی۔

وہ اپنی بہن، ماں اور بیوی کی بالکل عزت نہیں کرتے تھے ذرا ذرا سی بات پہ شک کرتے تھے۔ دراصل انکا اپنا کریکٹر اچھا نہیں تھا۔

محلے میں ان کے بارے میں ایسی باتیں مشہور تھیں. ایک دفعہ انہوں نے میرے ساتھ اپنی بہن کو تھپڑ مارا تھا.

http://primenovels.blogspot.com/

"عورت تو ہے ہی کم عقل. اس کو جوتی کی نوک پر ہی رکھو تو بہتر ہے۔" ان کے یہ الفاظ آج بھی میرے کانوں میں گونجتے ہیں تو مجھے غصہ آجاتا ہے.

وہ عورت کی بہت تذلیل کرتے تھے. یوں میرے دل میں بدگمانی سی آگئی ہے میں اب اس پروفیشن کے ہر بندے کو اسی سانچے میں سوچنے لگ گئی تھی.

حالانکہ پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں. ہر شعبے میں ایک جیسے لوگ نہیں ہوتے. مگر وہ کہتے ہیں ناں کہ ایک بری مچھلی سارے تالاب کو گندہ کر دیتی ہے۔" وہ سانس لینے کو رکی.

"جو شخص اپنے گھر کی عورتوں کی عزت نہیں کرتا تو کیسے باقی عورتوں کی کرے گا۔ قانون کا رکھوالا کیسے بنے گا۔

آج بھی پولیس کے جوان اپنے ملک کے لئے جان قربان کرتے ہیں اور دن رات اپنے ملک کی خدمت میں مصروف ہیں. میں دل سے ان کی عزت کرتی ہوں اور ان کے لیے دعا گو بھی ہوں. مگر وہ بات میرے دل سے نہیں جاتی". رانیہ نے اصل بات بتائی.

بس وہ منظر اس کے ذہن میں چپک کے رہ گیا تھا.

http://primenovels.blogspot.com/

" ہمم ہوتے ہیں کچھ مرد بھی جو اپنی ٹینشن کو عورت پہ ہی نکالتے ہیں. چاہے وہ ان کی بہن ہو. بیوی ہو یا ماں. مگر وہ عورت کا مقام بھول چکے ہوتے ہیں.

مگر میں نے پولیس فورس ایک عزم سے جوائن کی تھی. اور میں اپنے فرض بھی پورے کرنے کی کوشش کرتا ہوں. اور میری دعا ہے کہ پولیس والوں کے بارے میں آپ کو ایک اچھا تاثر دے سکوں۔" ابان بولا تھا.

مگر رانیہ اسکو کیا بتاتی کہ یہ کام ہو چکا ہے.

"ہوتے ہیں کچھ پست ذہنیت کے لوگ، جن کی نظر میں عورت کی کوئی ویلیو نہیں ہوتی۔ حالانکہ ہمارا مذہب ہمیں اسی عورت کی عزت کا درس دیتا ہے۔ ماں کی گود سے بھی یہ ہی سبق ملتا ہے۔" ابان بول رہا تھا اور رانیہ اس شہزادوں کی سی آن بان رکھنے والے کو دیکھ رہی تھی جس کی گفتگو بھی شاندار تھی۔

"میری زندگی میں میں نے ہمیشہ عورت کی عزت کی ہے کیونکہ میری تربیت کرنے والی ماں نے مجھے یہ سکھایا ہے۔ اور میرا خیال اور میری کامیابیوں پہ نوافل پڑھنے والی بہن سے مجھے یہ سیکھ ملی ہے۔ پھر کیسے نہ اس عورت کی عزت کی جائے۔" رانیہ کے کانوان میں راس گھول رہے تھے یہ الفاظ۔ اس نے ہمیشہ لڑکوں کی برتری کی مثالیں سنی تھیں۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

ابان بول رہا تھا وہ اسے سن رہی تھی۔

وہ واقعی ہی اسے جانفشانی سے کام کرتے دیکھ چکی تھی۔ اور وہ کس قدر اپنی ماں اور بہن کی عزت اور پیار کرتا تھا۔ وہ واقعی ہی ایک اچھا انسان تھا۔

-6

اگلے دن ابان صاحب 1 بجے آفس جانے کو تیار کھڑے تھے۔ رانیہ جو کچن میں تھی کسی کام سے باہر نکلی تو اسے فائل ہاتھ میں پکڑے دیکھ کے غصے میں آگے بڑھی۔

" کدھر کی تیاری ہے مسٹر؟ بھلے ہی آپ ایک ایمان دار پولیس آفیسر ہیں مگر ہیں تو عام انسان ہی، کل گولی کھائی اور آج پھر دندناتے باہر جا رہے ہیں"۔ وہ غصے میں اس کے سر ہوئی کھڑی تھی۔ دونوں کے درمیان بے شک دوستی کا کا رشتہ بنا تھا۔ مگر ابھی بھی وہ فار مل نہ تھے۔

" دیکھیں آہستہ بولیں اور یہ میرا کام ہے مجھے پتہ ہے کہ کیسے کرنا ہے۔ اور گولی گولی مت کریں عائز یار دا سن لیں گے"۔ ابان نے اسے کہا کیونکہ اس نے ہر حال میں آج جا کے خود سے کیس کو دیکھنا تھا۔ کچھ لوگ پکڑے گئے تھے ان سے تفتیش کے لیئے اس نے خود ہی جانا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

" جی بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ میں کون ہوتی ہوں آپ کی زندگی میں عمل دخل کرنے والی، بھلا مجھے کیا حق ہے۔ معافی چاہتی ہوں پھر سے آپکے راستے میں نہیں آؤں گی"۔ اسے سبکی محسوس ہوئی۔ آنکھوں میں آنسو لیئے وہ بھاگتی کمرے میں چلی گئی۔

"شٹ"۔ ابان نے غصے سے دیوار پہ مکامارا۔ وہ اسے رلانا نہیں چاہتا تھا جیسے وہ ان کے گھر کا اور کل سے اس کا خیال کر رہی تھی اس کے جذبے نرم پڑے تھے اس کے بارے میں اور اب پھر سے۔۔

اس نے سیل نکالا اور کان سے لگایا۔

ایس۔پی آبان غصے سے اب ڈرائنگ روم میں ٹہل رہا تھا۔ پورے دو گھنٹے سے نہ وہ کمرے میں گیا تھا نہ رانیہ کہیں نظر آئی تھی۔

"کیا یار عجیب مصیبت میں پھنس گیا ہوں۔" وہ جھنجھلا گیا تھا۔

"ارے میرے شیر کیا ہوا؟" افراز نے اندر قدم رکھا تھا۔ اسے بڑبڑاتے دیکھ کے وہ بولا۔

ابان نے اسے کال کر کے بلایا تھا۔

"تو اب آرہا ہے؟ کب کی کال کی ہے میں نے۔ یہاں کوئی بھی سیریس نہیں ہے۔" وہ اب اس پہ ٹوٹ پڑا تھا۔

"میں کیس میں ہی بزی تھا۔ جس گن سے تمہیں گولی لگی ہے وہ آدمی بھی پکڑا گیا ہے۔ سمیت اسلحہ۔ بس اسی کام میں لگ گیا تھا۔" افراز نے اسے بتایا۔

"تم تو آفس آرہے تھے پھر آئے کیوں نہیں؟ خیریت ہی تھی ناں؟ تمہیں تو کوئی طوفان بھی نہیں روک سکتا آفس آنے سے، پھر کیا ہوا۔ طبیعت ٹھیک ہے؟" افراز نے تشویش سے پوچھا۔

اب وہ اسے کیا بتاتا وہ کبھی کام کے آگے خود کی بھی نہ مانتا تھا اور آج اسکے آنسو دیکھ کے لاکھ چاہنے کے باوجود گھر سے باہر نہ جا سکا۔

"اچھا آیا سمجھ، بھابھی نے آنے نہیں دیا ہو گا۔" وہ شرارت سے بولا تھا۔ ابان نے اسے کچھ نہ کہہ وہ فائل کو چیک کر رہا تھا۔

"ارے ایک منٹ ایک منٹ۔ واقعی میں ہی ایسے ہی ہے جو تو بول نہیں رہا؟ تمہاری خاموشی میری بات کی تصدیق ہے۔" افراز جوش سے کہتا اٹھا وہ اسکے ہاتھ سے فائل جھپٹ لی۔ وہ اب اپنی کمزوری دبانے کو غصے سے بولا۔

"تم کام پہ دھیان نہیں دے سکتے کیا۔ تم نے پتہ کیا کہ وہ بندہ قربان شاہ کا ہی تھا؟" ابان نے سوال پوچھا۔

" ارے تم گولی مارو اس قربان شاہ کو، مجھے یہ بتاؤ ذرا پہلے تم"۔ افراز بولا۔

http://primenovels.blogspot.com/

" کیا گولی گولی لگائی ہوئی ہے پہلے وہ کم تھی ایک تم بھی آجاؤ۔ اس گولی سے زیادہ ٹارچر تو اس نے مجھے کیا ہوا ہے صبح سے۔" وہ اپنی بھڑاس نکالتے ہوئے بولا تو افراز حیران اس کو دیکھ رہا تھا۔ وہ اس کے آنسوؤں سے ابھی تک چڑا ہوا تھا۔

" تو مطلب ابان ایس پی ابان اگر شیر ہے تو اس کو کنٹرول کرنے والی بھی اس دنیا میں آچکی ہے۔" افراز نے قہقہہ لگاتے کہا۔

" شیرنی ہے پوری۔ اور رہی مجھے کنٹرول کرنے کی بات تو ایسا کوئی ہے ہی نہیں اس دنیا میں سمجھے۔ وہ تو اس لیئے اس کی بات مانی کہ اس نے ماما پاپا کو بتا دینا تھا تو وہ ناحق پریشان ہوتے"۔ ابان اپنی صفائی میں بولا۔

" بس اب کام پہ دھیان دو" اس سے پہلے کہ افراز کچھ اور بولتا ابان نے اسے وارن کیا۔

کچھ دیر میں شاکرہ بی ٹرے میں کھانے کی چیزیں، چائے اور ابان کی ٹیبلٹ دے گئیں تو وہ اس فکر پہ ایک دفعہ پھر حیران تھا۔ افراز نے اسے مسکراتی نظروں سے دیکھا۔

دوپہر سے شام اور شام سے رات ہو گئی مگر وہ سامنے نہ آئی۔ ابان جانتا تھا کہ وہ کیوں سامنے نہیں آرہی۔

http://primenovels.blogspot.com/

" مجھے کیا نہ آئے سامنے مجھے کب سے اس کی پرواہ ہونے لگی۔ تو جو اس نے میرا خیال رکھا تھا وہ اسکا فرض تھا۔" اس کا دل پھر باغی ہوا۔

" تو میرا بھی تو فرض بنتا ہے۔" دل نے دہائی دی تھی۔ وہ سخت جھنجھلایا ہوا تھا۔

کچھ دیر بعد دروازہ کھلا اور وہ اندر آئی۔ چہرے پہ ہنوز سنجیدگی تھی۔ ابان اٹھا اور اس کے پاس آیا۔

"آپ نے کیوں اب منہ پھلایا ہوا ہے؟ حالانکہ میں گیا بھی نہیں۔" ابان کے منہ سے الفاظ نکلے وہ خود حیران تھا کہ وہ اتنا کنسرن کیوں شو کر رہا ہے اسکو لے کے۔

"نہیں بھلا میں کیوں ناراض ہونگی۔ آپ کی زندگی ہے اور آپ کے فیصلے ہونے چاہیئے، پہلے ہی ایک فیصلے نے آپکی زندگی ہلا کے رکھ دی ہے اور میں شرمندہ ہوں، مجھے آپ کو نہیں روکنا چاہیئے تھا، حالانکہ میں خود ہی بولا تھا کہ ایک دوسرے کی زندگی میں مداخلت نہیں کریں گے مگر پھر بھی۔" وہ بولی۔

تو ابان کو لگا کہ اس کے اندر بھی اسکی باتوں سے لاوا ابل رہا ہے۔ ابان کے اندر پلے جذبے اپنی موت آپ مر رہے تھے۔

"اور ویسے بھی میں آپ کو زیادہ دیر تکلیف نہیں دونگی، جلد آپ سے علیحدگی اختیار کر لوں گی۔" رانیہ کے الفاظ تھے کہ تیز دھار چاقو کا وار، ابان بھی بلبلا اٹھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"ہو گئی ہے آپ کی بکواس۔ آج کے بعد میں آپ کی مداخلت اپنی زندگی میں ہرگز برداشت نہیں کروں گا. جس حیثیت سے آپ اس گھر میں آئی ہیں وہ صرف ایک مجبوری ہے تھی اور رہے گی۔ اس بات کو بھولیے گا مت۔ اور نہ میں بھولنے دوں گا آئی سمجھ۔" وہ پھنکارتا اسکے بازو زور سے جھٹکا اور کمرے سے نکل گیا۔

اور رانیہ کا ضبط بھی جواب دے گیا تھا۔ وہ کسی کو کچھ نہ دے سکی تھی سوائے دکھ کے۔ زمر کے بعد سب کو امید تھی شاید اب کے بیٹا مل جائے۔ مگر اس کی پیدائش نے دادی سمیت سب کو دکھ دیا۔ اس کے بابا کو بھی اس کی ماں کو بھی۔

ابان لاکھ اس شادی سے ناراض سہی مگر اسکے علیحدگی کی الفاظ نے اسے ہلا دیا تھا۔

وہ خود ترسی کا شکار تھی۔ مسلسل منفی سوچیں تھیں۔

اگلے دو دن بھی خاموشی کی نذر ہو گئے تھے۔ گھر کی خاموشی کو تانیہ اور حسن صاحب کی آمد نے توڑا تھا۔ ابان رانیہ کے لئیے پہلے والا ابان بن گیا تھا، نرمی کی جگہ غصہ اور جھنجھلاہٹ تھی۔ اب تو مخاطب ہونا ہی چھوڑ دیا تھا۔ کمرے میں بھی دیکھنے سے گریز کرتا، مکمل بسیرا اب اسٹڈی میں تھا۔ رانیہ کو اس کے زخم کا خیال آتا تھا مگر پوچھنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔

تانیہ بیگم ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھیں جب ابان ان کے پاس آیا۔

" کدھر ہوتے ہو۔ تم نے تو خود کو کام میں بری طرح مصروف کر لیا ہے۔ "انہوں نے بیٹے کو آتے دیکھ کے شکوہ کیا۔

"کام بھی تو ضروری ہے نا ماما"۔ وہ کہتے ہوئے ان کے پاس بیٹھ گیا اور بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا اسی وقت رانیہ کی آمد ہوئی تھی وہاں۔

" پھپو کھانا لگاؤں؟" اس نے پوچھتے ہوئے ایک نظر پھپو کے پاس بیٹھے ابان پہ ڈالی جو تھکے ہوئے انداز سے صوفے سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ ان کی لڑائی کو پورا ایک ہفتہ ہو چلا تھا۔ آنکھوں پہ ہاتھ رکھے بیٹھا تھا۔

"ادھر آؤ، میرے پاس آ کے بیٹھو۔ ہر وقت کام میں لگی رہتی ہو۔ "تانیہ بیگم نے اسے کہا۔ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی وہاں بیٹھ گئی۔

" آپ سنائیں آپ کا وہاں کا ٹور کیسا رہا؟" وہ ابان کی موجودگی میں پزل سی تھی۔

"ہاں بھئی اللہ کا شکر سب اچھا رہا۔" تانیہ بیگم نے ہنستے ہوئے اسے کہا ساتھ ہی ٹیلی فون کی بیل ہوئی تھی۔

تانیہ بیگم نے اٹھایا اور دوسری طرف کی آواز سن کے ان کا چہرہ خوشی سے کھل گیا۔

"جی بھابی کیسی ہیں۔ الحمدللہ میں ٹھیک ہوں، رانیہ اور باقی بچے بھی ٹھیک ہیں۔ آپ طاہر بھائی کی سنائیں"۔ تانیہ بیگم نے پوچھا۔

رانیہ کے چہرے کا رنگ بدلا تھا۔ رانیہ کو پتہ تھا کہ پھپھو امی کے ساتھ رابطے میں ہیں مگر وہ کبھی بات نہ کرتی تھی۔ اور آج یوں وہ بھی ابان کے سامنے۔ وہ اٹھ کے اندر چلی گئی۔ ابان حیران رہ گیا۔ وہ پہلے بھی کبھی اگر تانیہ بیگم، صلحہ ممانی یا ماموں کا ذکر کرتی تھیں تو وہ یوں ہی غائب ہو جاتی۔

تانیہ بیگم نے کچھ دیر بعد ان کا حال احوال پوچھ کے کال بند کر دی۔ اور رانیہ کے رویے پہ پریشان ہو گئیں۔

"ماما یہ آپکی بھتیجی کو کیا ہو جاتا ہے۔ اچھی خاصی ہوتی ہے مگر کبھی رونے لگ جاتی ہے، میں کافی دفعہ نوٹ کیا ہے۔" وہ اس معاملے کو سلجھانا کو چاہتا تھا۔ "اور ابھی بھی ممانی سے بات کیے بغیر چلی گئی۔" ابان نے آج پوچھ ہی لیا۔

"تمہیں اس سے مطلب۔ رہو اپنی چوروں، مجرموں کی دنیا میں مگن۔ غضب خدا کا، اتنی اچھی لڑکی مگر تمہیں تو پرواہ ہی نہیں۔" تانیہ بیگم نے اپنا غصے نکالا۔

"توبہ ماما آپ تو پولیس والوں کے پیچھے لگی رہتیں ہیں۔ اتنے خوبرو تو ہوتے ہیں۔" وہ شوخی سے بولا۔ تو تانیہ نے اسے گھورا۔

"اچھا اب پوچھ تو رہا ہوں اس ملکہ عالیہ کا، آخر بات کیا ہے۔" تانیہ نے پھر اسے سارا قصہ سنایا تھا۔

جو سلوک اسکی دادی اور تائی لوگوں نے ان کے ساتھ دوار کھا تھا۔ کچھ صلحہ بیگم کو ناپسند کرتی تھیں سب تو اسکی بچیوں کو ہمیشہ پیچھے رکھا جاتا تھا۔ ان کو بالکل اہمیت نہ دی جاتی تھی، بیٹا نہ ہونے کا قصور بھی ان تینوں کے حصے میں ہی آیا تھا۔ اور اب جاب کرنے پہ جن الزامات کا سے سامنا کرنا پڑا تھا۔ اور اب تو اسکی زندگی کا فیصلہ بھی کسی اور کے عمل کی بدولت ہوا تھا۔

اس قصے کے بعد ابان نے فون پہ خود بھی صلحہ ممانی سے رابطہ بحال کیا تھا۔ ماموں سے بات تو نہ کی تھی ابھی۔ وہ رانیہ کا ذکر کرتیں تو رو پڑتی تھیں۔ ابان کا دل کٹ جاتا تھا مگر نہ تو قصور رانیہ کا تھا نہ ممانی کا۔ سو وہ کچھ سوچ کے کچھ عرصے کے لئیے مطمئن ہو گیا تھا۔

آفس میں تھا جب افراز اس کے کمرے میں آیا اس کے ہاتھ میں کچھ فائلز تھیں۔

"یہ لو سارا ڈیٹا میں نے ارینج کر دیا ہے۔ اس میں قربان شاہ کے بارے میں ڈیٹیلز ہیں۔" افراز نے فائل اس کی طرف بڑھائیں۔

"شکریہ یار اتنی محنت کے بعد یہ ڈیٹا اکھٹا ہوا ہے۔ ویسے قربان شاہ کافی شاطر انسان ہے۔ اس نے غلط کام بھی نہایت چلاکی سے کئے ہیں کہ کوئی اس تک نہ پہنچ سکے"۔ ابان بولا تھا۔

" ٹھیک کہہ رہے ہو تم وہ بہت خطرناک مجرم ہے ابان۔ تمہیں ذرا احتیاط سے۔" افراز کو اس کی فکر ہوتی تھی کیونکہ بہت کرپٹ انسان تھا۔

" یو ڈونٹ وری بڈی! میں بس مناسب وقت کے انتظار میں ہوں، ڈائریکٹ اس پہ وار نہیں کرنا چاہتا ورنہ پھر وہ کسی نہ کسی طریقے سے خود کو انوسنٹ ثابت کر دے گا۔ میں اس کے خلاف ابھی ثبوت جمع کر رہا ہوں"۔ ابان کی آنکھوں میں سختیاں تھیں۔

"ہم۔۔ انشااللہ۔ اللہ تمہاری مدد کرے۔ چلو اب میں نکلتا ہوں"۔ افراز اس سے کہتا ہوا باہر نکل گیا اور وہ فائل چیک کرنے لگ گیا۔

تبھی اسکا سیل بجا۔ اس نے نمبر دیکھے بغیر اٹھایا۔

"ہیلو ایس۔ پی ابان حسن سپیکنگ"۔ ابان کی آواز گونجی۔

" جیتے رہو میرے بچے۔" صلحہ بیگم نے خوشی سے کہا۔

" اوہ ممانی۔ اسلام و علیکم کیسی ہیں؟" ابان ان کی آواز سن کے بولا۔

http://primenovels.blogspot.com/

" ہاں بیٹا اللہ کا شکر ہے، تم سناؤ۔ " وہ خوشی سے بولی۔

" جی الحمد اللہ۔ ماموں کیسے ہیں؟" ابان نے طاہر صاحب کے بارے میں پوچھا۔

" ہاں ٹھیک ہیں وہ بھی۔ رانیہ کیسی ہے؟" اس دشمن جان کے نام پر ابان کا دل دھڑکا تھا۔ غصہ تو شدید تھا، پر وہ اپنے رویوں پہ خود حیران تھا جو اسکو سخت الفاظ سے اب مخاطب نہ کر پاتا تھا۔

" ٹھیک ہے وہ بھی۔ شیرنی ہے وہ پوری، انکی آپ ٹینشن نہ لیا کریں۔ " ابان نے صلحہ بیگم کو خوش کرنے کو بولا۔

" تنگ تو نہیں کرتی میری بیٹی؟" انہوں نے بھی شرارت سے پوچھا۔

" ہائے ممانی پوچھیں مت۔ وہ آپکی بیٹی چلتی پھرتی آفت ہیں۔ ادھر انکو کچھ کہہ دو ادھر انکا شکایت نامہ شروع ہو جاتا ہے۔ " ابان نے یہ سب صلحہ کے خیال سے کہہ رہا تھا۔

" ارے ارے میرے سامنے ہی تم میری بیٹی کی برائی کر رہے ہو۔ " وہ مصنوعی غصے سے بولی۔

" مذاق کر رہا ہوں ممانی۔ آپ فکر مت کیا کریں، وہ ٹھیک ہے۔ آپ اپنا اور ماموں کا خیال رکھا کریں۔ " ابان نے ان سے کہا۔

" فکر کیسے نہ کروں، اولاد ہے میری۔ ابان میں اسکی آواز کو ترس گئی ہوں۔ " وہ کہتے ہی رو پڑیں۔

"کیا کروں اس لڑکی کا؟" ابان کو دکھ ہوا تو دل میں سوچا۔

"اللہ پر بھروسہ رکھیں، سب ٹھیک ہو جائے گا"۔ ابان نے انکو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"ابان بیٹا! وہ نادان ہے، جلد باز ہے، بہت جذباتی ہے۔ اگر تمہارے ساتھ کوئی اونچ نیچ کر دے تو بیٹا اس کا ساتھ کبھی نہ چھوڑنا، میں اس کے رویے کی معافی مانگ لونگی تم سے۔"

ابان ان کے ڈر سن کے تاسف سے بولا۔

"ممانی کیسی باتیں کر رہی ہیں، مجھے گناہ گار مت کریں، آپ ہماری بڑی ہیں۔ اور آپ لوگوں نے جو فیصلہ کیا ہماری بہتری کے لیئے ہی کیا۔ آپ ان فکروں میں مت پڑیں"۔ اب ان کو کیا بتاتا کہ انکی لاڈلی کے کیا خیالات ہیں اور علیحدگی پہ کیا پلاننگ ہے اسکی۔

"ابان وہ بچپن سے ہی پیار کی ترسی اور رویوں کی ماری ہوئی ہے، یوں وہ خود سر بنتی گئی۔ میں بھی مجبور تھی اپنی بچی کے لئے کچھ نہ کر سکی، یوں شاید تمہارے ساتھ بھی ناانصافی ہو گئی۔ اب اللہ کے بعد تمہارا سہارا ہے بچے"۔ وہ سسکتی ہوئی بولیں تھیں۔

"ممانی اب میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گا، جب بیٹا بولا ہے تو یقین بھی کریں، میں آپ کا مان نہیں توڑوں گا"۔ ابان بے خبری میں اس رشتے کا اقرار کر رہا تھا۔ اور عہد باندھ رہا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"اپنا خیال رکھنا بیٹا۔ خدا خوش رکھے سدا"۔ ممانی نے دعائیں دیتے فون بند کیا۔

"رانیہ ابان حسن! آج آپ کی ذات کا معمہ بھی حل ہوا۔ ابان حسن سے جان چھڑوانا مشکل ہی نہیں نا ممکن بھی ہے مسز"۔ وہ اس کے خیال سے مخاطب ہوا تھا۔

تو جواباً رانیہ نے جو آنکھیں اسکو دکھائیں تھیں وہ ہنس پڑا تھا۔

"شیرنی!" وہ بڑبڑایا۔

"آصف میں تمہیں ٹیکسٹ کیا ہے۔ اس فیکٹری اور اونر کے بارے میں ساری ڈیٹیلز چاہیے۔" ابان نے اسپکٹر آصف کو کہا۔

"مگر سر فی الحال تو آپکا فوکس قربان شاہ تھا۔" آصف نے کنفیوز ہوتے پوچھا۔

"قربان شاہ کو اور موقع دے رہا ہوں۔ یہ کیس بھی اہم ہے۔ یونیورسٹیز میں جو منشیات فروخت کی جا رہی ہیں مجھے اس میں سارا ہاتھ اس فیکٹری اونر کا لگ رہا ہے۔" جتنا تیزی سے ابان کا ہاتھ گلوب گھومنے میں چل رہا تھا اس سے دوگنی تیزی سے اسکا دماغ چل رہا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"قربان شاہ پرانا کھلاڑی ہے، اسکو قابو میں کرنے کے لیے ہمیں مضبوط جال تیار کرنا ہے۔ میں فی الحال اس سے دور رہنا چاہتا ہوں۔ کہ اسے لگے میرا دھیان اس سے ہٹ گیا ہے۔ ڈو۔ یو۔ نو۔ شیر جتنی دور سے آ کے شکار کو پنجہ مارے اتنا ہی کامیاب ہوتا ہے شکار میں۔" اس نے ذو معنی سے کہا تھا۔

آصف اسکی بات سمجھ گیا تھا۔

"ایسا ہی ہو گا سر۔" وہ بھی جذبے سے بولا۔ وہ بھی ایک ایماندار انسان تھا۔

"جی میں آپکو جلد ہی ڈیٹیلز دیتا ہوں۔"

-7

وہ آفس سے واپس گھر آیا تو ردا اور رانیہ کو کسی بات پہ الجھے دیکھا۔ رانیہ ردا کے پیچھے بھاگی ردا تو آنکھ بچا کے نکل گئی مگر رانیہ کا وجود ابان سے ٹکرا گیا۔

" آنکھیں کدھر ہیں آپ کی؟" وہ مصنوعی غصے سے بولا۔ اس تلخ کلامی کے بعد وہ آج مخاطب ہو رہا تھا۔ اس کے بارے میں سب کچھ جان لینے کے بعد اب وہ جھنجھلاہٹ نہ تھی اور جذبات نے جگہ لی تھی مگر رانیہ کو تنگ کیے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔

" سوری وہ میں". رانیہ اس کے لہجے پہ ہرٹ ہوتے ہوتے بولی۔ ابھی بھی غصے میں ہے۔

وہ اگے بڑھ گیا۔ رانیہ بھی اس کے ساتھ ہوئی۔

" آپ کا زخم کیسا ہے اب؟" رانیہ نے ڈرتے ڈرتے آج آخر پوچھ لیا۔

"کیوں؟ آپ ڈاکٹر ہیں؟" پھر ابان کا وہ ہی سرد لہجہ تھا۔ رانیہ کو بھی غصہ آیا مگر دبا گئی۔ آخر کو پہلے بھی اس کی ہی غلطی تھی۔

" بھلے ڈاکٹر نہیں ہوں مگر ایک انسان ہونے کے ناطے میرا فرض ہے"۔

ابان نے سوال کیا جو صوفے پہ بیٹھ چکا تھا۔ ابان نے رانیہ کا ہاتھ کھینچ کے اس کو اپنی طرف کیا جو اگر اس کے سینے پہ ہاتھ نہ رکھتی تو سیدھی اس کے سینے پہ جا گرتی۔

" آج کل آپ اس پولیس والے پہ زیادہ نہیں مہربانیاں کر رہی محترمہ؟" دونوں کے چہرے ایک دوسرے کے بالکل آمنے سامنے تھے۔ رانیہ تو حیران رہ گئی تھی اس سچویشن پہ۔

" نہیں میں تو بس ویسے ہی"۔ رانیہ نے بے ربط بولتے ہوئے کہا۔ اس نزدیکی پہ وہ خود گھبراہٹ کا شکار تھی۔ اور ابان کو تو اس کو تنگ کرنے میں لطف آرہا تھا۔ رانیہ نے خود کو چھڑانے کی کوشش کی جو ہاتھ اب ابان کی گرفت میں تھے۔

"اب پوچھا ہے تو پورا حال سن لیں اس بیمار کا"۔ ابان

http://primenovels.blogspot.com/

نے اس کی گالوں پہ پھیلتی سرخی کو دیکھ کے پوچھا۔

" آپ کو بس میری شرافت ہضم نہیں ہو رہی۔" رانیہ نے اپنی اندورنی کیفیت پہ قابو پانے کے لیئے اپنے ازلی موڈ میں کہا۔

" مجھے تو لگا تھا آپ ناراض ہیں مجھ سے چلیں یہ تو پتہ چلا کہ آپ ناراض نہیں"۔رانیہ نے اسکا دھیان اب ہٹا دیا تھا۔ماحول کا سحر ختم ہوا تھا کچھ تو ایک اور سوال ہوا۔

" میرے خیال میں اس بارے میں ابھی نہ ہی بات کی جائے تو بہتر ہے۔" ابان نے سنجیدگی سے کہا تو رانیہ نے بھی بات بدلی۔

" کھانا لگاؤں آپ کے لیئے؟"رانیہ نے پوچھا۔

" جی میں فریش ہو کے آتا ہوں۔" ابان کہتے ہوئے اندر بڑھ گیا اور رانیہ نے کچن کا رخ کیا۔

لیپ ٹاپ پہ بزی تھا جب اسکو کال آئی تھی۔

" یس ایس۔پی ابان سپیکنگ!" ابان نے کہا۔دوسری طرف پولیس انسپیکٹر آصف تھا۔

"سر آپ کا شک ٹھیک نکلا،اس فیکٹری میں کھلونوں کی فروخت کے ساتھ ساتھ بڑی مقدار میں منشیات بھی فروخت ہو رہی ہے"۔انسپکٹر آصف نے بتایا۔

"اور یہاں سے ہی ڈرگز سٹوڈنٹس کو دی جا رہی ہیں۔" آصف نے مزید آگاہ کیا۔

"مجھے پہلے ہی شک تھا۔ او کے تم سیٹھ ہاشم پہ نظر رکھو، کب وہ فیکٹری میں جاتا ہے اور وہاں کن کن لوگوں سے ملتے ہیں۔ اور ان سے ملنے والے لوگوں میں کون کون ہے۔ مجھے سب کا بیک گرونڈ چاہیئے"۔ ابان نے اسے مصروف انداز میں کہا۔

"یس سر"۔ آصف نے کہا اور کال بند ہو گئی۔

"جمشید مجھے سیٹھ ہاشم والی فائل کے ساتھ ملو۔ اور ٹیم کو بھی الرٹ رہنے کا بولو، کسی بھی وقت ایکشن لے سکتے ہیں"۔ ابان نے کہا تھا

رانیہ جب کھانا لے کے آئی تو سیل پہ بزی تھا۔

"بس سیل اور لیپ ٹاپ میں گھسے رہتے ہیں۔ اور تو دنیا میں کوئی کام ہی نہیں۔" رانیہ نے کڑھ کے سوچا۔

تانیہ بیگم صوفے پہ بیٹھیں تھیں، رانیہ وہاں آئی تو ان کو اداس بیٹھے دیکھا۔ ردا بھی پاس ہی تھی جو ٹی۔ وی دیکھ رہی تھی۔ رانیہ نے ان کی غائب دماغی نوٹ کی تو پوچھ ہی لیا۔

" پھپو کیا بات ہے آپ پریشان لگ رہی ہیں؟" رانیہ نے ان کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

" پتہ نہیں کیا بات ہے میں بھی پوچھ رہی ہوں۔" ردا نے کہا۔

" بیٹا وہ رات کو ردا کی تائی امی کا فون آیا تھا۔" انہوں نے رانیہ سے کہا۔

" تو اس میں فکر والی کیا بات ہے؟" رانیہ نے نا سمجھی سے کہا تو ردا کے کان کھڑے ہو گئے تھے.

" دراصل وہ چاہتی ہیں کہ اپنے چھوٹے بیٹے زین کے لئیے ردا کا ہاتھ مانگیں۔" ردا کو لگا تھا اس کے سر پے چھت آن گری ہو۔

" تو یہ تو اچھی بات ہوئی ناں تو ہماری ردا اتنی بڑی ہو گئی ہے ناں۔"

رانیہ نے شرارت سے اسے دیکھتے کہا تو اس کے چہرے پہ اور ہی رنگ تھے، وہ اٹھ کے اندر چلی گئی رانیہ نے اسے جاتے دیکھا تھا۔

ابان نے اپنی ٹیم کو میٹنگ کے لیے بلایا تھا۔

"سیٹھ ہاشم سے ملنے والوں کا بیک گرونڈ بھی کرمینل ہی ہے۔ صرف کچھ لوگ ہیں جو صرف اس کمپنی کی پروڈکٹس استعمال کرتے ہیں۔ پروڈکٹس کے ساتھ ساتھ یہ کام بھی وہاں کیا جا رہا ہے۔ باقی نا تو وہاں وہ پرڈکٹس خریدنے جاتے ہیں بلکہ اس کی آڑ میں منشیات کی فروخت کا بازار گرم کر رکھا ہے"۔ ابان سب کو

http://primenovels.blogspot.com/

بریف کر رہا تھا۔ "اور یہ یونیورسٹی میں فروخت کی جا رہی ہے اور ہماری نسل کو تباہ کرنے کی پلاننگ کی جا رہی ہے"

"یس سر اور ان سب کے پیچھے بھی کسی اثر رسوخ والے بندوں کا ہاتھ ہے جن کی ساکھ بظاہر معاشرے میں اچھی ہے۔ اور وہ کام اس طریقے سے کرتے ہیں کہ کوئی ان پر شک نہیں کر سکتا"۔ ٹیم میں سے ایک نے اظہار خیال کیا۔

" چاہے کتنے ہی مضبوط انسان کیوں نا ہوں ہمیں اپنی طاقت اور فرض کا احساس ہونا چاہیئے کیونکہ اگر ہم خلوص اور پورے دل سے اپنے فرض کی ادائیگی کریں گے تو کسی بھی اچھا بیک گرونڈ رکھنے والے میں۔۔۔

اتنی ہمت نہ ہو گی کہ ہمیں یا ہمارے ملک کو یوں تباہ کرے۔ ابان نے جذبے میں کہا۔

" مجھے اس بات کا باخوبی علم ہے کہ ہمارے ادارے میں کالی بھیڑیں قابض ہیں۔ مگر ہمیں ان کو کیسے قابو کرنا ہے اور ان کے چنگل سے اپنے وطن کو کیسے نکالنا ہے وہ ہمیں پتہ ہونا چاہیے۔

جب ہم نے اس فورس کو جوائن کیا تھا تو ہمارا ایک عزم تھا کہ اپنی جانوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہمیں اس وطن کی دن رات خدمت کرنی ہے اس کی حفاظت کرنی ہے مگر وہ عزم کم ہو رہا ہے کیوں... کیونکہ زیادہ

لوگ کہتے ہی ادارے میں کرپٹ لوگ آ چکے ہیں۔ تو یاد رکھیں لوگوں سے ادارے بنتے ہیں۔ خود کو جانیں۔ اپنی عزم کو زندہ رکھیں۔ "ابان جوانوں کے لہو کو گرما رہا تھا۔

"آج کل لوگ

"تو بولیں کون ساتھ دے گا میرا اس جنگ میں. " زبان نے سب سے کہا تو وہاں ایک آواز گونجی تھی۔

" پاکستان زندہ باد! " سب کے چہروں پہ اس جذبہ ایک عزم اور ایک سکون تھا۔

" ہمارے ملک کو اس ٹائم ایک مخلص قیادت اور فورس کی ضرورت ہے۔ جو دشمن عناصر کو جڑ سے اکھاڑ دے۔ ہمارے ملک کو اشد ضرورت ہے۔ کو super cop ایک

کیا آپ اس مشن میں میرے ساتھ ہیں؟" ایک اور عہد لینا چاہ رہا تھا وہ۔

" یس۔" ایک کورس میں آواز گونجی تھی۔

" بھابی مجھے اس سے شادی نہیں کرنی میرا دل نہیں مانتا بلکہ مجھے کسی سے بھی شادی نہیں کرنی۔" ردا نے کہا۔

" اچھا اچھا اس سے شادی نہیں کرتے پر شادی تو کرنی ہے ناں کوئی تو وجہ ہو گی ناں بتاؤ مجھے " رانیہ نے کہا۔

" بھابی کوئی وجہ نہیں ہے بس مجھے یہ شادی نہیں کرنی۔" ساتھ ہی ردا نے پھر رونا شروع کر دیا۔

" اچھا ٹھیک ہے تم رو مت میری جان"۔ رانیہ نے اسے چپ کراتے ہوئے کہا۔ اب وہ واقعی پریشان ہو گئی تھی۔

شام میں ابان تانیہ بیگم کے کمرے میں تھا۔ اسی پرپوزل کے سلسلے میں بات ہو رہی تھی۔ رانیہ ان کو چائے دے کے کمرے میں آ گئی وہ ردا کے انکار میں الجھی ہوئی تھی۔

جب رانیہ کا سیل بج اٹھا، افراز کی کال تھی، وہ کبھی کبھی ہی اسکو کال کرتا تھا۔ وہ عادتاً بہت اچھا تھا اور رانیہ کو بہت اچھا لگا تھا، زندہ دل انسان تھا۔

" اسلام و علیکم! افراز بھائی کیسے ہیں؟" رانیہ نے پوچھا تھا۔

" وعلیکم اسلام! ٹھیک ہوں میں بھابی اور آپ سنائیں۔" وہ بھی جواباً خوشدلی سے بولا تھا۔

" جی شکر ہے اللہ کا" رانیہ بولی تھی۔

" بھابی آپ کے صاحب بہادر کہاں ہیں؟ کب سے کال کر رہا ہوں وہ اٹھا ہی نہیں رہا۔" افراز نے کال کی وجہ بتائی تھی۔

" وہ تو کمرے میں نہیں ہیں شاید کمرے میں ہو انکا سیل سائیلنٹ پے ہو گا اسی لیئے مجھے بھی پتہ نہیں چلا" رانیہ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اسکو کہا تھا۔

" ہے کہاں وہ؟" افراز نے پوچھا تھا.

" وہ تو پھپھو اور انکل کے روم میں ہیں وہ دراصل ردا کا پروپوزل آیا ہے تو اس سلسلے میں بات کر رہے ہیں۔ کوئی ضروری کام ہے تو بلا دوں،" رانیہ کی وجہ نے اس پہ بجلیاں گرا دی تھیں۔

" کیا ردا کا؟ مگر کیوں؟ میرا مطلب۔۔۔" افراز نے اونچی آواز میں پوچھا تھا۔ رانیہ نے اس کے رد عمل پہ چونکی تھی۔

" مطلب کہ ہم اس کی شادی کرنے لگے ہیں۔ ردا کی تائی امی کے بیٹے کا پرپوزل آیا ہے۔" رانیہ کو کچھ کچھ سمجھ میں آیا تو مزید بولی۔

" مگر کیوں؟ اتنی جلدی بھی کیا ہے؟ ابھی تو وہ پڑھ رہی ہے۔" افراز کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کر دے۔

" ہے تو شادی تو کرنی ہیں ناں۔ ابھی تو اچھا رشتہ آگیا ہے، وہ لڑکا بھی اچھا ہے." رانیہ کو بات سمجھ میں آگئی تھی، تو اب اس سے مزید بات اگلوانے کو ذو معنی بولی۔

"تو پھر کیا اچھے لڑکوں کی کال پڑ جانی ہے. بھابھی آپ کچھ بھی کر کے یہ شادی نہ ہونے دیں۔ آپ سمجھنے کی کوشش کریں۔" افراز پریشانی میں بول گیا تھا۔ رانیہ کو اس کی حالت نے مزہ دیا تھا۔

"کیا پتہ پڑ جائے۔ کوئی گارنٹی تھوڑی ناں ہے۔" رانیہ نے کہا تھا۔

"میں جب تک زندہ ہوں تو گارنٹی ہی گارنٹی ہے۔ میں آپ کو اچھا لڑکا نہیں لگتا کیا؟ افف آپ دونوں میاں بیوی کی نزدیک کی نظر خراب ہے جو میں نظر نہیں آرہا۔" افراز اب یہ موقع کھو کے اور دیر نہیں کرنا چاہتا تھا۔

" اچھا تو یہ ماجرا ہے۔ پوری بات بتانا پسند کریں گے افراز بھائی۔ اور کیا ردا کو پتا ہے؟" رانیہ اب ساری بات جاننا چاہ رہی تھی۔

" وہ تو سدا کی بیوقوف ہے۔ اس کو بتا کے میں نے مرنا تھا کیا۔" افراز نے جلی کٹی کہی تھی۔ رانیہ بھی ہنس پڑی۔

http://primenovels.blogspot.com/

" ابان اور میری دوستی پرانی ہے، میں جب ردا کو دیکھا تھا تو مجھے یہ بہت اچھی لگی تھی، پھر پتہ نہیں کب مجھے بے حد اچھی لگنے لگ گئی کہ میں اس سے پیار کر بیٹھا۔"

" مگر بھابی نہ تو اس میں کوئی ہوس تھی نہ ملاوٹ میرے دوست کی عزت ہے ردا تو میری بھی عزت تھی، پھر اسکا مقام میری نظر میں اور بھی بڑھ گیا تھا۔ مگر فی الحال میں ابان کی دوستی کی وجہ سے مناسب موقع کے انتظار میں تھا کہ ابان کچھ غلط نہ سوچ لے میرے بارے میں۔" افراز نے اسے اپنی اب تک کی خاموشی کی اصل وجہ بتائی۔

" تو ٹھیک ہے آپ اپنے گھر والوں کو بھیجیں اس سے پہلے کہ مزید دیر ہو جائے مگر اس سے پہلے مجھے گھر بات کر لینے دیں"۔ رانیہ نے افراز سے کہا۔

" پلیز بھابی! مجھے جواب ہاں میں چاہیے، میں آپ کی کال کا انتظار کرونگا۔" افراز نے کہتے کال بند کر دی تھی۔ رانیہ اب سوچ میں تھی کہ ابان سے کیسے بات کرے۔ کچھ دیر بعد ابان کمرے میں آیا تھا۔

خود کو تجھ میں چھپالوں

بس آخری میری چاہت۔۔

http://primenovels.blogspot.com/

رانیہ کو دیکھ کے دل مچلا مگر چپ چاپ اسٹڈی کی طرف رخ کیا۔ وہ جو سٹڈی کی طرف جانے لگا تھا رانیہ نے اسے روکا۔

" ابان! بات سنیں۔" رانیہ نے ابان کے دل کی بات کی تو فوراً رخ موڑ کے کھڑا ہو گیا۔

" جی کہیں، آج لوگوں کو ہم سے کیا کام پڑ گیا ہے؟" ابان نے کہا۔

" ابان آپ سیدھی بات نہیں کر سکتے کیا"۔ رانیہ کا دماغ پہلے ہی الجھا ہوا تھا۔

" اگر سیدھی باتیں میں کرنے لگ گیا تو بھی آپ اعتراض کریں گی کہ ابان کیسی باتیں کر رہے ہیں۔" ابان نے اس کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

" جائیں، مجھے آپ سے بات نہیں کرنی۔" رانیہ کہتے ہوئے رخ موڑ کے جانے لگی تھی۔

ابان نے اسے بازو سے پکڑ کے خود کی طرف کھینچا تو سیدھی اس کی طرف کھنچی چلی آئی۔ اس نے بروقت ابان کے کندھوں پر ہاتھ رکھے تھے۔

" نہ تم چاہتی ہو سیدھی بات کروں نہ ذو معنی، تو کیا پھر کروں"۔ ابان نے اس کے نزدیک ہوتے ہوئے پوچھا تھا۔ رانیہ بری پھنسی تھی۔

" لوگ اس لیئے آپ کو نہیں بلاتے کیونکہ آپ بات کہیں سے کہیں لے جاتے ہیں"۔ رانیہ نے ماحول کا اثر کم کرنے کو اس سے دور ہوتے کہا تھا۔

" وہ لوگ ان باتوں کو سمجھیں تو انکو خود پتہ چل جائے گا بات کہاں سے کہاں چلی گئی ہے۔" ابان نے سرگوشی کی اس کے کان میں۔

" ابان مجھے کام کی بات کرنی ہے۔" رانیہ نے اسکو گھور کے کہا تھا۔

" میں بھی کام کی بات ہی کر رہا ہوں۔" ابان کو ذرا بھی اثر نہ ہوا تھا۔

" اچھا بولو اب کیا نئی کارستانی دماغ میں آسمائی ہے۔" ابان نے اس چڑتے ہوئے دیکھ کے پوچھا تھا۔ ابان اب صوفے پہ بیٹھ گیا تھا۔

" آپ کو ردا کا جو پرپوزل آیا ہے۔ وہ کیسا لگا؟" ابان سے پوچھا۔

" بہت اچھا ہے، میں ماما کو ان کو ہاں بولنے کا کہہ دیا ہے۔ بہت اچھی پوسٹ پہ ہے وہ لڑکا اور اچھا بھی ہے"۔ ابان نے اسکو مطلع کیا۔ "کیوں کیا بات ہے؟" ابان نے رانیہ سے پوچھا۔

" نہیں میں تو ویسے ہی پوچھ رہی تھی"۔ ابان کو بولا۔

" اگر ڈائریکٹ بات اس کڑوے کریلے سے کر دی تو انہوں نے مجھے کچا چبا جانا ہے"۔ وہ بڑبڑائی۔

http://primenovels.blogspot.com/

" اونچا بولیں مجھے الہام نہیں ہوتا"۔ ابان نے اس سے پوچھا۔

" اگر آپکو میرے خیالات کا پتہ چل جائے تو یقیناً مجھے آپ سزا موت سنائیں"۔ وہ پھر بڑبڑائی۔

" آپکو واقعی ہی شوق ہے کہ میں آپ کے پاس آؤں. یوں آہستہ آہستہ بول کے آپ مجھے مجبور کرتی ہیں کہ میں پاس آؤں اور پھر آپ کی شکایات نہیں ختم ہونی"۔ ابان چلتا اسکے پاس آیا اور شرارت سے بولا۔

اس کی باتوں سے رانیہ بلش ہو رہی تھی۔

" نہیں میں تو صرف یہ کہہ رہی تھی، جائیں، اب میں نے سونا ہے"۔ رانیہ نے بے دھیانی میں کہا۔

" تو میں کونسا آپ کو تنگ کر رہا ہوں۔" مقابل بھی ابان تھا۔

رانیہ پلٹ کے چلی گئی تھی کہ اس سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے وہ بات سے بات بڑھا رہا تھا۔

بقول رانیہ کے

" آج کل اس کی آنکھیں رانیہ کا ایکسرے کرتی تھیں۔"

ابان رانیہ کی حرکتوں کو دیکھ رہا تھا، اس کے چہرے سے نظریں ہٹانے کو دل نہیں کر رہا تھا۔

" کیا چیز ہیں مسز ابان حسن آپ؟" وہ خود سے مخاطب ہوا اور سٹڈی میں چلا گیا۔

اگلے دن ابان کی قیادت میں فیکٹری میں ریڈ کیا گیا تھا۔ جس میں سیٹھ ہاشم کے بندوں نے پولیس کے ساتھ بھرپور کاروائی کی لیکن نوجوانوں کا عزم کم نہ ہوا تھا۔

کاروائی میں بھاری مقدار میں اسلحہ اور منشیات بر آمد ہوئی تھی۔ اور دو نوجوان زخمی ہوئے تھے۔ ابان کو بھی چوٹیں آئی تھیں مگر پرواہ کس کو تھی۔ وہ اس کیس پہ مسلسل کام کر رہا تھا دن رات کی پرواہ کیئے بغیر۔

بقول ابان کے کہ

"ان سے جو درد اس کو ملتا ہے وہ اسے دھرتی کی خدمت میں اور اکساتا ہے۔ اس درد سے اس کو ایک سکون ملتا ہے"۔

" سر ڈی۔ آئی۔ جی صاحب نے کل اسی یونیورسٹی میں کانفرنس رکھی ہے اور آپ کو وہاں جانا ہے تو آپ جا کے اب آرام کریں میں دیکھ لیتا ہوں یہاں سب"۔ آصف نے اپنی زیر نگرانی کام کرواتے اس محب وطن سے کہا۔

http://primenovels.blogspot.com/

" ہمم۔۔بس اپنی ٹیم کو روانہ کر کے میں بھی نکلتا ہوں تم مجھے کانفرنس کی ٹائمنگ اور دوسری انفارمیشن میل کروادینا"۔ابان نے کہا۔

ابان ابھی اپنے آفس میں آ کے فریش ہوا ہی تھا کہ اسکا موبائل بجا۔

پرائیوٹ نمبر تھا اس نے حیران ہو کے کال اٹھائی۔تو مقابل کی آواز سن کے وہ اس کی تکلیف جان کر مسکرا اٹھا۔

" ایس۔پی ابان تم نے اچھا نہیں کیا مجھ سے ٹکر لے کر تمہیں پتہ نہیں ہے کیا چیز ہوں میں"۔سیٹھ ہاشم کی آواز میں غصہ تھا۔

" میں خوب جانتا ہوں تم ایک کرپٹ انسان ہو،غدار ہو وطن کے،اور تم جیسوں کو میں ٹھکانے لگانا خوب جانتا ہوں"۔ابان نے جوس کا گلاس منہ سے لگاتے ہوئے کہا۔

" دیکھو تمہارا ابھی نیا نیا جوش ہے۔ابھی تمہیں جوائن کیے ٹائم ہی کتنا ہوا ہے۔" سیٹھ ہاشم نے کہا۔

" ہاہا. مجھے تمہاری حالت کا اندازہ ہو رہا ہے ویسے۔اور تمہاری انفارمیشن کے لیے بتادوں مجھے فورس جوائن کیے ایک سال ہو گیا ہے۔مگر اس وطن کی حفاظت کا عزم اور جوش اسی دن آ گیا تھا جب مجھے اس

دنیا کو جاننے کی ہوش آئی تھی۔ سو یہ جوش نہ ختم ہو گا اور نہ کم بلکہ زیادہ ہو گا۔" ابان کے لہجے میں دھاڑ تھی.

" دیکھو ایک ڈیل کرتے ہیں نہ تمہارا نقصان ہو نہ میرا۔ قیمت بتاؤ اپنی۔" سیٹھ ہاشم نے آخری حربہ آزمایا۔

" تو سنو ایس پی ابان حسن بکاؤ نہیں ہے سمجھا تو۔ اور میری قیمت تم جیسے ہزاروں کرپٹ انسانوں کی سزا موت ہے جو اس وطن کی جڑوں کو کمزور کر رہے ہیں۔" ابان نے دھاڑتے کہا۔" اور میں اپنے کام خود کرنے کا عادی ہوں۔ اور یہ قیمت بھی میں اپنے زورِ بازو پہ وصول کر لوں گا۔"

-8

رانیہ نے افراز کو کہہ کے اسکی بڑی بہن کی بات تانیہ بیگم سے اور حسن صاحب سے کروادی تھی۔ انہوں نے ردا کا ہاتھ مانگا تھا۔ دونوں فیملیاں ایک دوسرے کو جانتے تو پہلے ہی تھیں۔

وہ اس بات سے متفق لگے تھے۔ ردا سے وہ بات کر چکی تھی۔

" ردا تمہارے لیئے میری نظر میں ایک اور لڑکا ہے اگر کہو تو کروں بات؟" رانیہ کو کچھ اندازہ ہو گیا تھا ردا کے دل کی بات کا تو سوچا پوچھ لے۔ اسے بڑوں سے بھی تو بات کرنی تھی۔

" کیا آپ لوگ میری شادی کے پیچھے پڑ گئے ہیں مجھے نہیں کرنی شادی۔" وہ بری طرح چڑی تھی۔

" چاہے لڑکا افراز بھائی ہی کیوں نہ ہو؟" رانیہ نے بم پھوڑا۔

" نہیں۔۔۔۔ کیا۔" ردا جلدی میں بولی بعد میں جب سمجھ آئی تو چونک گئی۔

" جی ہاں مجنوں نے کل سارے اقرار کئے ہیں۔" رانیہ نے اسے چھیڑا۔

" کیا؟ انہوں نے آپ کو کیا کہا؟" ردا کو اچھنبا ہوا تو رانیہ نے ساری داستان سنادی تھی۔

" تو کروں بات اب کہ رہنے دوں؟" رانیہ نے شرارت سے کہا۔

" جیسے آپ کی مرضی۔" ردا نے شرماتے ہوئے کہا اور باہر بھاگ گئی رانیہ بھی اسکی خوشی دیکھ کے نہال ہو گئی۔ اب بڑوں سے بات کرنا رہ گئی تھی۔

جب بات ابان صاحب کے کورٹ میں گئی تو وہ تو اچھل پڑا تھا۔ کمرے میں سوائے ردا کے سب گھر والے تھے۔ عائز، رانیہ، تانیہ بیگم، حسن صاحب اور ابان۔

" یہ بیٹھے بیٹھے آپ کے دماغ میں کیا آسمایا ہے۔ ماما بابا آپ ہر گز ان کی بات نہ مانیں". ابان کو سخت غصہ آیا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"کیوں نہ مانیں۔اس میں آخر برائی کیا ہے؟"رانیہ کو بھی غصہ آیا تھا۔

"کیونکہ میں اس چیز کا قائل نہیں ہوں۔ بھلا یہ کیا تک ہوئی۔وہ میرا اچھا دوست ہے تو اس کو اچھا دوست رہنے دیں"۔ابان کی الگ ہی تان تھی۔

"کل کو اگر دونوں کی شادی ہو جاتی ہے تو دوستی اور بھی اچھی ہو جائے گی"۔رانیہ کو اس کی لاجک سے چڑ تھی۔

" دوستی اچھی نہیں ہو گی، رشتوں میں شادی کے بعد عجیب دور آتے ہیں۔اپنے اس چھوٹے سے دماغ کو بڑا کر کے سوچیں۔فضول سی باتوں پہ تلخ کلامی سے رشتوں میں دراڑیں آجاتی ہے۔اور میں نہیں چاہتا کہ یہ سب میری دوستی پہ اثر انداز ہو"۔ابان نے اپنی بات کہی تھی۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو قائل کرنے میں مصروف تھے باقی تینوں نفوس انکو دیکھنے میں مصروف تھے چہروں پہ دبی دبی مسکراہٹ تھی۔

" پہلی بات یہ کہ میرا دماغ چھوٹا نہیں ہے۔دوسری بات ہماری بھی شادی ہوئی ہے کون سے اثرات ہوئے ہیں"۔رانیہ صرف اور صرف اسکو قائل کرنا چاہتی تھی۔

" تو خوشگوار بھی نہیں ہیں میڈم رانیہ"۔ابان نے دوبدو کہا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

" ہاں تو اس میں کس کا قصور ہے۔ میں نے تو آپ کو کہا تھا خود بھی سکون سے رہیں اور میں بھی۔ مگر نہیں آپ کی لمبی ناک "۔ رانیہ اس وقت ارد گرد موجود لوگوں کی پرواہ کیے بغیر بول رہی تھی۔ صرف اپنی بات منوانا چاہتی تھی۔

" رانیہ! " ابان کی آواز میں تنبیہ تھی کیونکہ اسکو ارد گرد کا ہوش تھا۔

" کیا رانیہ رانیہ "۔ رانیہ کو غصہ آیا۔

یہ لڑکی اسکے اعصابوں پہ سوار ہوتی اسکو دیوانہ کر گئی تھی۔ مگر اپنی حرکتوں سے اسے غصہ بھی دلاتی تھی۔

" ماما آپ ہی ان کو سمجھائیں میری بات ان کے دماغ میں نہیں سماتی "۔ ابان نے تانیہ بیگم کو مخاطب کیا۔

" بھئی ہم تو جا رہے ہیں، آپ دونوں میاں بیوی مشاورت کر لیں مگر ذرا آرام سے۔ " حسن صاحب کہتے ہوئے تانیہ بیگم اور عائز کو باہر لے گئے۔

" نہیں بابا آرام سے نہیں پیار سے اور بھائی بھابی کی وہ والی بات بھی مان لیں۔ " عائز نے شرارت سے جاتے جاتے قہقہہ لگا کے کہا تھا تو ابان نے اسے کشن اچھال کے مارا۔ وہ تینوں ہنستے ہوئے باہر نکل گئے۔

السلام علیکم

ہمیں اپنے بلاگز (ویب سائیٹ) FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم،

آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔

آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ

کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور پیج پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

" رانیہ بتاؤ کیا لوگی سمجھنے کا؟" ابان نے اس کی بے نیازی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ رانیہ کو وہ اس وقت حد سے زیادہ پیارا لگا تھا۔

" دیکھو رانیہ! میں اپنی دوستی کو رشتہ داری میں نہیں بدل سکتا افراز کیا سوچے گا۔" ابان نے اصل بات بتائی۔

" کوئی کچھ بھی نہیں کہے گا، اس رشتے سے سب مطمئن ہیں اور پھپو زین کو لے کر مطمئن نہیں کیونکہ انکو آپ کی تائی اماں کا رویہ مطمئن نہیں ہونے دے رہا اور افراز کی ساری زندگی آپ کے سامنے ہے تو انکار کا جواز بے کار ہے۔" رانیہ نے اپنی بات میں زور ڈالا۔"اور ویسے بھی پرپوزل انکے گھر سے آیا ہے تو انکی رضامندی سے آیا ہو گا۔" اب کے بار رانیہ کی بات میں دم تھا اور سچ بھی یہ ہی تھا۔

ابان بھی بات سمجھ گیا۔ کہ پہل دوسری طرف سے ہوئی ہے۔ اور ردا بھی انکی آنکھوں کے سامنے رہے گی۔ اب اس سے کھلی بات نہیں رانیہ کر سکتی تھی۔

"ٹھیک ہے جیسے ماما اور آپ لوگ مناسب سمجھیں، میری تو بات نا ماننے کی قسم کھائی ہے آپ نے"۔

ابان کو آخر رضامند ہونا پڑا افراز میں کوئی خامی جو نہ تھی۔

رانیہ جوش سے اٹھی تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

" تھینکس میں بہت خوش ہوں"۔رانیہ کوردا کی خوشی عزیز تھی ہر حال میں۔

وہ پھر تینوں کو اندر بلا لائی تھی۔

" جی تو برخوردار پھر کیا فیصلہ ہوا؟" حسن صاحب نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں، آپ دونوں نے تو سارے کا سارا گھر ہی ان محترمہ کے سپرد کر دیا ہے تو شیرنی بنی پھرتی ہیں۔" ابان نے خفگی سے کہا تو سب کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

" کیونکہ یہ میرا گھر ہے آپ کیوں جیلس ہوتے ہیں۔" رانیہ بلند آواز میں بولی تھی

"جس سپیڈ سے محترمہ جا رہی ہیں، عنقریب انہوں نے مجھ پہ بھی قبضہ کر لینا ہے اور یوں ہی اعلان کرتی پھرے گی۔" ابان بڑبڑایا۔

" کچھ کہا آپ نے بھائی؟ " عائز نے شرارت سے پوچھا تو ابان نے گھورا۔

" اچھا پھپو! پھر میں افراز بھائی کے گھر والوں کو کال کر کے بلوا لیتی ہوں مگر سن لیں سب، یہ بات افراز بھائی کو پتہ نہ چلے، میں نے ان کو سرپرائز کرنا ہے۔" رانیہ نے اگلی بات بتائی۔

" اے خدا! ایک یہ پیس ہی میرے لئیے رہ گیا تھا۔ماما کیا بھولائی ہیں آپ میرے لئیے شاک مشین ہے یہ۔

" ابان بڑبڑاتا اٹھا تھا تو تانیہ نے اس کو گھورا۔

" اتنی اچھی تو ہے تم ناشکری نہ کرو"۔ تانیہ بیگم نے رانیہ کی بلائیں لی۔

افراز پہلے ہی رانیہ کی بات اپنی بھابی سے کروا چکا تھا تو اب رانیہ کے لئے اس بات کو افراز سے چھپا کے رکھنا آسان تھا۔

اگلے دن وہ کانفرنس میں شرکت کرنے کے لیے گیا تھا۔ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ طلبہ و طالبات کے ہاتھوں میں کارڈ تھے جس پہ الفاظ آویزاں تھے۔

" Thanks to S.p Abban"

" We Need a Super Cop "

"Super cop hero abban 👮‍♂️"

ہر ایک نے طرح طرح سے اپنے جذبات کو بیان کیا تھا۔ ابان اپنی وہائیٹ لینڈ کروزر سے نکلا تھا۔ بلیک شرٹ اور براؤن جینز میں وہ واقعی ہی

super cop hero

لگ رہا تھا۔

وہ اپنی ٹیم کے گھیرے میں ہال تک گیا تھا۔ راستے میں بھی اس کو نعروں کی گونج سنائی دیتی رہی تھی۔

"we need a super cop "

جب وہ ہال میں داخل ہوا تھا تو ہال میں موجود لڑکے لڑکیاں جوش سے چیخے تھے۔ لڑکیاں تو اس کی وجاہت دیکھ کے رہ گئی تھیں۔

اتنا پر کشش خوبرو نوجوان اور یہ جذبہ اور یہ کام کئی دل ہارے تھے آج تو۔

کانفرنس لائیو چل رہی تھی ٹی۔ وی سکرینز پہ۔

بڑی سی سکرین پہ اندر داخل ہوتے اس شخص کو دیکھ کے رانیہ کا دل دھڑکا تھا زور سے۔

ابان نے ہاتھ ہلایا تھا جواباً پھر دوسری طرف سے جوش سے جواب آیا تھا۔ ابان نے سیٹ سنبھالی تھی۔

ڈی۔ آئی۔ جی صاحب اٹھے اور ڈائس کی طرف آئے۔

" اسلام و علیکم ایوری ون۔ مائے ڈیئر سٹوڈنٹس۔ جیسے کہ آپ کو پتہ ہے کہ یہ کانفرنس کس سلسلے میں رکھی گئی ہے۔ سیٹھ ہاشم جیسے انسان کے روپ میں درندے جو ہماری نئی نسل کو تباہ کر رہے ہیں۔ مگر مجھے خوشی ہے کہ ہماری ادارے میں ایسے نوجوان ہیں جو ان جیسے لوگوں کو منہ توڑ جواب دے سکتے ہیں"۔

http://primenovels.blogspot.com/

ڈی۔ آئی۔جی صاحب کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ مگر ابان صاحب کا ذہن اس وقت کہیں اور ہی تھا۔

ہر شام آنکھوں پہ تیرا آنچل لہرائے

ہر رات یادوں کی بارات لے آئے

میں سانس لیتا ہوں تیری خوشبو آتی ہے

اک مہکا مہکا سا پیغام لاتی ہے

میرے دل کی ڈھرکن بھی تیرے گیت گاتی ہے۔

" شکر کریں میرے جیسی لڑکی مل گئی ورنہ کس نے پولیس والے کو بیٹی دینی تھی۔"

"چائے تو آپ شوگر لیس ہی پیتے ہوں گے۔زبان کی مٹھاس سے پتہ چل گیا ہے۔زہر ہی اگلتے ہیں۔"

"عائز لگتا ہے کہ سارے قابل لوگ پولیس والوں نے لے لیے ہیں باقی تو سب گھاس چرنے آئے ہیں دنیا میں۔"

" دیکھیں اس وقت میرے پاس ٹائم بالکل بھی نہیں ہے اپنا گیان کسی اور وقت دے دیجئیے گا۔"

اس کو سوچتے ہی ابان کے ہونٹ مسکرا اٹھے تھے۔

وہ تب چونکا جب اس کو ڈائس کی طرف بلایا گیا۔ وہ پر وقار چال چلتے ڈائس پہ گیا تو مجمے نے پر جوش استقبال کیا۔ مگر کسی کے دل پہ چھریاں چل رہی تھیں۔

" اسلام و علیکم! ایس۔ پی ابان حسن مخاطب ہے آپ سے، جو کام میں نے کیا ہے وہ میرا فرض تھا۔ آپ کی اتنی پذیرائی اور پیار کا شکریہ۔ آپ ہمارا مستقبل ہیں اور آپ پر بھی کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اس ملک کو لے کے۔ اس ملک کو سنوارنے میں آپ کا حصہ اور حق بھی ہے تو اس حق کو ادا کریں۔ قدم آگے بڑھائیں۔ دشمن عناصر کو ناکام کریں"۔ ابان نے اس بھرے ہال سے کہا۔

" مجھے پتہ ہے اس فورس کی ساکھ آج ہمارے معاشرے میں کیا ہے۔ اس میں بھی اس ادارے میں موجود کچھ لوگوں کا ہی قصور ہے۔ لوگ آج پولیس کے نام سے بھاگتے ہیں۔ والدین بچوں کو پولیس فورس جوائن نہیں کرنے دے رہے۔ اسکی پہچان غلط بھی ہم نے ہی کی تھی اور ٹھیک بھی ہم کریں گے۔ اپنے جذبے سچے اور کھرے رکھیں۔ کسی قیمت پہ بھی مت جھکیں۔ اپنے آپ کو اپنی طاقت کو پہچانیں۔ میں اکیلا یہ کام نہیں کر سکتا۔ میری ٹیم نے میرا ساتھ دیا مگر یہ ٹیم کم ہے ہمیں آپ کی شمولیت چاہیئے۔

دیں گے ساتھ اس مشن میں؟" ابان نے مسکراتے ہوئے جذبے سے پوچھا۔ اس بار جوش تین گنا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

" یس! پاکستان زندہ باد۔۔ مشن سپر کوپ زندہ باد"

ابان ڈائس سے ہاتھ ہلاتے ہٹا تھا۔اب سب لوگ آپس میں گفتگو کا تبادلہ کر رہے تھے اور کچھ دیر میں واپسی کے لیئے نکلے تھے۔ جیسے ہی ابان سٹیج سے اترا لڑکیوں کا رش لگ گیا۔ کوئی آٹو گراف لے رہی تھی کسی کو سیلفی کا شوق ہو رہا تھا۔

-9

وہ جھرمٹ میں تھا جب اسکا سیل بجا تھا۔اس نے "ایکسکیوزمی "بول کے سیل کو دیکھا۔تو لب بے ساختہ مسکرا اٹھا۔

"ایکسپریس کالنگ۔" یہ نام اس نے اسکی سپیڈ کو دیکھتے ہوئے ہی دو دن پہلے اپڈیٹ کیا تھا۔

یس کر کے کان کو لگایا۔

"اگر یہ چپکنے کا سیشن ختم ہو گیا ہو تو گھر آسکتے ہیں۔وہاں بھی کوئی دنیا رہتی ہے۔جن کو آپکی ضرورت ہو سکتی ہے۔" دوسری طرف سے اکتاہٹ سے بھرپور آواز گونجی تھی۔ابان محفوظ ہوا اسکے طنز پہ۔

"کونسا چپکنے والا سیشن ؟اسکو چپکنا کہتے ہیں وہ دس ہاتھ کے فاصلے پہ ہی ہیں۔" ابان نے مسکراتے ہوئے صفائی دی تھی۔تو ساتھ والے گروپ نے اسی پوز میں سیلفی بنالی۔

http://primenovels.blogspot.com/

"ایک ہاتھ کا فاصلہ بھی نہیں۔ میری بھی آنکھیں ہیں۔" رانیہ چیخ کے بولی۔

"یہ جو بلیک جیینز میں منڈلا رہی ہے، یہ کچھ زیادہ نہیں فین آپکی۔" رانیہ کو شدید تاؤ آرہا تھا۔

بھلا ہو میڈیا والوں کا ہر ایونٹ کی کوریج کرتے ہیں۔ رانیہ تو سکرین کو دیکھ دیکھ کے اپنا خون جلا رہی تھی ۔ابان کی تو مسکراہٹ ہی ختم نہیں ہو رہی تھی رانیہ کو اور تاؤ آرہا تھا۔

"کہاں یہ نزدیک ہونا تھوڑی ہی ہے۔" ابان نے اسے زچ کرنے کو بات بنائی۔

"ہاں تو ہو لیں نزدیک، آپکو کون روک سکتا ہے۔" اب کے وہ دھیمے لہجے میں بولی تو ابان کو بھی احساس ہوا۔

"وہ تو اب شکریہ ادا کر رہے ہیں سب۔" ابان نے عذر تراشا۔

"یہ شکریہ کا کون سا طریقہ آگیا ہے۔ آپکو دیکھ کے ہی ایجاد ہوا ہو گا۔" رانیہ نے طنز کیا۔

"اگر جان کی امان پاؤں تو ملکہ عالیہ عرض کرتا ہوں کہ میں وہاں سے آچکا ہوں۔" اب ان اس ے طن زاً ا لقب سے بلاتا تھا مگر تب میں اور اب میں فرق تھا۔ اور یہ صرف ابان جانتا تھا۔

"ویسے یہاں کا ماحول کافی اچھا ہے۔" دوسری طرف خاموشی پا کے وہ دوبارہ بولا تھا۔

"تو کریں انجوائے اچھا ماحول۔" اب کہ وہ ابان کے اندازے کے مطابق منہ پھلا کے بولی تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

"نہیں کر سکتا کیونکہ بقول آپکے ایک دنیا ہے جسکو میری ضرورت ہے۔" ابان ایک انداز سے بولا تھا۔

"میری بات ماننے کی ضرورت نہیں۔ جو دل میں آتا ہے کریں۔" رانیہ نے جلدی سے بولا۔

"اگر وہ کر دیا تو آپکو ہی شکوہ ہونا ہے۔" ابان نے معنی خیری سے کہا تھا۔ ساتھ ہی دوسری طرف سے ٹون کی آواز آئی تھی مطلب رانیہ صاحبہ لائن کاٹ چکی تھیں۔

ابان اسکی حرکت پہ کھلکھلا اٹھا تھا۔

افراز تھکا ہارا گھر داخل ہوا تھا۔ گھر میں چہل پہل تھی۔

"کدھر تھے تم؟ میں کب سے تمہیں کال کر رہی ہوں۔" افراز کی بڑی بہن نے اسے پوچھا۔

"کام تھا مجھے۔ خیریت تھی۔" اسنے پوچھا۔

"ارے لڑکے آج ردا کی منگنی ہے اور تم یوں گھوم رہے ہو۔" افراز کو یاد دہانی کروائی۔

دو دن پہلے گھر کے سب بڑوں نے مل کے منگنی کا دن طے کر لیا تھا۔ اور رانیہ کے کہنے پہ یہ بات افراز کو نہیں بتائی گئی تھی۔ اس یہ ہی پتہ تھا کہ ان لوگوں نے معذرت کر لی ہے۔ دکھ سے اسکا برا حال تھا اور اب یہ نئی خبر سننے کو مل گئی تھی۔

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"تو۔ میں کیا بھنگڑے ڈالوں۔" افراز پھٹا۔

"وہ وہاں جا کے ڈالنا تم۔ ان لوگوں نے انتظام کیا ہو گا۔۔" افراز کی بھابھی نے بھی ٹکڑا لگایا جو تیار ہو کے باہر نکلی تھیں۔

"مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ آپ لوگ میرے گھر والے ہو کہ دشمن۔ مجھ پہ کیا بیت رہی ہے کوئی آئیڈیا ہے آپ لوگوں کو۔ آپ لوگوں نے جانا ہے تو جاؤ مجھے کوئی نہ گھسیٹے۔" وہ چیخا۔

"مگر۔۔" بھابھی بولیں۔

"بس۔۔۔ پلیز۔" اور کمرے میں چلا گیا۔ افراز کی ماں نے ملامتی نظروں سے بہو اور بیٹی کو دیکھا۔ اور اسکے کمرے کی طرف چلی گئی اور وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کے مسکرا پڑیں۔

"مجنوں۔" بھابھی نے کہا۔

وہ اندر داخل ہوئی تو وہ بیڈ پہ اوندھا پڑا تھا۔ اسے لگ رہا تھا کہ کوئی بہت قیمتی چیز اس سے چھینی جا رہی ہے۔ مگر وہ بے بس تھا۔

"افراز میری جان۔" وہ اسکے پاس آ کے بیٹھ گئی۔

اس نے اپنا سر انکی گود میں رکھ لیا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"میری جان قسمت میں جو چیز لکھی ہوتی وہ ہی ملتی ہے۔اپنے رب پہ بھروسہ رکھو بیٹا۔"وہ سمجھ نہیں تھی رہی ے ھیں کہ بات کو کیسے سنبھالیں۔اگر بتادیتیں تو رانیہ کا سرپرائز خراب ہونا تھا۔اور بیٹے کی حالت بھی نہیں تھی دیکھی جارہی۔

"ابان تمہارا پرانا دوست ہے اور اسکی فیملی ہماری فیملی کی طرح ہے۔تم اسکے واحد دوست ہو۔ایسے موقعے پہ اسے اکیلا چھوڑوں گے۔دوستی کا رشتہ تو سب سے پہلا آتا ہے بیٹا۔"وہ اسے کسی طرح قائل کرنا چاہ رہی تھیں۔بات تو افراز کے دل کو بھی لگی۔صبح سے ابان کی کالز پہ کالز آرہیں تھیں مگر اس نے صرف ایک دو کا جواب دیا تھا۔

"سمجھ رہے ہو ناں؟"

"اوف آجکل کے بچے۔اچھے خاصے خوشی کے موقع پہ میرے بچے کو پریشان کر دیا ہے۔"وہ اسکو قائل کر کے باہر آئیں تو بیٹھی بہو اور بیٹی سے بولیں۔

"کیا کہہ رہا ہے؟"بھابھی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس آرہا ہے تیار ہو رہا ہے۔تم لوگوں نے سارا سامان رکھوالیا ہے گاڑیوں میں۔اور باقی لوگ کدھر ہیں ۔"انہوں نے بیٹے،خاوند اور داماد کے بارے میں پوچھا جو ساتھ چل رہے تھے۔

http://primenovels.blogspot.com/

"جی سب تیار ہے اب صرف افراز کا انتظار ہے۔" وہ ہنس کے بولیں۔ تھوڑی دیر میں وہ تیار ہو کے نیچے آیا تھا۔ سب گاڑیوں میں بیٹھ رہے تھے جب ابان کی کال پھر آ رہی تھی۔ وہ بے دلی سے مسکرا دیا۔

"اتنی کالز تم نے آج تک نہیں کیں۔ جتنی آج کر دی ہیں ایک دن میں۔ "فراز نے سیل کان سے لگاتے ہوئی کہا۔

"ہاں ناں اسکی بھی خاص وجہ ہے تم آؤ گے تو پتہ چل جائے گا۔" ابان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی جناب بس نکل رہے ہیں۔ جلد ملاقات ہوتی ہے خدا حافظ۔" افراز نے کہا۔

رانیہ سارا کام ختم کر کے روم میں آئی۔ تانیہ بیگم نے اسے تیار ہونے کا کہا تھا۔ وہ دس منٹ میں تیار ہو کے ائیر رنگز پہن رہی تھی۔ جب ابان کی آمد ہوئی۔ وہ اسے اس طرح تیار دیکھ کے چونک گیا۔

لائٹ براون کلر کی فراک میں جس پہ نفیس کام تھا۔ ڈوپٹہ سائیڈ پہ تھا۔ اور نیچرل سے میک اپ میں خوبصورت لگ رہی تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

ابان آگے بڑھا اور بالکل اسے پیچھے جا کے کھڑا ہو گیا۔ جو اپنا سر ایک طرف جھکائے ہوئے ائیر رنگ پہننے کے جتن کر رہی تھی ایک پہن چکی تھی۔ بال بھی ایک طرف ہو گئے تھے۔ ابان نے اسکی کوشش کو ناکام ہوتے دیکھا تو ہاتھ بڑھا کے اس سے ائیر رنگ لیا۔ وہ چونک کے سیدھی ہوئی۔

ابان کو دیکھ کے بری طرح جھجھکی۔

"یہ ائیر رنگ۔ وہ۔" وہ اٹکتے ہوئے بولی۔

"میں کب کہہ رہا ہوں کہ کریلا ہے" ابان اس کی حالت پہ محفوظ ہوا۔

"نہیں میرا مطلب میرا ہے۔" رانیہ نے وضاحت دی۔ ابھی کچھ دیر پہلے کال پہ دھڑلے سے بات کر رہی تھی اور اب اسکے سامنے۔

"میں کب کہہ رہا ہوں کہ میرا ہے۔" ابان نے بات بنائی۔

"مجھے اور بھی کام ہیں۔ واپس کریں۔" رانیہ نے خفگی سے کہا۔ ابان نے ان سنی کرتے ہوئے فاصلہ کم کیا تھا۔ رانیہ گھبرا گئی تھی۔ ابان مسکرایا۔

اسکے بال کان کے پیچھے کیے اور بڑی احتیاط سے اس پہ جھکا اسکو ائیر رنگ پہنا دیا۔

"بس ہو گیا۔" اسکے کان میں بولا تھا۔ اسکی قربت سے وہ سن ہو گئی تھی۔ وہ فوراً پیچھے ہوئی۔

http://primenovels.blogspot.com/

تو ابان نے اسکو بازو سے پکڑا۔ رانیہ کا رخ دروازے کی طرف تھا اور ابان کا شیشے کی طرف تھا۔ ابان کے اس طرح کھینچنے پر رانیہ کا ہاتھ اسکے سینے پہ دھرا تھا وہ اس اینگل میں گم صم کھڑی تھی۔

ابان نے پاکٹ سے سیل نکالا اور اسی اینگل میں سیلفی لے لی۔

ابان ہنستے ہوئے کیمرے کی طرف دیکھ رہا تھا جبکہ رانیہ کا ایک ہاتھ ابان کے سینے پہ دھرا تھا اور وہ نا سمجھی سے اسکے چہرے کو تک رہی تھی۔

ابان رانیہ کے طرف جھکا۔

"اس کو کہتے ہیں نزدیکی۔" ابان اسکے کان میں سرگوشی کرتا۔ اسے یونہی کھڑے چھوڑ کے واش روم میں گھس گیا اور وہ پیچھے حیران کھڑی رہ گئی۔

ہر طرف چہل پہل تھی۔ سارے انتظامات مکمل تھے۔ رانیہ اور تانیہ بیگم نے کچن کے انتظامات بھی چیک کر لیے تھے۔ اتنے میں افراز اور انکی فیملی اندر داخل ہوئی تھی۔ افراز کا منہ لٹکا ہوا تھا اسے دیکھ کے رانیہ اور تانیہ بیگم ہنس پڑی تھیں۔ سب ایک دوسرے سے ملے تھے۔

http://primenovels.blogspot.com/

"سوری افراز بھائی بس جو قسمت میں ہوں ہوتا وہ ہی ہے۔"رانیہ نے افراز کے پاس آ کے مصنوعی تاسف سے کہا۔

"آپ کیوں شرمندہ ہوتی ہیں۔یہ سب تو نصیب کی باتیں ہیں۔"افراز نے اداسی سے کہا۔

"اسلام علیکم۔کیسے ہیں سب۔"ابان نے ہال میں آتے سب کو اونچی آواز میں کہا۔اور افراز کے والدین کے آگے جھکا تھا پیار لینے کو۔رانیہ اپنے آج کل فلرٹ بنے دبنگ آفیسر کو دیکھتے ہوئے ردا کے پاس چلی گئی۔

"ہاں شہزادے کیسا ہے تو۔"ابان نے افراز کے پاس آتے کہا جو چپ چاپ بیٹھا تھا۔

"ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے۔مہمان نئیں آئے ابھی تک۔"افراز نے خود کو نارمل کرتے ہوئے ردا کے سسرالیوں کا پوچھا۔تو ابان کا قہقہہ پڑا۔

"کوئی جوک تو نہیں تھا یہ۔بھابھی کو بلاؤں بڑے دانت نکل رہے ہیں۔"افراز نے جل کے کہا۔

"نیکی اور پوچھ پوچھ۔"ابان نے بھی آنکھ دبا کے کہا۔

"نہایت ہی چیپ حرکتیں کر رہے ہو آج تم۔تم جیسوں کو بھابھی جیسی ہی شعلہ لڑکی قابو کر سکتی ہے۔"افراز نے اس پہ چوٹ کی۔

http://primenovels.blogspot.com/

"شوق سے کریں قابو، انکار کس کافر کو ہے۔" ابان بھی آج موڈ میں تھا آج والی جیلسی سے بھرپور آواز کانوں میں گونجی۔ اس سے پہلے کہ افراز پاس پڑی چیز اٹھا کے اسے مارتا۔ افراز کے والد بول پڑے تھے۔

"ردا کو بلوائیں بھابھی۔ اللہ کا نام لے کر بسم اللہ کریں۔" وہ تانیہ بیگم سے بولے تھے۔ افراز کا دھیان سارا لفظ ردا میں اٹک گیا تھا باقی بات سنی ہی نہ۔

وہ اب اسکے سامنے آئے گی سجی ہوئی وہ بھی کسی اور کے لیے۔ اسکا دل کیا کہ وہ یہاں سے بھاگ جائے مگر یہ ممکن نہ تھا بالکل بھی۔ وہ دھڑکتے دل کو مضبوط کرتا بیٹھا رہا تھا۔

"میں لاتی ہوں آنٹی آپ لوگ بیٹھیں۔" افراز کی بھابھی کہتے ہوئے اندر کو بڑھیں تھیں۔ سب باتوں میں لگ چکے تھے۔ افراز کا دھیان ہی کہیں اور تھا۔

"بھلا اسے ابھی بلانے کی تُک۔ اسکے سسرال والوں کو تو آنے دیں مگر میرے گھر والوں کو کون سمجھائے۔" اس نے غصے سے سوچا تھا۔ اتنے میں رانیہ ردا کو لے کے اندر داخل ہوئی تھی۔ ساتھ میں افراز کی بھابھی بھی تھیں۔ جو شوخی سے افراز کو دیکھ رہی تھیں۔

http://primenovels.blogspot.com/

"بھائی آپکی بیوی پاگل ہو چکی ہیں۔ دوسری کا انتظام کریں۔" افراز نے دوسرے صوفے پہ بیٹھے بھائی کی طرف جھک کے کہا جو ابان کے ساتھ باتوں میں لگے تھے۔

"پہلے تمہاری تو کروالوں پھر سوچتا ہوں۔" بھائی نے بھی الٹا جواب دیا۔ افراز نے ایک نظر ردا پہ ڈالی جو ہلکے سے میک اپ میں بھی بے حد اچھی لگ رہی تھی۔

"افراز بھائی ادھر آئیں۔" رانیہ نے ردا کو سامنے صوفے پہ بیٹھایا جو ٹو سیٹر تھا۔ ردا سب سے مل کے اس پہ بیٹھ گئی تھی۔ افراز اس کی بات پہ اسکی طرف دیکھنے لگا۔ ابان اسکی کیفیت انجوائے کرتے ہوئے اٹھا اور اسکو بازو سے پکڑ کے اٹھایا۔

"ہاں بھئی آ گئے ہیں ردا کے سسرال والے۔ ملوائیں تمہیں۔ وہ دیکھو سامنے۔" ابان نے سامنے بیٹھی افراز کی فیملی کی طرف اشارہ کیا۔ وہ دو سکینڈ تک سٹل رہا۔ جب ساری بات سمجھ آئی پہلے تو خدا کا شکر ادا کیا جس نے اسکی سب سے بڑی خواہش پوری کی تھی۔ پھر ابان کو گھورا۔

"تم تو اکیلے ملو ذرا۔" اسکو چبا کے کہا تھا۔ تانیہ نے اسکو بلایا اور ردا کے ساتھ بیٹھایا۔

"ہاں تو بھائی کیسا لگا ہمارا سرپرائز؟" رانیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ سب ہی ہنس پڑے تھے۔ وہ تو ابھی بھی خواب کی سی کیفیت میں تھا۔ خوشگوار ماحول میں رسم ادا ہوئی تھی۔ اور کھانا کھایا گیا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"ماما میں کچھ دنوں کے لیے اسلام آباد جا رہا ہوں کچھ کام ہے اور بعد میں افراز لوگوں ساتھ آوٹنگ کا پلان بھی ہے۔" اس نے تانیہ بیگم کو اطلاع دی جو بعد میں اسکے گلے پڑنی تھی مگر وہ بے خبر تھا۔

"تم بالکل ہی جھلے ہو گئے ہو، عقل ہی ختم ہو گئی ہے۔ بھلا شادی کے بعد دوستوں کے ساتھ جانے کی تک کیا بنتی ہے۔ ایک تمہاری فضول ضد میں ہم نے ولیمہ بھی نہیں کیا ابھی تک۔ اب تم ہماری ڈھیل کا ناجائزہ فائدہ اٹھا رہے ہو۔ لوگوں کی باتیں ہمیں سننے کو ملتی ہیں۔ عجیب شادی ہے بھئی یہ تو۔" انکا پارہ ہائی ہو گیا تھا اسکی بات سن کے، پچھلے دنوں کی بھڑاس بھی نکال دی۔

"ماما میں وہاں کام کے سلسلے میں جا رہا ہوں۔ ہر جگہ آپ اپنی بہو کو کیوں گھسیٹ لیتی ہیں۔ اور رہی ولیمے کی بات یہ بات میں آپکو پہلے دن ہی بتا چکا تھا کہ میں ابھی شادی کے لیے تیار نہیں، تب آپ نے بولا تھا کہ یہ سب اسکو پروٹیکٹ کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ بعد میں محترمہ میرے کمرے پہ قبضہ کر چکی ہیں۔ اور کیا چاہیے اب آپکو۔" وہ بھی تلملا کے بولا اپنی ماں کے بے وقت کے طنز سے اب تو وہ رانیہ کے ساتھ ٹھیک تھا تو اب بھلا کیوں طعنے مل رہے تھے۔

http://primenovels.blogspot.com/

"ہاں کمرے میں تو اسکا استقبال تم نے پھولوں سے کیا تھا ناں۔ وہ معصوم کچھ کہتی نہیں تم تو زیادہ پھیلتے جا رہے ہو۔ اور اسکو کمرے میں شفٹ کروانے والی بھی میں ہی ہوں۔ وہ تو سدا کی سیدھی۔" آج اسکی خوب کلاس لگی تھی۔ اب انکو وہ اپنے دل کی حسرتیں کیا بتاتا۔

"جی معصوم سیدھی سادی کی زبان کے درشن جو نہیں ہوئے۔ یہ شرف میرے حصے میں آیا ہے۔" اس نے کڑھ کے سوچا اگر ماں کو یہ سب کہتا تو اس نے مزید پھنس جانا تھا۔ فی الحال وہ اپنے نیکسٹ مشن کو لے کے سیریس تھا۔

"بابا۔ یار آپ ہی کچھ بولو، عجیب زبردستی ہے۔ میں آفیشل کام کے لیے جا رہا ہوں۔" اس نے مدد طلب نظروں سے پاس بیٹھے حسن صاحب کو مخاطب کیا۔

"یار میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ تمہاری ماں بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے۔" انہوں نے رسان سے کہہ تانیہ بیگم اٹھ کے چلی گئیں۔ حسن صاحب اٹھے اور اسکے ساتھ جا کے بیٹھ گئے جو الجھا ہوا تھا۔

"دیکھو بیٹا۔ ضد چھوڑو گے تو تمہیں صاف نظر آئے گا۔ شادی ایک دن ہونی ہی تھی، سو ہو گئی، رہی اس رشتے کو ٹائم دو۔ وہ واقعی ہی ایک اچھی لڑکی ہے۔

http://primenovels.blogspot.com/

تمہیں مین مسئلہ کیا ہے۔ دیکھو بیٹا الجھنیں سلجھانے سے سلجھتی ہیں، ایسے بیٹھے رہنے سے وہ جوں توں رہ جائیں گی۔" وہ اپنے خوبرو بیٹے کو سمجھا رہے تھے۔

"جی۔ بٹ بابا آپکی بات ٹھیک ہے۔ بٹ ابھی میں کوئی فنکشن اپنے کام کی وجہ سے افورڈ نہیں کر سکتا اس کے بعد آپ لوگوں کی مرضی سے ہر فنکشن ہو گا۔ فی الحال یہ مشن ضروری ہے۔" وہ اپنے دل کی بات ڈھکے چھپے انداز میں بولا۔

"ہماری مرضی اب تمہاری مرضی بنتی نہیں جا رہی۔" حسن صاحب نے اسے چھیڑا۔ وہ مسکرا پڑا۔

"کوئی اور چارہ ہی نہیں چھوڑا آپکی بہو نے۔" وہ بھی انکے ہی انداز میں بولا۔ تو دونوں مسکرائے۔

وہ تو پہلے ہی رانیہ کو لے اپنے جذبات بدل چکا تھا۔ مگر ابھی اپنے کام پہ فوکس کرنا چاہ رہا تھا، کچھ رانیہ کو ٹائم دے رہا تھا۔ ساتھ لے جانے والی تو اسکے دل کی بات تھی۔

کچھ حد تک ریلکس ہوا تھا۔

"پیکنگ کر لیں۔ صبح اسلام آباد جانا ہے۔" وہ کمرے میں آیا اسے کہتے سٹڈی میں جانے لگا۔ سٹڈی کا دروازہ روم کے ساتھ ہی اٹیچ تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"لو اب نیا شوشہ چھوڑ دیا لارڈ صاحب نے۔ پہلے میں کرتی تھی انکی پیکنگ۔" وہ جو ناول پڑھنے میں مگن تھی جھنجھلا کے سوچا۔

"اگر پسند کے کپڑے نہ رکھے پھر مجھے ہی ڈانٹ پڑنی ہے پوچھ ہی لیتی ہوں۔"

"سنیں۔" اس نے اسے جاتے دیکھ کے آواز دی۔

"سنائیں۔" اسکے انداز میں جواب دیا۔

"دیکھیں مجھے آپکی پیکنگ کا کوئی آئیڈیا نہیں ہے۔ آپ مجھے بتادیں کیا کیا پیک کروں۔" وہ ناول ہاتھ میں پکڑے پوچھ رہی تھی۔ ریڈ کلر کی شال اسکے کندھے پہ جھول رہی تھی، پلین بلیک کلر کے ڈریس میں بالوں کی چوٹی کو آگے لاپرواہی سے گرایا ہوا تھا، جس سے کچھ بال ادھر ادھر بکھر کے اسکے چہرے کو اور پرکشش لگ رہے تھے۔ ابان تو ہوش کھو بیٹھا تھا۔ یک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا اتنا مکمل منظر۔

دیدار ہے دل کی راحت۔۔

"بعد میں بھی مجھے ڈانٹ پڑے گی آپ ابھی بتادیں۔ پھر کہیں گے کیسی بھولائی ہیں پھوپھو۔" وہ اسکے خیالات کو جانے بغیر منہ پھلا کے بول رہی تھی۔

"تف ہی ہے مجھ جیسے انسان پہ جو ایسے کہے۔" وہ اسکی آواز پہ گڑبڑا کے بڑبڑایا۔ سحر ابھی بھی تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

ایکدم اس پہ اپنا استحقاق کا احساس بھی جاگا۔

اسکے اپنا ہونے کا۔

یہ جو زندگی میں آگاہی کے لمحے آتے ہیں یہ بہت جان لیوا ثابت ہوتے ہیں کبھی کبھی سب کچھ لوٹ کے لے جاتے ہیں اور کبھی کبھی سکون دے جاتے ہیں۔ آبان کو بھی اس پل اسکا سکون اور قرار لوٹا گئے تھے۔

اس پل اسے بہت سے انوکھے جذبوں کا اعتراف کرنا پڑا تھا۔

وہ اسے یوں خاموش کھڑے دیکھ رہی تھی۔

"لگتا ہے آج شوگر والی چائے پی ہے جو کچھ کڑوا نہیں بول رہے۔" اس نے سوچا۔ وہ بھی حیران ہوتے اسکا جائزہ لے رہی تھی۔ وہ اسکی طرف بڑھا اسکے سامنے جا کے رکا۔ سینے پہ ہاتھ باندھے اسکے نقوش کو اب حفظ کر رہا تھا۔

"اچھی لڑکی تو آپ ہیں ہی اب اچھی بیوی بھی بنیں۔ اور اچھی بیویوں کو اپنے شوہر کی پسند ناپسند کا بخوبی پتہ ہوتا ہے۔" وہ آنکھوں میں پیار سموئے اسے تک رہا تھا۔ رانیہ تو بے ہوش ہوتے بچی تھی اسے کسی سخت جملے کی امید تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"اچھا کتنی بیویوں کا تجربہ ہے آپکا؟" تیوری چڑھا کے پوچھا۔ اسے اسکی اچھی لڑکی والی بات طنز لگی۔

"ارے ارے رکو تو۔ ابھی کوئی اور اچھی لڑکی نہیں ملی۔ اور آپ نے ہی کہہ تھا کہ مجھ پہ ہی شکر کریں کون دے گا پولیس والے کو لڑکی۔" وہ فل شرارت میں تھا۔

"دیکھیں آپ پرانی باتوں کو ہمیشہ بیچ لاتے ہیں۔۔" وہ انگلی اسکی طرف کر کے بولی۔ اسکی سفید کلائیوں میں پہنی گولڈ کی باریک باریک چوڑیوں نے بھی چور مچادیا گویا انکو بھی اعتراض ہو۔ آج اسکے لیے ہر منظر ہی جان لیوا ثابت ہو رہا تھا۔

"اچھا بابا۔ سنو تم اپنی بھی پیکنگ کرو۔ تم بھی ساتھ چل رہی ہو۔ بلکہ میں تمہاری ہیلپ کرتا ہوں۔" وہ صلح جو انداز میں بولا۔ رانیہ کو لگا اسکے پیروں تلے سے جسے زمین گھومی ہے۔

"کیا؟ میں۔ آپ مجھے ساتھ چلنے کو کہہ رہے ہیں مجھے؟" وہ ہونقوں کی طرح پوچھ رہی تھی۔

"ہاں بالکل۔ ایک اکلوتی بیوی تم ہی ہو میری فلحال۔" جان بوجھ کے تنگ کیا۔

"میں نہیں جا رہی ہوں۔ آپ نے جو پیکنگ کروانی ہے بتادیں۔" وہ کہتی وارڈروب کی طرف آئی۔

"اگر میں سکون سے بات کر رہا ہوں تو ہضم کرو۔ میں بھی کوئی مرا نہیں جا رہا تمہیں ساتھ لے جانے کو، تمہارے ساس اور سسر کا حکم ہے۔ صبح جلدی نکلنا ہے تو پیکنگ مجھے ابھی مکمل چاہیے آئی سمجھ۔" وہ زیادہ

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

دیر برداشت نہ کر پایا۔اس میڈم کے تو نخرے ہی ختم ہو رہے۔۔اسکا بازو پکڑ کے اسے پیچھے باندھا اور وہ بالکل الماری سے جا لگی۔وہ اس قربت پہ ہی ششدر کھڑی تھی زبان کی طراری ختم ہو گئی تھی۔

صبح وہ جلد نکل آئے تھے کیونکہ آبان کی میٹنگ تھی کیس کے سلسلے میں اپنے جونیئر آفیسرز سے۔جو ۱۲ بجے شروع ہونی تھی سو جلد پہنچ کے اسے ہوٹل چھوڑ کے کچھ دیر فریش ہونا چاہتا تھا۔

کچھ دیر میں افراز نے اسے جوائن کرنا تھا۔افراز بھی فورسز میں تو اتفاق سے وہ اس کیس میں اسکی ہیلپ کر رہا تھا۔قربان شاہ جو ایک کرپٹ اور بگڑا ہوا انسان تھا۔قاتل،شراب کے اڈے،منشیات کا کام۔کافی عرصے سے وہ ہٹ لسٹ میں تھا مگر اس تک کسی کی رسائی نہ تھی اسکے حد سے زیادہ تعلقات اسکی مدد کر رہے تھے یوں وہ قانون کے ہاتھوں بچا ہوا تھا۔ایس پی ابان حسن کی قابلیت کو دیکھتے اسکے سینئر آفیسرز نے یہ کام اسے سونپ دیا تھا۔وہ کئی خطرناک مجرموں کا سد باب کر چکا تھا۔اور ان کیسز سے اسکی پروموشن بھی ہو چکی تھی اور اب بھی وہ اس کیس میں جانفشانی سے مگن تھا۔اسلیے وہ ابھی شادی کے لیے تیار نہ تھا۔کچھ جن حالات میں شادی ہوئی۔مگر اب تو خیالات نے بھی نئی روش اختیار کر لی تھے دل ہی باغی ہو گیا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"اب جب آ ہی گئی ہیں تو سوگ کا فائدہ۔ میں خاموشی سے ڈرائیونگ نہیں کر سکتا۔" وہ ساتھ بیٹھے وجود کو آنکھوں کے راستے دل میں اترتے گویا ہوا۔ جو تانیہ بیگم کے لاکھ سمجھانے پہ تیار ہوئی تھی۔

"اور مجھے سفر میں خاموشی پسند ہے۔" ٹکا سا جواب دے کہ پھر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگ گئی۔

"کیسے گزارے گئی ہماری۔ ہم تو بلکل ایک دوسرے کے الٹ ہیں۔" وہ تفکر سے بولتے بات بڑھا رہا تھا۔

"آپ زیادہ فکر نہ ہی کریں ہم نے کون سی ساری زندگی ساتھ گزارنی ہے۔ کچھ عرصے تک ہی ساتھ ہیں ۔" وہ اداسی سی بولی۔ اسکی بات پہ ابان کو دھچکا لگا۔ وہ اپنی رشتے کو اب اور طرح سے سوچنا شروع کر چکا تھا تو اب یہ باتیں۔ وہ جھنجھلا گیا فی الوقت رانیہ سے کچھ کہنا بے سود لگا۔

"چلیں یہ تو وقت ہی بتائے گا۔ آپ کے پاس کرنے کو کوئی اور بات ہے تو وہ کریں" وہ بات کو بدلتے بولا ۔ رانیہ کا دل بری طرح ٹوٹا کیا تھا اسکا کیا جانا تھا اگر کہہ دیتا کہ ہم نے کیوں الگ ہونا ہے۔ پھر خیال پہ خود ہی ہنس دی بھلا میرا اور انکا ایک ہونا کیسے ممکن۔ میں تو زبردستی شامل ہوئی انکی زندگی میں۔

"بہت بورنگ ہے ایس پی کی بیوی۔" وہ بولا اور ہاتھ بڑھا کے پلیئر آن کر لیں۔ اور آبان کا اسے اپنی بیوی کہنا اسکے اندر ہزاروں رنگ بکھیر گیا۔

---

http://primenovels.blogspot.com/

دو گھنٹے کی مسافت کے بعد وہ ہوٹل پہنچ گئے تھا وہاں ہر طرف لوگوں کی چہل پہل تھی۔ابان کے جونیئر میں سے دو بندے پہلے ہی وہاں آن ڈیوٹی تھے۔ جیسے ہی وہ گاڑی سے اترا چند سکینڈ میں وہ بھی سوٹڈ بوٹڈ نمودار ہوئے سلام کیا۔اور سامان مطلوبہ کمرے کی طرف لے گئے بکنگ کی فارمیلٹیز وہ پہلے ہی کر چکے تھے۔رانیہ اس شاندار مرد کے پیچھے چل رہی تھی۔جو لاکھوں دلوں پہ راج کرنا کے گن رکھتا تھا۔

کمرے میں پہنچ کے رانیہ فریش ہونے چلی گئی جب واپس آئی تو اسکی ریفریشمنٹ کے لیے چیزیں منگوا چکا تھا۔

"اپ کچھ کھا کے آرام کریں۔میں فریش ہو کے میٹنگ کے لیے نکلنے لگا ہو۔"وہ اسے مطلع کرتا اپنے کف فولڈ کرتا واش روم کی طرف چلا گیا۔

وہ اب کمرے کا معائنہ کر رہی تھی۔کمرے میں ایک بیڈ تھا۔کھڑکی کے پاس دو کرسیاں رکھیں تھیں دائیں بائیں۔اور خوبصورت کرٹن لگے تھے۔کھڑکی سے نیچے کا منظر با آسانی دیکھا جا سکتا تھا۔وارڈروب ،ٹی وی،روم فریج اور ضرورت کی اور اشیاء بھی موجود تھی۔اتنے میں آبان باہر آیا۔

"مجھے شاید آنے میں دیر ہو جائے اگر آپکا موڈ نیچے جا کے کچھ کھانے کا ہو تو جا سکتی ہیں باہر ایک باڈی گارڈ موجود ہے وہ آپ کے ساتھ جائے گا نہیں تو روم میں منگوا لی جایئے گا۔"روم سروس کا بولا۔وہ اسے مطلع

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

کر تا بیگ میں سے اپنی جیکٹ نکال کے پہن رہا تھا کیونکہ اسلام آباد میں موسم اچھا خاصا سرد تھا۔ انھوں نے بھی موسم کی مناسبت سے کپڑے رکھے تھے۔

"مجھے بھلا باڈی گاڈز کی ضرورت کیوں ہے۔ میں کیوں اسے ساتھ لیے پھیروں۔" رانیہ کو اسکی بات بلکل اچھی نہ لگی۔

"بجا فرمایا ان فیکٹ آپ کے ساتھ ہوتے مجھے ضرورت ہے ایک باڈی گارڈ کی۔" وہ شیشے سے اسکا عکس دیکھتے دلکشی سے مسکرایا۔

"اپنے اس باڈی گارڈ کو بھی ساتھ لے جائیں۔ کسی کی اتنی جرات نہیں کہ مجھے کچھ کہہ سکے میں اسکا منہ نہ توڑ دوں۔ میں رانیہ طاہر ہوں۔" روانی میں وہ بول گئی پھر کچھ یاد آنے پہ اسکے اندر ویرانی پھیل گئی۔ ایسی ہی تھی وہ نڈر۔ کسی کے آگے نہ جھکنے والی بے خوف رانیہ مگر اب۔ اسکے بابا نے بھی اس پہ بھروسہ نہ کیا ۔بابا میرا کیا قصور تھا یہ سوال اسے نڈھال کر دیتا تھا۔ اسے یوں خاموشی ہوتے دیکھ کہ آبان کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ چپ کیوں ہوئی ہے۔ وہ اپنی آنکھوں کی نمی چھپنے کی کوشش میں اب مصروف تھی مگر ناکام ہو رہی تھی۔ آبان آگے بڑھا اسے بازوں سے پکڑ کے اپنے سامنے کیا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"میڈم آپ رانیہ طاہر نہیں اب رانیہ ابان حسن شاہ ہیں۔ جیسے میرے علاوہ کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ مجھ سے ڈرا کرو بس آپ"۔ وہ شوخ ہوا۔ وہ حیرانی سے اسکو تک رہی تھی جو اس رشتے کا اقرار کر رہا تھا اسکے سامنے جس سے اسکو سخت نفرت تھی۔

"جب تک ہم یہاں ہیں اسلیے یہ سب ارینج میں نے کیا ہے۔

میری کام کی نوعیت کا آپکو پتہ ہے سو اپنی فیملی کو لے کے کوئی رسک نئیں لے سکتا۔" وہ اسے رسان سے سمجھا رہا تھا۔ مگر وہ اسکی لفظوں میں الجھی کھڑی تھی۔ اب لفظ فیملی۔

رانیہ اس بات سے بھی باخبر تھی کہ اسکے گھر بھی باڈی گارڈز ہیں۔ اسکے کام کی نوعیت ہی ایسی تھی۔ ہر قسم کے لوگوں سے اسکا پالا پڑتا تھا۔

"او۔ کے میں نکلتا ہوں۔ لیٹ ہو رہا ہے۔ آپ ریسٹ کریں۔ اور ماما سے بھی بات کر لیں میری ہو چکی تھی۔" وہ اسکے گال تھپکتا اپنی فائلز لے کے باہر نکل گیا۔ ساتھ رانیہ کا دل بھی اپنے ساتھ باندھتا لے گیا۔ وہ ابھی بھی گنگ کھڑی اسکے لمس کو محسوس کر رہی تھی۔

اس وقت وہ میٹنگ روم میں موجود تھا۔ اس کیس میں کچھ سینیئر آفیسرز بھی اس کے ساتھ تھے۔

http://primenovels.blogspot.com/

"اے۔این۔ایف کے سروے کے مطابق 1063 کیسز رجسٹر ہو چکے ہیں مختلف جگہوں پہ اور 1024 لوگ اسمگلنگ میں شامل ہیں"۔ابان نے آگاہ کیا تھا۔ڈی۔آئی۔جی بھی اس میٹنگ میں شامل تھے۔ انہیں اپنے اس ہونہار نوجوان کی قابلیت پہ بھروسہ تھا۔

"ڈرگ اسمگلنگ ہمارے خطے کا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔pakistan bureau of statistic کے مطابق کُل 7.6 ملین اڈیکٹس ہیں ہمارے ملک میں جن میں سے 78 فیصد مرد اور 22 فیصد خواتین ہیں۔ جیسا کے ہم سب جانتے ہیں کہ ڈرگز صحت کے لئیے نہایت مضر ہے جو جسمانی اور ذہنی حالت کو ابتر کر دیتی ہے۔اور سب سے خطرناک بات یہ ہے کہ آج کل ہماری نیوجنریشن میں اسکی شرح بڑھ گئی ہے"۔ سب غور سے سن رہے تھے

"یس سر بازاروں، قبرستانوں اور پارکوں میں بھی ایسے مدہوش اور کم عمر اڈیکٹس بڑی تعداد میں دیکھے جاتے ہیں"۔ایک جونیئر نے بھی تبصرہ کیا تھا۔

"پچھلا کیس جو ہم نے یونیورسٹی میں کیا تھا۔اس میں نوجوانوں تک منشیات کی رسائی ہو رہی تھی۔ان لوگوں کے ایجنٹس تعلیمی اداروں میں بھی ہوتے ہیں۔

- یہ سب معلومات آپ سب کے علم میں بھی ہوں گی قربان شاہ ایسے کام بھی بہت صفائی سے کرتا ہے یہاں تک کہ اسکی ساکھ بھی نہی متاثر ہوئی آج تک"۔ابان اس کے نام پہ غصے سے بولا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

-11

یہ سب معلومات آپ سب کے علم میں بھی ہوں ہیں کہ قربان شاہ ایسے کام بھی بہت صفائی سے کرتا ہے یہاں تک کہ اسکی ساکھ بھی نہی متاثر ہوئی آج تک"۔ابان اس کے نام پہ غصے سے بولا۔

"یس جینٹل مین۔وہ ایک بہت خطرناک دشمن ہے ملک کا مگر ہمارا عزم ہی اس درندہ صفت انسان کو سزا دینا ہے بلکہ اس جیسے سب انسانوں کو۔مجھے اپنے ڈپارٹمنٹ کے تم جیسے ہونہار نوجوانوں پہ فخر ہے جو کہ اپنے وطن کے ساتھ مخلص ہیں اور اس کے خلاف کافی حد تک ثبوت بھی اکھٹے کر چکے ہیں"۔

ڈی۔آئی۔جی۔پی بولے تھے۔اور ابراہیم سرجوان سے سینئر تھا اور ٹرینر بھی تھے۔یہ مشن ابھی خفیہ تھا۔صرف ابان کی ٹیم اس کے بارے میں جانتی تھی اور آئی۔جی۔پی نے یہ کام اسکو سونپا تھا تو یہ بات سیکریٹ تھی۔

-"یس سر ہم آپ کے اعتماد پر پورا اتریں گے۔قربان شاہ نے اس کام میں عورتوں تک کو نہیں بخشا۔ہماری انفارمیشن کے مطابق وہ کچھ عورتوں کو سمگل کرنے والا ہے جو ہم کسی صورت میں نہیں ہونے دیں گے انشاءاللہ"۔ابان نے ایک عزم سے کہا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

- وہ اس بات کو لے کے ہی اسلام آباد روانہ ہوا تھا یہ بات اسکو ایک روز پہلے ہی معلوم ہوئی تھی۔ وہ اس کیس کو بھولا تو نہ تھا مگر جب سے اس بات کا پتہ چلا تو فوراً میٹنگ کال کر کے ڈی۔ آئی۔ جی۔ پی سے ملنے آیا تھا۔

- یہاں کچھ معلومات پہ روشنی ڈالنی تھی۔

کمرا اندھیرے میں ڈوب چکا تھا جب وہ بیدار ہوئی۔ اسنے پاس پڑے موبائل کو اٹھایا اور سکرین روشن کر کے ٹائم دیکھا جو 6 بجنے کی اطلاع دے رہا تھا وہ حیران ہوئی کہ وہ اتنی دیر سوئی رہی۔ ابھی تک آبان بھی نہ لوٹا تھا۔ اٹھی اور فریش ہونے چل دی جو چیزیں آبان اسے دے کے گیا تھا وہ پڑی تھیں۔ ابھی کافی یا چائے کی طلب ہو رہی تھی۔ بستر سے باہر آئی اور بیگ سے نکال کے گرم شام لپیٹی اور کمرے سے ملحقہ ٹیرس میں چلی گئی۔

ٹیرس میں آئی تو نیچے دیکھا لوگوں کا ہجوم تھا۔ ہر طرف سے آوازیں آ رہی تھیں۔ ہوٹل کے بلکل ساتھ ہی ایک ریسوڑنٹ تھا جہاں لوگوں کا رش تھا۔

"مجھے کیوں بھیج دیا پھوپھو آپ نے فضول میں۔ میں کونسا انکی لاڈلی بیوی ہو جو مجھے وہ سیر کرواتے پھیریں گے۔ مجھے تو یہاں پہ بند کر دیا ہے اور خود۔ اور اوپر سے وہ باڈی گاڈ کا دم چھلا۔ باہر بھی نہ جا سکوں میں ۔" وہ رو دینے کو تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

"کتنا آکورڈ لگے گا اسکے ساتھ لے جانا نا بابا میں نہیں جاتی۔" وہ ٹیرس میں کھڑی رازو نیاز میں مصروف تھی۔

۔"ابان کو کال کرتی ہوں میں انکے مزاج درست کرتے ہوں آئے نئیں ابھی تک۔" وہ شیرنی بنی بولی ۔مان سا آگیا تھا اسکے لہجے میں۔ابھی موبائل اٹھایا ہی تھا تو ردا کی کال آنے لگ گئی کال پیس کر کے کان کو موبائل لگا چکی تھی۔

دوسری طرف ردا ہی آواز گونجی۔

"لوگ تو اتنے بے مروت ہیں کہ جا کہ پوچھنا گوارا بھی نہ کیا کہ میرے سسرال والوں کیا حال ہے" وہ چھوٹتی ہو بولی۔

"ارے لڑکی بریک لگاؤں۔میں بس کرنے ہی والی تھی۔ابھی سو کے اٹھی ہوں۔" وہ ہنس سے بولی۔

"ہائے اللہ ہم نے آپ کو وہاں سونے بھیجا ہے۔" ردا صدمے سے چلادی۔

"بھابی گھومیں، سیر کریں انجوائے کریں۔آپ وہاں جا کے بھی سوئی ہیں۔" وہ بولی۔

"ہاں صحیح کہا باہر جو سلیمان خاں کی شکل میں باڈی گاڈ مسلط کیا ہے تمہارے بھائی نے اسکے ساتھ گھوموں پھروں۔۔" وہ اپنی بھڑاس نکلنے کو بولی۔

http://primenovels.blogspot.com/

"ہائے یہ کون ہے۔"ردا نے حیرانگی سے پوچھا تو رانیہ نے اسے آبان کے بولے جملے سنا دیں۔ ردا اسکی جنجھلاہٹ سمجھ گئی تھی اور کھل کے ہنسی۔

"تاکہ سب لوگ بولیں۔ سلو بھائی آٹو گراف پلیز۔"رانیہ مبالغہ آرائی سے بولی۔ تبھی دروازے پہ دستک ہوئی رانیہ کے یس کی آواز سے

ایک ویٹرس اندر آئی۔ اسنے داخل ہوتے ہوئے اسی پہلوان کے ہاتھوں اسکا سیل لیا تھا۔

"اچھا صاحبِ بہادر خود کدھر ہیں۔"ردا نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"وہ مجھے اس محل میں قید کر کے صبح کے اپنی دنیا میں جا چکے ہیں۔"رانیہ کے یہ خیالات ہوا کی دوش پہ سفر کرتے آبان تک جا چکے تھے کیونکہ وہ ویٹرس اسکے پاس آ چکی تھی۔

"گڈ ایوننگ میم۔ یور ہسبینڈ وانٹس ٹو ٹاک ود یو۔"وہ پیشہ وارنہ انداز میں بولتے ہوئے سیل اسکی طرف بڑھایا۔

"ردا ایک منٹ میں تمہیں کال بیک کرتی ہوں۔"اسنے ردا کو بولا۔ ویٹرس بھی ذرا فاصلے پہ جا کہ کھڑی ہو گئی۔

اسنے جھجھکتے ہوئے کان سے موبائل لگایا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"اسلام علیکم۔" وہ نروس سی بولی۔

"وعلیکم اسلام۔ کدھر بزی ہیں آپ میں کب سے آپکا نمبر ٹرائی کر رہا ہوں نمبر بزی جا رہا ہے۔ اتنا تو خیال رکھیں کہ کسی اور کی کال آ رہی ہے وہ ہی ریسیو کر لیں۔" وہ پریشان لہجے میں اس پہ برس رہا تھا۔۔ وہ میٹنگ کی بریک پہ اسے کال کر رہا تھا۔ رانیہ کو بھی محسوس ہوا تھا سیکنڈ کال کا مگر وہ ردا کے ساتھ لگی رہی پہلے سیل سائلنٹ پہ تھا۔ اور وہ بالکونی میں شاید وہ تب سے ہی کال کر رہا ہوں۔ وہ شرمندگی سے نیچلا ہونٹ کاٹ رہی تھی اب۔

"آدھے گھنٹے سے میں ٹرائی کر رہا ہو۔ پہلے کوئی ریسیو نہیں تھا کر رہا اور بعد میں بزی۔ ہم انجان شہر میں ہیں رانیہ تب تک ذرا ہوش میں رہیں۔ اپنے گھر اور بات ہوتی ہے۔ سمجھ رہی ہیں ناں میری بات۔" اسکا یہ فکر سے بھرپور لہجہ رانیہ کو حد سے بھلا لگ رہا تھا۔

"سوری۔ پہلے سیل سائلنٹ پہ تھا اور اب ردا کی کال تھی میں سیل چیک نہیں کیا۔" وہ شرمندہ سے بولی ۔اسکے بولنے پہ آبان نے سکون کا سانس خارج کیا اور چہرے پہ ہاتھ پھیر کے خود کو فریش کرنے کی کوشش کی۔

"او۔کے۔ میں بس کچھ ہی دیر میں گھر آ رہا ہوں۔ اور اپنی دنیا والی بات کا جواب پھر کبھی کے لیے اٹھائی رکھیں۔ ملکہ عالیہ۔" وہ گھمبیر لہجے میں کہتا کال بند کر گیا۔ رانیہ نے دانتوں تلے اپنی زبان دبائی وہ یہ بات

http://primenovels.blogspot.com/

بھی سن چکا تھا۔اور مسکراتے ہوئے سیل ویٹرس کی طرف بڑھایا۔ساتھ شکریہ ادا کیا وہ جواباً کہتے باہر نکل گئی۔

"رانیہ تمہاری زبان تمہیں مروائے گی۔" وہ کھسیانی سے ہنسی ہنسی۔اور سیل چیک کیا تو واقع ہی آبان کی ۲۵ مسڈ کالز تھیں۔اسکا اپنے لیے پریشان ہونا دیکھ کے ایک سکون اسکے اندر اترتا گیا۔

وہ رات گئے کمرے میں داخل ہوا۔رانیہ کمرے میں نظر نہ آئی۔آگے بڑھا تو ٹیرس میں کھڑی نظر پڑی ۔سرد آہ خارج کرتا آگے بڑھا۔

" اتنی بے خبری اچھی نہیں ہوتی۔ارد گرد کا بھی دھیان رکھنا چاہیے۔" آبان اسے پاس جا کے بولا تو وہ اچھل پڑی۔

"آپ یہاں مجھے ڈانٹنے اور ڈرانے کو ہی لے کے آئے ہیں بس۔" رانیہ نے اسکو گھورا کہا۔

"وہ بعد میں بتاؤں گا پہلے اندر چلیں۔کتنی سردی ہے اور آپ آرام سے کھڑی ہیں۔کہی سردی لگ گئی تو میرے گھر والوں نے مجھے نہیں چھوڑنا۔" واقعی ہی سردی بڑھ گئی تھی۔

"چلیں شاباش۔میں فریش ہو کے آتا ہوا تو کھانا ایک ساتھ کھاتے ہیں۔" وہ اسے کہتا واپس چلا گیا۔

http://primenovels.blogspot.com/

اسکی نظر ایک منظر پہ ٹھہر ہی گئی تھی۔ ہوٹل سے ذرا ہٹ کے تارکول کی لمبی سڑک۔ اور اس پہ لگے زرد رنگ کی سٹریٹ لائٹس ماحول کو اور بھی خواب ناک بنا رہی تھی۔ ساتھ پہ بنے بینچ۔ اکا دکا لوگ وہاں چہل قدمی کر رہے تھے۔ اوپر سے سردی میں۔ رانیہ کو یہ سب بہت اچھا لگ رہا تھا۔

"رانیہ آجائیں۔ کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔" آبان کی آواز پہ اسکا ارتکاز ٹوٹا۔ وہ اندر چلی گئی۔ اور ہاتھ دھو کہ وہ کھانا کھانے بیٹھ گئی۔ کھانے کے کچھ دیر بعد وہ فائلوں میں سر دیئے بیٹھا رہا اور رانیہ ٹیرس کی کھڑکی میں لگی اسی منظر کو دیکھے گئی کیونکہ باہر سردی کی وجہ سے ابان نے اسے جانے سے منع کر دیا تھا۔

اسکی محویت نوٹ کر کے وہ فائلیں چھوڑتا ہوئے اسکے پاس جا کے کھڑا ہو گیا۔

"اتنی محویت سے باہر کیا دیکھا جا رہا ہے۔" ابان نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔

"اور کرنے کو بھی تو کچھ نہیں میں تو یہاں آ کے ہی بری پھنسی۔ بھلا یہ تو آفیشل ٹرپ تھا آپکا۔ مگر پھوپھو کو کون سمجھائے۔" دراصل کچھ اسکا خود کا دل نہیں تھا لگ رہا۔

"اچھا کافی منگوائی ہیں میں۔ ادھر آئیں کافی انجوائے کریں۔" اسنے اسے بہلانے کو بولا جانتا تھا کہ وہ اداس ہے اب۔

"ابان۔" رانیہ نے اسے پکارا۔ دھیان ہنوز ادھر ہی تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"بولو سن رہا ہوں۔" ابان اسکے اس طرح مخاطب کرنے پہ حیران ہوا۔

"میری بات مانیں گے مجھے ادھر جانا ہے تھوڑی دیر میں آجائیں گے۔ پلیز پلیز۔" وہ مس نہیں کرنا چاہتی تھی اس واک کو سو بول پڑی۔

"نو۔ وے ٹائم دیکھیں ذرا ا بج چکا ہے اور میں آپکو لے کے اس ٹائم باہر جاؤ۔ میں پہلے بھی آپکو سمجھا چکا ہوں سو ضد مت کریں۔ اور باہر سردی بھی بہت ہے کیوں آپ نے بیمار پڑنا ہے۔" وہ سخت چڑا اور صاف منع کر دیا۔

"مجھے جانا ہے کچھ نہیں ہوتا۔ پلیز صرف تھوڑی دیر میں ہم واپس آجائیں گے۔" وہ اب اسکا بازو پکڑے اسے منا رہی تھی۔

"او۔ کے بابا۔ چلو لیکن زیادہ ٹائم کے لیے نئیں۔ اچھے سے شال اوڑھے اور خود کو کور کر لیں اگر بیمار پڑ گئی تو مجھے پہ الزام آنا ہے۔" وہ اپنی جیکٹ پہنتے ہوئے بولا۔ اور ساتھ اپنا ریوالور بھی رکھ لیا۔

بن کہے سنو او یارا

ہم نے تو یونہی دل ہارا۔۔

https://famousurdunovels.blogspot.com/

دونوں کے درمیاں معنی خیز خاموشی تھی۔ کچھ رات کا پہر تھا۔ ان کے علاوہ صرف دو اور کپل تھے۔ وہ ان سے کافی آگے تھے۔ لمبا سا فٹ پاتھ تھا۔

"خاموشی کی اپنی ایک زبان ہوتی ہے اگر کسی میں حس اسے محسوس کرنے کی ہو تو۔" وہ اپنی دھن میں مگن بولی۔ آبان اس جیسی غیر سنجیدہ لڑکی سے یہ بات سن کے حیران ہوا۔ کیونکہ وہ ہر وقت ہنستی کھیلتی اسی تنگ کرتی دیکھی تھی۔

"آپ کو فلسفہ بھی آتا ہے واہ۔" آبان نے کہا۔

"زندگی سب کچھ سیکھا دیتی ہے۔ بہت بے رحم ہوتی ہے۔ کبھی کبھی تو سانس لینا بھی دشوار کر دیتی ہے۔" وہ کرب سے بولی۔ آنکھوں میں نمی تھی۔

"آپکو پتہ ہے میں نے اپنوں کے بہت بھیانک چہرے دیکھے ہیں۔ شروع سے ہمیں بھائی نہ ہونے پہ مورد الزام سمجھا جاتا تھا۔ میں نے بہت کچھ سہا ہے زندگی میں۔" وہ آج نا جانے کس احساس کے تحت آبان سے سب کچھ شیئر کر رہی تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

"آپکو پتہ ہے اس معاملے میں قصور کس کا ہے میرے بابا کا۔ انکو اعتماد نہ تھا مجھ پہ۔ مجھے کیوں مشق ستم بنایا گیا۔ ایک مجمعے نے میری ذات کی دھجیاں اڑائیں۔ ایک مرد میں اتنا سٹیمنا ہونا چاہیے کہ اگر وہ اپنی پسند کی شادی کریں تو اپنی بیوی کو انصاف دلوائے اپنی فیملی سے۔" وہ تھوڑی دیر کو روکی۔

"مگر انصاف تو دور اس سمیت اسکی اولاد بھی روزانہ جیتی مرتی ہے۔ اپنوں کے طعنے، دادی کے کوسنے بیٹا نہ ہونے پہ وہ الفاظ۔ مگر پھر بھی خاموشی کیوں

میری ذات پہ بھی کیچڑ اچھالا گیا۔ پھر مجھے آپ کے کوٹ میں کک کر دیا گیا۔ میرے بابا کے ہوتے میری ساتھ یہ سلوک کیا گیا۔ پسند کی شادی کروالینا آسان ہے مگر پھر اسے سنبھلنا بہت مشکل ہے۔ اور پھر یہ غلطی آپی نے کی۔ کیوں۔" وہ اب خاموش ہوئی۔

"اور پھوپھو مجھے کہتی ہیں کہ وہ میری ماں ہیں میں ان سے قطع تعلقی نہ کروں۔ کیوں وہ خاموش رہی اپنے حق کو آواز نہ اٹھائی۔ کہی نہ کہی پڑھے لکھے لوگ بھی اس دباؤ میں آہی جاتے ہیں کہ انکے ہاں بیٹا نہیں اور اسی ذہینیت کا شکار ہو جاتے ہیں میرے ماں باپ بھی ویسے ہو گئے۔ ظلم سہنا بھی خاموش رہ کہ اچھا نہیں۔" آبان نے اسکو بولنے دیا کیونکہ اسے کچھ دن پہلے تانیہ بیگم نے سب بتا دیا تھا۔

"پہلے بھائی نہ ہونے کا گناہ زمرے میں آیا پھر بابا کے ساتھ انکے بیٹا بننے کی خواہش نے ذلیل کروایا۔ حالانکہ میں وہ سب بابا کی خاطر کیا کہ انکے اور ہمارے درمیان حائل دیوار گرے۔ تب مجھے آوارہ

http://primenovels.blogspot.com/

گردی کے طعنے کا سامنہ کرنا پڑا۔ اور اب زمر آپی کی خطا کا بوجھ مجھ پہ مسلط کیا گیا۔ میرا قصور کیا تھا ۔" یہاں اسکی ہمت جواب دے گئی

اور وہ سسک پڑی وہ رونا نہ چاہتی تھی مگر خود کو روک نہ پائی۔ آبان نے کرب سے آنکھیں میچیں۔ اسے پکڑے بینچ پہ لایا۔ وہ ارد گرد کی پرواہ کئے بغیر اسکے بازو سے لگی رو رہی تھی۔ آبان نے اسے رونے دیا ۔ کچھ دیر بعد جب دل ہلکا ہوا اور پوزیشن کا خیال آیا تو خجل ہوتی پیچھے کو کھائی۔

"شرمندہ ہونی کی ضرورت نہیں۔ یہ کندھا اور بندہ دونوں آپکے ہی ہیں۔ جب دل چاہے استعمال کر سکتی ہیں وہ الگ بات ہے کہ مستقبل میں یہ آنسوں خوشیوں کے ہوا کریں گے یہ وعدہ ہے آبان کا آپ سے۔" وہ سچائیوں چور لہجے میں بولا۔ اور آخری بات وہ دانستہً خود سے بولا۔

"شروع سے آخر تک غلطی آپکی ہر گز نئیں۔ مگر اب آپ ضرور کر رہی ہیں۔ غصہ ناراضگی اپنی جگہ مگر وہ آپکے والدین ہے اس سے تعلق توڑنے پہ تو اللہ بھی راضی نہیں ہو گا آپ سے۔ بے شک حالات مشکل ہیں۔ مگر کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر لینا مسئلہ کا حل تو نہیں۔" وہ اسے سمجھا رہا تھا۔ ممانی کی پریشانی جا اسے اندازہ تو تھا ہی۔

"آپ نئیں سمجھے گے اپ پہ وہ بیتا جو نہیں۔" وہ بدگمانی سے بولی۔

http://primenovels.blogspot.com/

السلام علیکم

ہمیں اپنے بلاگز (ویب سائیٹ) FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم،

آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔

آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ

کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور پیج پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

"رانیہ میں آپکو جلد بازی کرنے کو نہیں کہہ رہا۔ میری بات پہ غور ضرور کریئے گا۔ وہ آپکے والدین ہیے ۔ عمر کے اس حصے میں وہ بھی کون سے سکون میں ہونگے۔ انکو اکیلا مت کریں۔ وہ کیسے اکیلے یہ سب فیس کر رہے ہونگے۔" وہ اسکا ہاتھ پکڑے سے اپنی بات کہہ رہا تھا۔

"اور انکل کی غلطی ضرور ہے کہ انکو پھوپھو کا حق اس گھر میں دلوانا چاہیے تھا۔ انہوں نے پسند کی شادی کی تھی اور یہ غلط بات نہین اور شادی بھی انکے والدین کی موجودگی میں ہوئی۔ اولاد تو اللہ کے بس میں۔" وہ سر جھکائے سن رہی تھی۔

"چلیں اب اٹھیں۔ سردی ہو رہی ہے۔" وہ کہنے لگا۔ اب واپسی کے لے قدم بڑھائے۔

"ویسے آپ شروع سی ہی ایسی پاگل ہیں یہ بعد میں کوئی کورس کیا ہے۔" وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔ رانیہ نے اسکا منہ دیکھا۔

"یہ ہی سردی کے اس موسم میں واک کا آئیڈیا جو آپکی دماغ میں آیا۔" وہ اسکا موڈ بحال کرنے کے چکروں میں تھا۔

"نہیں یہ تو آپکی صحبت کا اثر ہے۔" وہ بھی جواباً بولی۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"ہاہابس یہ ہی سیکھا ہے مجھ سے۔" وہ کہتا اچانک اسکے سامنے آ کے بولا۔ رانیہ کا چہرے اسکے بلکل سامنے تھا۔

"ہاں سیکھا ہے ناں دوسروں کو شک کی نظر سے دیکھنا، گھورنا، ڈانٹنا اور بلاوجہ دھونس جمانا۔" وہ اسکو جتلاتے ہوئے بولی۔

"ہے تو یہ سب میں اپنوں کے لیے کرتا ہوں غیروں سے نہیں کرتا۔" وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔ رانیہ اب ادھر ادھر دیکھنے میں مصروف ہو گئی۔ آبان نے بھی ٹھنڈی آہ خارج کی۔

-12

اگلا دن بھی ابان کا بزی گزارا اور رات میں ہی آیا تھا۔

جب وہ کمرے میں آیا تو رانیہ سوئی ہوئی تھی۔ سینڑ میں کشنز کی دیوار تھی جو جس دن سے آئے تھے بن رہی تھی۔

تجھے ہم اور کسی کا نہ ہونے دیں گے کبھی

تُو بھا گیا ہے ہمیں' خود کو اب ہمارا سمجھ

سوتے میں وہ معصوم سی پری لگ رہی تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

"پاگل۔"اسکو دیکھتے اسے بے اختیار ہنسی آئی تھی۔وہ سارا دن کبھی فون پہ ردا اور پھوپھو سے باتیں کرتی رہی اور کبھی ٹی وی دیکھتی رہی۔

اگلے دن جب وہ میٹنگ کے لیے تیار ہو رہا تھا رانیہ بھی اٹھ چکی تھی۔اسکا سیل بجا۔

"ہونہہ۔ٹھیک ہے میں سمجھ رہا ہوں بات۔مگر اب حالات بھی تو چیک کروں ناں۔مشکل ہو جانی ہے ۔اب پتہ نئیں اس کام میں کتنا ٹائم لگے۔"آبان نے فون پہ موجود دوسرے کو کہا۔رانیہ نا سمجھی سے اس کی باتیں سن رہی تھی۔

"رانیہ آپ اکیلی بور ہوتی رہیں گی۔وکیشز پہ آئیں ہیں تو انجوائے کریں آپ بھی۔آپ آج جا کے شاپنگ کر آئیں۔سب کے لیے کچھ نہ کچھ لے کے آئیں۔"آبان نے بیگ میں لیپ ٹاپ رکھتے ہوئے اسے کہا۔

مگر میں اکیلی۔آپ بھی چلیں ساتھ۔"رانیہ واقعی کی اکیلی نہیں جانا چاہتی تھی۔اس لیے اسے بولی۔

"اکیلی نہیں ہونگی آپ۔توقیر آپکے ساتھ ہونگے۔افراز بھی کچھ دیر میں آنے والے ہے میں اور وہ آپ کو شاپنگ میں ہی جوائن کریں گے۔"آبان نے اسے پلان بتایا۔

"مگر۔"رانیہ منمنائی۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"اور ہاں آپ توقیر کے ساتھ رہیں گی۔ اپنا سیل اپنے ہاتھ میں رکھیے گا۔ میری کال فوراً اٹینڈ کرنی ہے۔ اور اگر کوئی مسئلہ ہو تو مجھے فوراً بتایئے گا۔" وہ اسے ایسے ہدایات دے رہا تھا جیسے وہ جنگ کے میدان میں جا رہی ہوں۔

"آف آبان آف۔" رانیہ کانوں پہ ہاتھ رکھتی بولی۔

"جی رانیہ آبان حسن۔" وہ شوخی سے اسکی طرف جھکتے بولا۔

"آپکو ٹیچر ہونا چاہیے تھا۔ ہر وقت کوئی نہ کوئی لیکچر سٹارٹ ہوتا ہے۔ میں شاپنگ پہ جا رہیں ہوں۔ ساتھ آپکا وہ باڈی گارڈ بھی جا رہا ہے۔ اور اوپر سے آپکی انسٹرکشنز مجھے لگ رہا ہے کہ میں سپیس میں جا رہی ہوں۔" رانیہ چڑ کے بولی۔

"میں تو آپ کو کہی نہ جانے دوں تم سپیس کی بات کرتی ہوں۔ اور ویسے بھی دوسری سپیس آپکو ضرورت سے زیادہ مل گئی ہے۔" آبان نے اسکے بازوں سے کھینچ کے اسکو اپنی طرف کیا اور معنی خیزی سے بولا۔ رانیہ تو گنگ رہ گئی۔

"وہ۔ م میں ردا سے پوچھ لوں اسے کیا چاہیے۔" رانیہ نے اپنے بازوں چھڑوتے ہوئے کہا۔

"پہلے اسکے بھائی سے تو پوچھتی جائیں۔" آبان نے اس کے پیچھے سے کہا مگر وہ واش روم میں گھس گئی۔

http://primenovels.blogspot.com/

"ان کو اچانک پتہ نہیں کیا ہو جاتا ہے۔" رانیہ بڑبڑائی۔

آبان کے جانے کے ایک گھنٹے بعد رانیہ شاپنگ پہ نکل گئی تھی۔ اب وہ اکیلی گھومتی تھک گئی تھی۔ آبان کو کال کر کر کے وہ پاگل ہو گئی تھی مگر وہ اٹینڈ نہیں کر رہا تھا۔ سب کے لیے وہ کچھ نہ کچھ لے تو چکی تھی ۔وہ ایک ترکیب سوچتے باڈی گارڈ کے پاس آئی۔ غصے تو آج شدید آیا تھا۔

"سنیں۔ اپنے صاحب کو کال ملائیں ذرا۔۔" وہ اسکے پاس آتے غصے سے بولی۔ جیسے ہی اسنے کال ملائی رانیہ نے اسکے ہاتھ سے فون جھپٹ لیا۔

دوسری طرف سے آبان کے آواز گونجی۔

"دیکھو توقیر۔ تم نے میڈم کو ابھی بلکل روم میں نہیں لے کے آنا۔ سنو وہ مجھے بار بار کال کر رہی ہیں اسے بولوں کے سر میٹنگ میں ہیں۔" رانیہ منہ کھولے اسکے جھوٹ سن رہی تھی۔ کہ اسے ایک آواز سنائی دی ۔

"آبان کم ہیر ڈارلنگ۔" کسی عورت کی آواز تھی اور اوپر سے آبان کے جھوٹ اور اسکے الفاظ۔

رانیہ کو لگا وہ گر جائے گی۔ اسکا سر چکرا رہا تھا۔ مگر کچھ دماغ میں آیا اور فورا عمل کیا۔ بیگ سے چاقو نکالا جو اسنے گھر کے لیے خریدا تھا۔ اور باڈی گارڈ کو دھمکی دی۔

http://primenovels.blogspot.com/

"اگر تم مجھے ابھی واپس ہوٹل نہ لے کے گئے یا پھر تم نے اپنے سر کو میرے واپس ہوٹل جانے کا بتایا تو میں اپنی جان لینے میں ایک منٹ نہیں لگاؤں گی۔" رانیہ نے اسکا موبائل بھی اپنے قابو میں رکھا۔ اب وہ بے بس باڈی گارڈ آگے آگے تھا اور رانیہ پیچھے۔

وہ اب مجبور تھا۔ اگر وہ سر کو بتانے کی کوشش کرتا تو وہ کچھ بھی کر سکتی تھی۔ سو بھلائی اسی مین ہی تھی ۔ہوٹل تک کا راستہ رانیہ کی زندگی کا بدترین سفر تھا وہ ہزار دفعہ مری تھی اور جی تھی۔

۔سارا راستہ اسنے چاقو کلائی پہ رکھا یہاں تک کے باڈی گارڈ کے پیچھے چلتے چلتے وہ کمرے تک آگئی۔ اور اب یہ دروازہ کھولنا اسے دنیا کہ مشکل ترین اور جان لیوا کام لگا۔ کیونکہ شاید اس ایک دروازے کے کھلنے کے بعد باقی سب دروازے بند کرنے پڑ جائیں۔ وہ آگے بڑھی اور دروازہ کھولا۔ اسکے ہاتھوں میں جان نہ تھی۔

اندر کا منظر دیکھ کہ وہ چاقو اسکے ہاتھ سے گرا تھا اور وہ دونوں ہاتھ منہ پہ رکھ کے اپنی آواز کو دبا رہی تھی۔

ایک لڑکی بلکل آبان کے پاس بیڈ پہ بیٹھی ہوئی تھی۔ اسنے آبان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ اور اسکے کان میں کوئی سرگوشی کر رہی تھی۔ اور مسکرا رہی تھی۔

اور رانیہ کی موت ہو چکی تھی۔ شور کی آواز پہ دونوں چونکے۔ آبان تو ہکا بکا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"رانیہ۔۔"ابان کے مُنہ سے نکلا۔

وہ رانیہ کو دیکھ کے سٹل تھا۔ کہتا رانیہ کی طرف آنے لگا۔

۔وہ دراصل ایکچوئیلی۔ میں تمہیں بتاتا ہوں۔"ابان اسکو سامنے دیکھ کے دنگ رہ گیا تھا۔ یہ تو اسنے نہ سوچا تھا۔ رانیہ نے اسے وہی سے ہاتھ کے اشارے سے پاس آنے سے روکا تھا۔ وہ بے بسی سے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ضبط سے آنکھیں میچ گیا

۔

"رانیہ لیٹ می ایکسپلین۔"ابان نے پھر کوشش کی۔ وہ لڑکی رانیہ کو اور ابان کو دیکھ کے سمجھ گئی تھی کہ یہ کون ہو سکتی ہے۔

"ہوازشی۔ مائے بوائے ابان۔"وہ ابان کے پاس جا کے بولی۔

"گیٹ لاسٹ۔" آبان نے اپنے کان سے بلوٹوتھ ڈیوائس اتار کے پھینکی۔ اور دوسرے طرف بیٹھے لوگوں کو حالات کی سنگینی کا اندازہ ہو گیا تھا۔ اور وہ لڑکی نہیں بلکہ زیادہ عمر کی تھی جس نے اپنے چہرے کو میک اپ سے خوبصورت بنایا ہوا تھا۔ واہیات لباس میں ڈوپٹہ سے بے نیاز۔ ایک ادا سے آبان کے پاس سے گزری تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"پھر ملیں گے جلد ہی اکیلے میں مائے بوائے آبان۔" وہ ہنستی رانیہ کی دنیا کو تباہ کرتی باہر نکلتی گئی۔ اور رانیہ دونوں ہاتھوں کو منہ پہ رکھے سسکیاں لے رہی تھی۔

"رانیہ میری بات سنو جو تم سمجھ رہی ہو ویسا کچھ نہیں۔" وہ اسے سمجھنے کو آگے بڑھا۔

"بس ایس۔ پی صاحب بہت ہو گیا۔ بہت بنالیا آپ نے میرا تماشہ۔ بہت بنالیا مجھے بے وقوف۔" رانیہ اس وقت بدگمانی کے عروج پہ تھی آخر آنکھوں سے دیکھا تھا۔ اب تو اسکے جذبات بدل رہے تھے آبان کو لے کے۔ رانیہ الماری کی طرف بڑھی بیگ نکالا اور کپڑے رکھنے لگی۔

"رانیہ بات سمجھنے کی کوشش کروں۔ میری بات تو سن لوں تم پہلے۔ یہ سب سچ نئیں ہے۔۔" آبان بے بسی کی انتہا پہ تھا۔ رانیہ کو دل میں بسا چکا تھا۔ کیسے اسکی بے اعتباری برداشت کر سکتا تھا اب وہ۔

"ٹھیک جا رہے ہیں ایس۔ پی صاحب آپ۔ اکیلے آپکو ہی کیس ملا ہے ناں۔ باقی تو کوئی نہین نظر آرہا مجھے یہاں۔" رانیہ اسکی طرف دیکھتے غصے سے چیخی۔

"اور کیا یہ بھی ڈیمنڈر رکھی جاتی ہے۔ یہ سب کرنے کی۔"

چیختے ہوئے بولی۔

http://primenovels.blogspot.com/

"اسی لیے آپ مجھے ساتھ نہیں لا رہے تھے۔ مگر پھوپھو کو کیا پتہ تھا۔" وہ ہر بات کو غلط رنگ میں لے رہی تھی۔ اتنی بے اعتباری۔ آبان نے اسکی طرف زخمی آنکھوں سے دیکھا۔ اگر وہ غصے میں نہ ہوتی تو ان آنکھوں پہ ایمان لے آتی۔

"ڈونٹ ٹچ می۔" رانیہ نے آبان کا ہاتھ اپنے ہاتھ پہ آتے دیکھا تو چیختی پیچھے ہوئی۔

اسکے رد عمل پہ آبان کا دل خون خون ہو گیا تھا۔ وہ اپنی آنکھوں کو زور سے بھینچتے درد کم کرتے ہاتھوں کو پیچھے کر گیا۔ جس سے پیار کیا یہ ملا بدلے میں۔

I thought I'd been hurt before but

No ones ever left me quite this sore

Your words cut deeper than a knife

اس سے زیادہ ضبط نہ تھا آبان میں۔

"بس بہت ہو گئی آپ کی بکواس۔ آپ نے جو سمجھنا ہے سمجھوں۔ آئی ڈانٹ کیئر۔ مجھے کوئی فرق نہ پڑتا۔ رہی آپکو چھونے کی بات مجھے بھی کوئی شوق نہین آپکو چھونے کا۔" وہ بھی اب ڈھارا تھا۔ اپنے

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

کردار پہ وہ کوئی بات برداشت نہین کر سکتا تھا یہ تو رانیہ تھی اس لیے اسکی باتیں سن رہا تھا۔ کوئی اور ہوتا تو جان سے جاتا۔ افراز جو دوسری طرف موجود تھا کمرے میں داخل ہوا۔ حالات کا اندازہ اسے ہو چکا تھا۔

"بھابھی دیکھیں۔ تحمل سے کام لیں۔" اسے ڈیوائس کی مدد سے اندازہ ہو چکا تھا کہ گڑبڑ ہو گئی ہے پہلے تعلقات کونسے خوشگوار تھے۔

"چلیں وکالت کے لیے بھی لوگ آ گئے ہیں۔ پلیز مجھے ابھی گھر جانا ہے افراز بھائی۔ میں ایک منٹ رکنا نہیں چاہتی یہاں۔" وہ آنسوؤں صاف کرتے ہوئے افراز سے بولی۔

"افراز ابھی دو بجے کی فلائٹ میں تم اپنی اور انکی ٹکٹس بک کروالوں۔ اور ان سے بولوں کہ میں بھی انکو یہاں برداشت نہیں کر سکتا مزید۔" وہ کہتا باہر کو لپکا۔

"مگر آپ دونوں بات کو سمجھ کیوں نہیں رہے۔ میں بھابھی کو بتاتا ہوں ناساری بات۔" وہ آبان سے بولا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے صفائیاں دینے کی۔ میں ہرگز کسی کو اپنی ذات کے متعلق صفائیاں دیتے برداشت نہیں کر سکتا۔ نو مورڈسکشن۔ اور مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی میرے بارے میں کیا سمجھتا ہے۔" آبان کہتے باہر نکل گیا۔ اور رانیہ اسے جاتے دیکھتی گئی۔ آنکھوں میں برسات ہونے لگ گئی تھی۔

"ہاں میں کیا ہوں آپکے لیے پتہ ہے مجھے اپنی اوقات کا۔۔" اسکا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

افراز اور وہ واپس آ چکے تھے۔ اسکی اچانک واپسی پہ سب حیران تھے مگر ابان پہلے ہی کال کر کے انکو بتا چکا تھا کہ کیس کے سلسلے میں وہ اپنی ٹیم کے ساتھ کہی جا رہا ہے تو اس لیے رانیہ کا ٹور شارٹ ہو گیا ہے۔

رانیہ اسکی چالاکی پہ کھول کے رہ گئی تھی۔ دوران سفر افراز نے بات شروع کی تھی مگر رانیہ نے اسے سختی سے منع کر دیا تھا۔ افراز بھی کچھ سوچ کے چپ کر گیا تھا۔

دو دن بعد ابان واپس آیا تھا مگر ابھی آفس میں ہی تھا۔ وہاں سے ملنے والی سب معلومات جو قربان شاہ کے کالے کرتوتے کی گواہ تھی اپنی ٹیم کو بریف کر رہا تھا۔ ان سے فارغ ہو کے اسنے اپنے آنے کی اطلاع حسن صاحب کو دی گھر جانے کا بلکل موڈ نہ تھا۔ ٹوٹ سا گیا تھا وہ اسکی بے اعتباری پہ۔ اتنا اعتبار تو کر لیتی آخر وہ بھی تو اسکے ساتھ رہی تھی۔ تنہائی میں بھی۔ افراز اسکی حالت کا اندازہ لگا سکتا تھا۔ وہ اپنے کردار پہ کسی قسم کا شک یا بات برداشت نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ از حد فیئر انسان تھا چاہے پھر وہ اسکی ذاتی زندگی ہو یا عملی۔

"مجھے بہت برا لگ رہا یار میرے آئیڈیے کی وجہ سے تم دونوں کے تعلقات خراب ہو گئے ہیں۔" وہ ابان کے سامنے کرسی پہ آ کے بیٹھا تھا۔ ابان نے نظر اٹھا کے اسے دیکھا اور طنزاً ہنسا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"پہلے کون سے خوشگوار تھے تم کیوں پریشان ہوتے ہو۔" ابان نے اسے کہا تھا۔ اب تو وہ انکے گھر کا داماد بھی بن چکا تھا۔

"نہیں یار میرا ہی آئیڈیا تھا کہ اسکی سیکرٹری کو بلا کے اس سے معلومات لی جائیں۔" افراز بولا۔

یہ آئیڈیا افراز کا تھا کہ اسکی سیکرٹری کے سیل سے اسکا ڈیٹا لیا جائے۔ وہ جونہی آفس سے نکلتی تھی تو ایک ڈرائیو اسکے پاس ہوتی تھی جس میں وہ سسٹم کا ڈیٹا رکھتی تھی یہ معلومات وہاں ٹیم کے ایک ممبر نے از آ وزیٹر جا کے مختلف گیٹ اپ میں چار دن میں حاصل کی تھی۔ افراز کو اسکی سیکرٹری کا بائیو ڈیٹا بھی معلوم تھا اور پلس وہ کس فطرت کی ہے۔

"یار افراز کسی لڑکی کو اس میں انوالو کرنا۔ ڈیٹس ناٹ گڈ۔" ابان نے میٹنگ میں سراسر مخالفت کی تھی۔

"وہ جس فطرت کی ہے میں جانتا ہوں سو یہ پلان ہی ورک کرے گا کیونکہ سیدھے سے وہ تو کبھی ڈیٹا نہیں دے گی۔ اس طرح نہ ہم لوگ اکسپوز ہونگے اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی مسئلہ ہو گا۔" افراز نے اپنا پلان بتایا۔

"مگر یہ کام کرے گا کون۔ کون اسکو شیشے میں اتار سکتا ہے۔ تم اسکو مسمرائز کروں گے۔" ابان نے اسکو گھورا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"تو میرے شیر۔" ابان نے اسے شرارتی نظروں سے دیکھا۔

"اگر یہ مذاق ہے تو نہایت برا۔" ابان نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"دیکھ یہ کام تمہیں ہی کرنا ہے۔ ورنہ کوئی اور نہیں کر سکتا۔" افراز نے صاف بتایا۔

"تمہیں اچھا خاصا پتا ہے مجھے ان کاموں کا کوئی تجربہ نہیں ہاں البتہ تمہاری سنچریاں ضرور ہیں۔" ابان نے استہزائیہ کہا تھا۔

"یہ کام تم ہی کروں گے آٹس فائنل۔" افراز نے ایک نہ سنی تھی۔ ابان نے اسکو باتوں میں لگائے دور نا محسوس طریقے سے اسکے سیل کو اپنے لیپ ٹاپ سے کنیکٹ کر کے ڈیٹا سیو کر لیا تھا اسکے لیپ ٹاپ میں ہیکنگ ایپس کے ذریعے۔ سب ٹھیک ہو چکا تھا۔ مگر رانیہ کی آنٹری سے وہ ہل کے رہ گیا تھا۔

اسکی میٹنگ اور جو جو لوگ کونٹیکٹ لسٹ میں تھے اسکا پتہ لگ گیا تھا پلس کون سی سپلائی کدھر اور کب ہونی ہے۔ یہ سب ہیلپ فل تھی بہت۔

"غلطی تمہاری بھی ہے ابان۔ کم از کم تمہیں بھابھی کو واپس آنے نہ دیتے۔ انکو سچ بتا دیتے تو آج یہ نوبت نہیں آنی تھی۔" افراز نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے کسی کو اپنی صفائیاں دینے کی ضرورت نہیں

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

۔اور کوئی میرے بارے میں کیا سوچتا ہے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"وہ ناگواری سے بولا تھا۔

"وہ کسی نہیں تمہاری بیوی ہے۔"افراز نے اسے غصے سے دیکھا۔

"ہونہہ بیوی۔وہ رشتہ جیسے بنا تھا تم بھی جانتے ہو اچھی طرح۔"ابان بھی بھرا ہوا تھا۔

"تم ابھی تک وہاں ہی کھڑے ہو۔جب تک وہ باتیں دماغ سے نکال کے نئی چیزیں زندگی میں نہیں لاؤں گے تو کیسے زندگی گزرے گی۔زندگی میں رنگ کیسے آئیں گے۔"افراز نے اسے دیکھ کے افسوس سے کہا۔

"میں تو آگے کے مراحل طے کر رہا تھا۔نئی منزلوں کی طرف اسے لے جانا چاہ رہا تھا مگر اسکی بے اعتباری نے مجھے سمجھا دیا ہے کہ میری سمت غلط تھی۔تو اب نہ مجھے کوئی ضرورت ہے اور نہ ہی فرق پڑتا ہے۔"ابان اس دشمن جان کے کاری واروں سے تنگ آ گیا تھا۔اس دفعہ تو لگا جیسے شہ رگ پہ وار کیا ہو۔

"فرق تو تمہیں پڑتا ہے۔اب تم مانو یا نہ مانو۔"افراز نے سوچا اور کچھ سوچ کے چپ ہو گیا تھا

-13

گھر آتے ہی پہلے باری چوکیدار کی تھی غلطی بھی اسکی ہی تھی جو گیٹ کھلا چھوڑ کہی غائب تھا اوپر سے ابان کی آمد سے بے خبر تھا۔پہلے اسکی پیشی ہوئی تھی۔اس سے نبٹ کے اندر آیا۔سخت جھنجھلایا ہوا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"بسم اللہ۔ میرے بیٹا آگیا ہے۔ تمہاری ماں اداس ہو گئی تھی۔" تانیہ بیگم اسے دیکھ کے کھلی تھی۔

اسنے بھی آگے بڑھ کے ماں کو سلام کیا اور پیار کیا۔

"کیوں باہر غصے ہو رہے تھے۔ تھک گیا ہے میرا بیٹا۔ جاؤ فریش ہو جاو۔ رانیہ کمرے میں ہی ہے" تانیہ نے کہا۔ اسکا نام سن کے ابان کے چہرے پہ سختی آگئی۔

"جی۔" کہتا وہ وہاں سے ہٹ گیا۔ وہ پہلے کبھی کسی ملازم سے بھی اتنا غصہ نہ ہوا تھا۔ تانیہ بیگم الجھی۔

"کسی کیس کی ٹینشن میں ہو گا۔ میرے خدا میرے بچے کو کامیاب کرنا۔ اور اپنی حفاظت میں رکھنا ۔" انہوں نے دعا کی۔

وہ آندھی طوفان بنا اندر داخل ہوا۔ بیڈ پہ بیٹھی رانیہ

بھی اچھل پڑی۔ ابان پہ نظر پڑی تو سب یاد آگیا۔ ابان نے اسے ایک نظر دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا۔ رانیہ کڑھ کے رہ گئی۔۔ سٹڈی میں گھس گیا تھا۔ ڈنر کے وقت وہ باہر آیا تھا نیند پوری کر کے وہ بھی تانیہ بیگم نے ردا کو دو بار بھیج کے بلوایا تھا۔ شرٹ اور ٹراوزر میں ماتھے پہ بکھرے بال اور چہرے پہ سختی اسے اور بھی پر کشش بنا رہی تھی۔ رانیہ کا غصے بھی کم نہیں ہو رہا تھا۔

"ابان طبیعت تو ٹھیک ہے بیٹا۔" تانیہ نے فکر مندی سے کہا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"جی ماما بس تھک گیا ہو تھوڑا۔" رانیہ کو مکمل نظر انداز کیا ہوا تھا۔

"چلو ریسٹ کرنا اب۔ کھانا کھالو بھوکے ہو تب سے کچھ نہیں کھایا۔ رانیہ ادھر آو ابان کی ساتھ والی چیئر پہ اور اسے کھانا دو۔" تانیہ نے کہا۔ وہ کچن سے پانی لا کے رکھ رہی تھی۔

رانیہ اب پھنس گئی تھی۔

"جی۔" اور آ کے بیٹھ گئی۔ ابان بھی تلملا گیا تھا۔

"ماما میں کون سا بچہ ہوں۔ کیوں ناحق دوسروں کو زحمت دے رہیں ہی وہ بھی میرے ذات کو لے کے۔" وہ تلخ ہوا تھا۔ تانیہ بیٹے کے تیور دیکھ کے ٹھٹکی۔ رانیہ کو سبکی محسوس ہوئی۔

"بیٹا کیسی باتیں کر رہے ہو۔ کوئی بات ہوئی ہے کیا۔ کیوں سب پہ برس رہے ہو۔" تانیہ نے اپنے متحمل بچے کو دیکھا جو آج کسی کو بھی بخشنے کے موڈ میں نہ تھا۔ ماں کو پریشان ہوتے دیکھ کے اسنے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے چھوڑے۔

"ماما کیوں پریشان ہو رہی ہیں۔ آئی ایم آل ریٹ۔ لک۔

اور ویسے بھی آپ کا بیٹا اتنا کمزور نہیں ہے لوگوں کے سخت سے سخت الفاظ سہنے کی طاقت ہے۔" وہ بات کسی اور کو سنائی گی تھی۔ اور وہ سمجھ کے تلملا گئی۔

http://primenovels.blogspot.com/

"اوہ بیگم کھانا کھائیں کیوں پریشان ہو رہیں ہیں۔ وہ تھکا ہوا ہے آپ فضول میں محسوس کر رہیں ہیں ۔"حسن صاحب بولے تھے۔ محسوس تو ان کو بھی ہوا تھا۔ مگر اس دفعہ وہ چاہتے تھے کہ وہ دونوں اپنا رشتہ محسوس کر کے خود ہی سلجھائیں۔۔۔

کھانا کھا کے سب نے اپنے اپنے کمروں کی راہ لی۔ شاکرہ کے ہاتھ رانیہ نے تانیہ اور حسن صاحب کی چائے کمرے میں بھیجی۔ عائزہ آج کل اپنے دوستوں کے ساتھ آوٹنگ پہ گیا ہوا تھا۔ ابان کی کافی بھی بھیجی ۔خود وہ وہاں جانا نہین چاہ رہی تھی۔ اپنے لیے چائے بنا کے کمرے میں آئی تھی۔ ابھی وہ الماری سے کچھ ڈھونڈ رہی تھی تو سٹڈی کا دروازہ کھول وہ طوفان حاضر ہوا تھا۔ رانیہ کا دل کانپا تھا۔ پتہ نہین کیا کرے اب۔

وہ بیڈ پہ اپنا کمفرٹر رکھ کے پِلو سیدھا کر کر لیپ ٹاپ سائیڈ ٹیبل پہ رکھ چکا تھا۔ رانیہ جو بیڈ پہ جانے کو تیار کھڑی تھی ہونق بنی کھڑی تھی۔ ہمت کر کے بولی۔

"آپ۔۔۔" رانیہ کے منہ سے بامشکل آواز نکلی۔ دبنگ رانیہ آج اس کے سامنے بھیگی بلی بنی ہوئی تھی۔ اسکے تیور دیکھ کے۔

"مجھے نہ ہی مخاطب کریں تو بہتر ہے آپ کے لیے۔ اور دوسری بات یہ کہ یہ میری جگہ تھی۔ جو میں نے چھوڑ کے غلطی کی جواب مجھے سمجھ آگئی ہے۔ آپ جیسے لوگوں کو جتنی ڈھیل دوں اتنا پھیلتے ہیں۔ جس کی

http://primenovels.blogspot.com/

جو جگہ ہو وہ ہی اسے جا جتی ہے۔ یہ بات اپنے دماغ میں فٹ کر لیں۔ جو لوگوں کے خلاف غلط سوچوں سے بھرا پڑا ہے۔" ابان کے لہجے میں رعایت نہ تھی۔

رانیہ کی آواز گلے میں ہی پھنسی رہ گئی تھی۔

"بیڈ پہ سونا ہے تو سوئیں۔ سٹڈی میں یا کہی بھی۔ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آئی ڈونٹ کیئر۔" ایک ایک لفظ چبا کے کہتا بستر میں چلا گیا اور رانیہ ہونق کھڑی اسکے لفظوں میں کھوئی کھڑی تھی۔ ابان نے لائٹ آف کر دی تھی۔ اور رانیہ کے ہواس بحال ہوئے تو وہ بھی اپنا بستر لا کے صوفے پہ آ گئی۔

افراز نے ردا کو ساری بات بتا دی تھی۔ جس پہ وہ دونوں اب پریشان تھے کہ اس معاملہ کو کیسے حل کریں

۔

"ردا فریحہ بھابھی (افراز کی بھابھی) کی کال آئی ہے وہ بہت انسسٹ کر رہی ہیں کہ آج آپ لوگوں آو۔ پھوپھو کہہ رہی ہیں کہ ہم دونوں ہو آئیں۔" رانیہ نے اسے کہا۔ جو ابھی ابھی افراز کا پلان سن کے آ رہی تھی۔

"تو چلیں پھر۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"ٹھہر جاوں لڑکی تمہیں بہت جلدی ہے ناں تمہیں۔" رانیہ نے اسے گھورا۔

"کیوں آپ نے اپنے ان سے پوچھ کہ جانا ہے۔" ردا نے جان بوجھ کے بات چھیڑی۔

"انکو اس بات سے کوئی سروکار نہیں میں جدھر مرضی جاؤں۔ بس چلی جاوں۔" وہ تلخی سے بولی۔

"کوئی بات ہوئی ہے کیا۔" ردا نے انجان بنتے ہوئے پوچھا۔

"اب تم نے اپنے سسرال والوں کو ویٹ کروانا ہے جو یہاں بیٹھی گیپیں ہانک رہی ہوں چلو جا کے ریڈی ہو۔" رانیہ نے ماحول کو نارمل کرتے اسکے گال تھپکے۔

"اوکے آپ بھی ہو جائیں ریڈی۔" ردا نے رانیہ کے بجھے چہرے کی طرف دیکھتے کہا اور آگے بڑھ گئی۔

کچھ دیر کے بعد وہ ڈرائیور کے ساتھ افراز کے گھر چلیں گئیں تھیں۔ ردا پہلے بھی جاتی تھی مگر اس دفعہ ایک جھجھک تھی۔ اگر رانیہ والا مسئلہ حل نہ ہونا ہوتا تو وہ کبھی بھی یہاں نہ آتی۔ افراز نے جب اسے کال کی تھی۔

"جی۔۔۔ کوئی کام تھا۔" ردا نے کانپتے ہاتھوں سے کال ریسیو کی تھی۔

"وعلیکم اسلام۔ آپ کے ہاں سلام لینے کا رواج نہیں ہے کیا۔" افراز نے اس کے یوں کہنے پہ طنز کیا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"جی وہ۔ جلدی میں یاد نہیں رہا۔" ردا نے بات بنائی۔

"ایسی بھی کیا جلدی۔ میں کون سا بھاگا جا رہا ہوں۔ ادھر ہی ہوں آپ کے لیے۔" افراز نے اسکے کنفیوژ ہونے کا مذاق اڑایا۔

"میں کال بند کر دوں۔" ردا نے کہا۔

"اچھا اچھا رکیں۔" افراز نے ہنستے ہوئے اسکی دھمکی کو انجوائے کیا اور ساری بات بتائی۔

"میں کیسے آسکتی ہوں۔" ردا منمنائی۔

"ارے بھئی پیروں سے۔ کہیے تو یہ کام بھی میں کر دوں گا۔" وہ پھر شوخ ہوا۔ آخر کو اسکا ساتھ جو مل گیا تھا۔

"افراز آپ پھر شروع ہو گئے۔ کیا ہو جاتا ہے آپکو۔" ردا نے روہانسی ہو کے پوچھا۔

"جو ہوا ہے یا ہو جاتا ہے وہ بعد میں بتاؤں گا۔ فی الحال تو آپ یہ کام کریں۔ ابان اور بھابھی کو یوں نہیں چھوڑ سکتے۔" افراز نے پر سوچ انداز میں بولا۔

http://primenovels.blogspot.com/

افراز کی بھابھی اور ماما اچھے سے ملیں تھیں۔ ابان نے صرف بھابھی کو ان دونوں کو کسی طرح بلانے کا کہا تھا تاکہ باقی کسی کو اس بات کا پتہ نہ چلے۔ بھابھی کو اسنے صرف رانیہ کو بلانے کی وجہ بتائی تھی سرسری سی کہ کوئی بات کلئیر کرنی ہے۔

ریفریشمنٹ کے بعد ماما تو نماز پڑھنے چلی گئی تھی اتنے میں افراز بھی گھر آ گیا تھا۔ رانیہ کو سلام کیا۔ ردا کو دیکھ کے کھل اٹھا تھا۔ ردا نے سلام کیا کہی پھر ناطعنہ مل جائے۔

"وعلیکم اسلام جیتی رہیں۔" وہ شوخ ہوا۔ اور اسکے جھکے سر کو دیکھا۔

"تم میری بہن کو تنگ نہ کرو سمجھے۔" رانیہ نے اسکو گھورا۔

"ان دونوں بہن بھائیوں نے دنیا کو تنگ کیا ہوا ہے۔ بھائی نے ساری چور مجرموں کو آگے لگایا ہوا ہے۔" افراز نے کہا۔

"انکی کیا بات ہے وہ سب کو مجرم سمجھتے ہیں۔" رانیہ نے بھی لقمہ لگایا۔

"بھابھی میرے ساتھ آئیں میں آپ کو کچھ دیکھانا ہے۔" افراز نے کہا۔

"نہیں افراز بھائی مجھے پتہ ہے آپ کیا کہنا چاہ رہے۔ اسکا کوئی فائدہ نہیں جب انکو اس سب سے فرق نہیں پڑ رہا تو۔۔" رانیہ نے نم لہجے میں کہا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"ایک بات یہ کہ میں نے انکے کردار پہ شک نہیں تھا کیا۔اس سیچویشن پہ چکرا گئی تھی۔میں کیسی برداشت کر سکتی تھی وہ سب۔چاہے شادی جس مرضی حال میں ہوئی ہو۔شادی تو ہے ناں۔بجائے اسکے کہ وہ مجھے سب کلئیر کرتے مگر انکو کوئی مطلب ہو مجھ سے تب ناں۔تو اس سب کا فائدہ نہیں۔"رانیہ نے گلوگیر لہجے میں کہا۔

"بھابھی پلیز ایک دفعہ بات مان لیں۔"ردا نے بھی منت کی۔تو وہ اٹھ گئی تھیں۔وہ تینوں کمرے میں آئے۔افراز نے لیپ ٹاپ آن کیا تھا اور فلیش لگائی۔کچھ ہی دیر میں

سکرین پہ مناظر چلنے لگے تھے۔

اس میں ابان کے ساتھ والے کمرے کی بھی ویڈیو تھی جس میں سنٹر ٹیبل پہ سارا سسٹم پڑا ہوا تھا جو ابان اور اس سیکرٹری کو مونیٹر کر رہا تھا۔افراز اور انکے آفیسرز بھی تھے۔اب سکرین پہ ابان کے کمرے کا منظر روشن ہوا تھا۔وہ لڑکی انکی سوچ کے مطابق ہی حرکتیں کر رہی تھی اور ابان کے چہرے پہ سنجیدگی ہی تھی کیونکہ اس سیل سے ڈیٹا چاہیے تھا۔ابان کی آنکھوں کا فوکس اب اس سیکرٹری کی آنکھوں میں ہی تھا اور ہاتھ سے وہ اسکا سیل کو لیپ ٹاپ سے کنیکٹ کر چکا تھا۔رانیہ غش کھا جاتی اس کے فن دیکھ کے مگر بھلا ہو جیلسی کا جو ہر جذبے پہ بھاری پڑی تھی۔

"ایسی نظروں سے کبھی مجھے بھی نہیں دیکھا محترم نے۔"وہ غصے سے سوچ کے رہ گئی تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

"بس کریں بند اسے کیوں میرا خون جلا رہے ہیں۔ بات صرف پوزیشن کلئیر کرنے کی تھی کر دیتے تو کیا ہو جاتا مگر وہ ایس پی ابان ہی کیا جو اکڑ نہ دکھا دیں۔" وہ بھری پڑی تھی۔

"بھابھی غلطی آپ کی بھی تو ہے ناں۔ ابان جیسے انسان جنہوں نے واقعی ہی ایمانداری سے زندگی گزاری ہو۔ خود کو کسی ایک کے لیے بچا کے رکھا ہو تو وہ انسان ہر گز نہیں برداشت کرے گا ناں۔" افراز نے اسے سمجھایا۔

"جی مجھے اندازہ ہے مگر میں اس وقت غصے میں تھی۔" اب رہا سہا غصہ بھی شرمندگی کی نظر ہو رہا تھا۔

"آپ ابان سے بات کر کے کلئیر کر لیں بات کو۔ کیوں حالات کو مشکل بنا رہے ہیں دونوں۔" افراز نے اسے نرم پڑتے دیکھ کے مطلب کی بات کی۔

"انہوں نے میری گردن اڑا دینی ہے جتنا وہ آج کل غصہ کرتے ہیں۔ بات بات پہ۔ میرا تو بائیکاٹ ہے مکمل۔" وہ بولی۔

"بات تو کرنی ہی پڑنی ہے۔ ورنہ لوگوں کو اسکے غصے نے ہلا کر رکھ دینا ہے۔ ساری دنیا ڈرا کے رکھی ہے۔" افراز نے بھی اسکا رویہ دیکھ کے کہا۔

"بھابھی ہمت کریں اب۔" ردا بھی بولی۔

http://primenovels.blogspot.com/

"ابان کی شیرنی بھیگی بلی بنی ہوئی ہیں۔ یہ تو سوٹ نہیں کر رہا۔" افراز نے مذاق بنایا۔

"شیرنی کس کو کہا۔؟؟۔" رانیہ نے تیکھے چتونوں سے ہو چھا۔

"آپ کے صاحبِ بہادر کہتے ہیں۔" افراز کی شوخی بر قرار تھی۔

"اپنا نہیں پتہ انکو آج کل بھوکے شیر بنے ہوئے۔" رانیہ نے کہا۔

"ہائے خوب بنے گئی جب مل بیٹھے گے شیر اور شیرنی۔" ردا نے بھی ٹکڑا لگایا۔ سب ہنس پڑے۔ رانیہ کا ذہن اب ابان میں ہی الجھا تھا۔

آج اسکے لیے اہم دن تھا۔ قربان شاہ کی طرف اسکا پہلا قدم تھا۔ وہ ہر حال میں فاتح بننا چاہتا تھا۔ اسکے جگہ جگہ چلتے دو نمبر کاروبار پہ آج وہ ریڈ کر کے بند کروانے والا تھا۔ جہاں بڑی تعداد میں ڈرگز کی ڈیلنگز ہوتی تھی اور کہی غلط ادوایات اور مضر صحت اشیاء بنا کے زیادہ قیمت میں فروخت کر کے منافع کمایا جاتا تھا۔ ہر بزنس مختلف نوعیت کا تھا ہر پیمانے پہ کام ہو رہا تھا۔ بڑے چھوٹے۔ مگر یہ سب چھوٹے پیندے تھے۔ مگر وہ اس تک جانے ست پہلے اسکی جڑیں کھوکھلی کر رہا تھا تا کہ وہ منہ کے بل گرے۔

http://primenovels.blogspot.com/

شہر میں مختلف جگہوں پہ اپنی زیر نگرانی آپریشن کروانا تھا۔اور باقی شہروں میں بااعتماد ساتھیوں کو راوانہ کیا۔

شہر سے دور یہ فیکڑی اسکے از دوست کی تھی۔جہاں مضر صحت اشیاء بنتی تھی۔

فیکڑی لائسسنڈ تو تھی مگر انسانوں کے لیے زہر تیار کر رہی تھی۔مگر روکنے والا کوئی نہ تھا۔اس چیز کا قربان شاہ فائدہ اٹھا رہا تھا۔دنیا کے سامنے ہر چیز لیگل تھی مگر پس پشت اپنے وطن کے جڑیں ہی کھوکھلے کر رہا تھا ۔ابان نے اپنے ٹیم ممبر سے ہر اشیاء کی کچھ مقدار منگوائی تھی۔جب لیب میں انکے سیمپل بھجوایئے گئے تو پتہ چلا ان میں بھاری مقدار میں

کیمکل ملائے جا رہے ہیں جو جو صحت کے لیے انتہائی مضر ہیں۔فیکڑی کا شمار یول کی فیکڑیوں میں ہوتا تھا۔

رات کو ٹیم کے ہمراہ وہ وہاں پہنچا۔باقی سب گاڑیاں تھوڑے فاصلے میں کھڑی کی گئی تھی۔اور ایسے جگہ جہاں کسی کا اس وقت آنا ممکن نہ تھا۔اس جگہ کا پہلے ہی سارا نقشہ لے لیا گیا تھا اور اب سب کچھ ابان کے پلان کے تحت ہو رہا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

سب نے فیکڑی کی بیک سائیڈ سے انٹر ہونا تھا۔ کیونکہ وہ ابھی سامنے نہیں آنا چاہتا تھا وہ اپنے سسٹم سے آگاہ تھا کہ کوئی نہ کوئی اس کے کام میں آڑ آجائے گا۔ اور وہ اقتدار کی طاقت ہو گئ۔ اووہ بے بس رہ جائے گا۔ اس لئے وہ اسکی جڑیں کھوکھلی کرے گا۔ بقول ابان کے۔

"اگر وہ اس تک پہنچ سکتا ہے تو پہنچے۔ میں اسکے لیے ایک خوفناک خواب بنوں گا۔ جو نہ اسکو سونے دے گا۔ اور نہ جاگتے میں چین لینے دے گا۔

اسکا خوف اور ڈر اسے مجھ تک پہنچائے گا۔ وہ پاگلوں کی طرح ڈھونڈتا مجھ تک آئے گا۔ میں جان بوجھ کے اسکے سامنے نہیں آرہا ہوں۔"

اس وقت وہ لوگ اپنے یونیفارم میں نہیں تھے۔ ایک راستے اندر کی طرف جاتا تھا گلی کے جتنا تھا وہاں سے اندر داخل ہوئے تھے۔ وہاں ایک بڑا سا دروازہ تھا گرین کلر کا اسکو کھول کے وہ اندر داخل ہوئے تھے۔ جہاں پہ اندھیرا تھا۔ وہاں کا نقشہ ہی بدلا ہوا تھا۔ باہر سے وہ ویل پوزیشن فیکڑی لگتی تھی۔ مگر جیسے ہی ابان کی نظر اس حصے پہ پڑی جہاں چیزیں تیار حالات میں پیکنگ کے لیے رکھی گئیں تھیں۔ وہ غصے سے کھول اٹھا۔ ہر چیز کھولی ہوئی تھی۔ چوہے اور پتہ نہیں کیا کیا ان پہ تھا۔ کچھ ساتھیوں کو آگے بنے کمرے میں ورکرز پہ نظر رکھنے کو کہا۔ اور خود یہاں کی تصاویر بنائیں کیونکہ یہ کچھ دیر میں میڈیا پہ فوٹیج دینی تھیں۔ ساتھ بنے کمرے پہ سپلائی کے لیے سامان تیار تھا جو لگ بھگ بھی کروڑوں کا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

ایک ساتھی سے اسنے ایک بڑا سا ڈبہ پکڑا اور اس کا لاک ڈوپلیکیٹ چابی سے کھولا۔ اور اس ڈبے کو اندر رکھتے ہوئے اسکا ایک طرف سے منہ کھول دیا۔ اور جلد سے دروازہ بند کر دیا۔ اندر چوہوں کا حملہ ہو گیا تھا۔ کچھ کی دیر میں اندر سامان ناکام ہو ہی جانا تھا تمام۔ اور اندر ان سب نے منہ پہ بلیک کور چڑھا کے اندر کی طرف چڑھائی کر دی تھی۔

ساتھیوں نے غصہ وہاں کی مشینری پہ نکالنا شروع کیا ہل مچل گئی تھی۔ وہ وہاں سے نکلتا ہوا آفس کی طرف آیا تھا۔ جو شیشے کا بنا ہوا تھا۔ ٹانگ سے دروازہ کھولا اندر بیٹھے لوگ نشہ میں جھوم رہے تھے۔ انکی جم کے دھلائی کی۔ مزاحمت کیا کرتے نشہ سے اوندھے پڑے تھے۔ اونر فیاض بھی اندر تھا۔ اسکی تکلیف پہ تو ہاشم نے بلبلا اٹھنا تھا۔ جب اس درگت بنا چکا۔

تو باہر بکلا تھا۔ گارڈ ایک طرف ہو گیا تھا چپ کر کے۔

ابان فخریہ چال چلتے باہر آیا۔ ورکرز میں سے کسی نے پولیس کو بھی کال کر کے بلا یا لیا تھا۔ ابان اور اسکے ساتھیوں کے مشن انڈر کور تھا فی الوقت۔

اسکے ساتھی پہلے ہی نکل چکے تھے وہ بھی اب نکل آیا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

باقی جگہوں میں جہاں جہاں آج ریڈ ہوا سب فیکٹرز کو سیل کیا گیا تھا۔اس میں ابان نہیں سامنے آیا تھا۔وہ چاہتا تھا کہ وہ خود اس تک آئے کہ آخر کون ہے جس نے اس پہ ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی ہے پہلی دفعہ ۔اس کے سنئیر آفیسر کا نام منظر عام پہ آرہا تھا اس مشن کو لے کے۔ثبوت کے طور پہ لیب کی رپورٹس تھیں

-14

توقع کے عین مطابق قربان شاہ غصے سے پاگل ہو گیا تھا۔

"کیسے ہوا یہ سب کس نے کیا ہے یہ سب۔" خبر ملنے پہ وہ وہاں پہنچا تھا۔پولیس اور میڈیا والوں نے بھی معاملے کو اٹھایا تھا۔یوں اسکی بدنامی ہوئی تھی۔مگر قربان شاہ انکاری تھا کہ اسکے دوست کے خلاف سازش ہے خود کو تو سامنے نہیں لایا تھا۔فیاض پولیس کسٹڈی میں تھا۔

قربان شاہ اپنے خاص بندوں کے ساتھ سر جوڑے بیٹھا تھا۔

"کون ہو سکتا ہے جس کی اتنی ہمت۔آج کو اگر وہ فیاض تک آیا ہے تو کل کو مجھ تک بھی آسکتا ہے۔" وہ پھنکارا۔

"جو کوئی بھی ہے اسے ڈھونڈ نکلیں گے سر۔" اسکا وفادار بولا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"مجھے اسکی ساری ڈیٹیل چاہیے۔ کسی قیمت پہ وہ مجھ تک نہیں آنا چاہیے۔ جو کوئی بھی اس کا ابھی پر کاٹ دو۔ کڑوڑوں کا نقصان ہوا ہے۔" وہ غرایا۔

"ایک پولیس آفیسر بھی ہے جس نے سیٹھ ہاشم کا کاروبار بھی ٹھپ کیا تھا۔ اس نے کافی لوگوں کو راستے سے ہٹایا ہے۔ اس بار بھی وہ ہو سکتا ہے۔" الیکس نے بھی پیشن گوئی کی۔ اسکی بات سن کے قربان شاہ ٹیبل پہ ہاتھ مارتا کھڑا ہوا۔

"کون ہے یہ۔ مجھے اسکا بائیو ڈیٹا چاہیے۔"

"سر مگر نام تو کسی اور آفیسر کا آرہا ہے۔" ایک اور آواز آئی۔

"سر یہ رہیں اسکی کیریئر رپورٹ۔ اسکی کارکردگی دیکھیں۔" ایلکس نے لیپ ٹاپ کو قربان شاہ کی طرف کیا۔ وہ جیسے جیسے سارے ڈیٹیلز پڑھ رہا تھا اسکے چہرے کا رنگ بھی بدل رہا تھا۔ جو کیس اس ایس۔ پی نے کیے تھے۔

"ایس۔ پی ابان۔"

"وہ جان بوجھ کے یہ گیم کھیل رہا ہے۔ یہ کام واقعی ہی اسی کا ہے۔ بلینڈ گیم۔ تاکہ مجھے ہائپر کرے۔" وہ کبھی ہاتھوں کو مسل رہا تھا۔ پریشانی کی حالت میں۔ ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"چلو کھیلتے ہیں پھر۔ دیکھو اب تمہارا کس سے پالا پڑا ہے قربان شاہ سے۔" وہ مکاری سے ہنسا اور ماتھے کو مسلا۔

دو دن ویسے ہی ابان کی شعلہ برساتی آنکھوں اور لہجے کے نذر ہوئے۔ ادھر رانیہ بھی شرمندگی میں تھی۔ آج کل ویسے بھی مہاراجہ کی واپسی ہوئی چکی تھی کمرے میں تو ادھر ادھر ہی پائے جاتے تھے آفس سے واپسی پہ۔ رانیہ نے مخاطب کرنے کی کوشش بھی کی مگر بے سود۔ اکڑا رویہ باقیوں کے ساتھ تو بہتر تھا مطلب غصے کا گراف کم ہوا تھا مگر رانیہ کے لیے ہرگز نہیں۔

اگلے دن رات کو کمرے میں بات کرنا کا سوچ چکی تھی۔

جو ہو گا دیکھا جائے گا اب۔

افراز نے ابان کو کال کر کر رانیہ کا اپنے کیے پہ شرمندہ ہونے کا بتایا تھا۔ اور افراز نے اسے بھی ٹھنڈا رہنے کو کہا تھا مگر ابان اسکو کون سمجھائے۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

رات کو جب وہ کمرے میں آئی تو وہ کھڑکی کے پاس رکھی چیئر پہ بیٹھا کام میں مصروف تھا۔ سامنے ٹیبل پہ لیپ ٹاپ اور فائلز بکھری ہوئیں تھیں۔ رانیہ نے کافی کا مگ ٹیبل پہ رکھا۔ وہ ہنوز بزی رہا۔ رانیہ نے اب اسکے ساتھ رکھی ہوئی چیئر پہ بیٹھ گئی اور لفظوں کو ترتیب دینے لگی۔

"وہ۔ مجھے کچھ بات کرنی تھی۔" رانیہ نے تمہید باندھی۔ مگر دوسری طرف خاموشی ہی تھی۔

"وہ اس دن میں۔ دراصل۔۔" رانیہ مشکل سے بول رہی تھی۔

"کوئی الزام باقی تھا۔ جو لگانے آئیں ہیں۔" ابان کی سرد آواز آئی تھی۔

"نہیں دیکھیں میرا وہ مطلب نہیں۔۔" رانیہ حوصلہ کر کے بولی۔

"آپ کو بھی تو چاہیے تھا کہ پوزیشن کلئیر کریں مگر نہیں۔ آپ کو تو فرق ہی نہیں پڑتا۔ حالات چاہے جو بھی ہوں مگر شادی تو ہو چکی ہے ہماری۔ اور جیسے آپ نے مجھے باہر بھیجا تھا اوپر سے کال بھی نہیں اٹھا رہے تھے میرے لیے سچویشن ہی ایسی بن گئی تھی۔ اوپر سے آپ کی باتیں۔" اب کے وہ ساری بات بول گئی جو ہو گا دیکھیں گے۔

"ہو گیا آپ کا تو کیا میں کام کر لوں۔" ابان کا وہ ہی رویہ تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"ابان میں آپ سے سوری کرنے کی کوشش میں ہوں اور آپ کے مزاج ہی نہیں مل رہے ہیں۔" رانیہ دبے غصے سے بولی۔

"تو نہ کریں سوری میں نے کون سا کہا ہے۔ اس دن میں نے آپکو ہزار بار اپنی بات سمجھانے کی کوشش کی تھی مگر آپ محترمہ تو جھانسی کی رانی بنی ہوئیں تھیں۔ جو دل میں آیا وہ سوچ کے اس پہ ہی یقعین کر لیتیہیں آپ۔ مجال ہے جو میرے بات پہ کبھی کان دھرے ہوں۔" ابان بھی پھٹا۔

"شکر آپ کی چپ تو ٹوٹی۔" رانیہ نے کہا۔ تو ابان نے گھورا۔

"بس مجھے وہ سب دیکھ کے غصہ آیا تھا آپ نے مجھے آنے کیوں دیا تھا۔ مجھے روک لیتے۔ ساری بات بتاتے ۔اور افراز بھائی کو بھی روک دیا تھا۔ وہ تو بھلا ہو اب افراز بھائی کا جو۔۔۔" کہتے کہتے وہ یکدم رو کی یہ کرنے جا رہی تھی وہ۔ بنی بات بگڑ جانی تھی۔

"کیا کہا افراز۔۔ تو اچھا میری ذات کے بارے میں دوسروں سے پوچھ گچھ ہو رہی ہے۔ میرے تو آپ کی نظر میں کوئی ویلیو نہیں۔" ابان اب کے اور غصے میں بولا۔ افراز کے بتانے کے سمجھانے پہ کسی حد تک غصے بھی کم ہوا تو تھا۔ مگر۔۔

"یہ آپ سے کس نے کہا۔ اپنے سے باتیں فرض نہ کریں۔ آپ۔۔ وہ تو۔۔"

http://primenovels.blogspot.com/

رانیہ کی بات پوری ہونے سے پہلی ابان کا فون بجا اور رانیہ کا دل کیا اسکو ہی توڑ دے۔

"ایکسکیوزمی۔" ابان نے نمبر دیکھا تو چہرے پہ مسکراہٹ آ گئی تھی۔ رانیہ کے دل میں کچھ کھٹکا۔ وہ تلملا کے رہ گئی۔

"کسیے یاد کیا۔ جناب حاضر ہیں۔" ابان نے خوش مزاجی کے اگلے پچھلے ریکارڈ توڑ دیئے تھے۔ دوسری طرف سے آنے والی آواز نسوانی تھی۔ رات کے اس پہر کچھ خاموشی تھی اور دونوں کم فاصلے پہ تھے تو وہ سن چکی تھی آواز۔ اوپر سے ابان کی شوخیاں۔ وہ اٹھا اور باہر چلا گیا۔ میرے سامنے بات کرنے بھی گوارہ نہیں آخر ہے کون۔ ایک بھنور سے دوسرے میں پھنس گئی۔ رانیہ کے ہاتھوں پہ آنسو گرا تھا۔

کیا میں ایک دفعہ پھر ہار گئی؟

میرے نصیب میں کیا ہے؟

اب کیا ہونے والا ہے؟ ایسے بہت سے سوالوں کی بازگشت تھی رانیہ کا جلتا دل اور رانیہ۔

"جی شکر ہے اللہ کا ٹھیک ہوں آپ سنائیں وہاں سب ٹھیک ٹھاک ہے ناں۔" ابان نے دوسری طرف موجود سے کہا۔

"جی وہ بھی ٹھیک ہیں۔ آپ کو سارا کچھ بتایا تو ہے جو نیا کارنامہ انجام دیا ہے میڈم نے۔ اب سوری کرنے کی کوشش میں پھر رہی ہیں۔" ابان نے کہا۔

"ابان نہ کرو تنگ اسے۔ اسکا دل چھوٹا سا ہے بلکل۔ غلطی تمہاری بھی تو ہے ناں۔ اسے آنے ہی کیوں دیا تھا تم نے۔ بیوی تھی تمہاری حق سے روک سکتے تھے فضول میں ٹینشین کریٹ کیوں کی ہے۔" دوسری طرف سے بھی ابان پہ چڑھائی ہوئی تھی۔

"جی ساری غلطی میری ہی ہے ناں۔ اب آپ بھی سٹارٹ ہو جائیں۔" ابان نے خفگی سے کہا۔

"میرا ابھی چھوٹا ہی تھا جس پہ وہ قابض ہو چکیں ہیں۔" ابان دانستہ بڑبڑایا۔

"جو وہ آپ نے تاکید کی تھی سب کر دیا ہے۔ پتہ ہے میڈم ٹینشن میں چاکلیٹس کھاتی ہیں۔ اور کارٹون دیکھتیں ہیں۔ ساتھ کولڈ ڈرنک پیتی ہیں۔ اور وہ یقیناسب کر رہیں ہوں گی۔" ابان نے چاکلیٹس کا پیک کبڈ میں رکھ دیا تھا۔ کیونکہ اسے اطلاع مل گئی تھی۔

"یہ سب کون کرتا ہے بھلا ٹینشن میں۔ اس لڑکی کی ہر منطق نرالی کیوں ہے۔" ابان جیرانگی سے بولا تھا جب اسے یہ اطلاع دی گئی تھی۔

"بھئی میڈم رانیہ کچھ بھی کر سکتی ہیں۔ آپ کی بیوی جو ٹھہریں۔ اب ابان کی رانیہ ہے تو نرالی تو ہوں گی۔"

http://primenovels.blogspot.com/

"یہ جتن کرنے کی بجائے اگر تم جا کے اس سے بات کر لوں تو بہتر نہین ہے کیا۔" مشورہ آیا تھا۔

"میں ابھی بہت چیزوں میں پھنسا ہوا ہوں۔ ان سے نکل کے ان میڈم کو دیکھتا ہوں۔ آپ لوگوں کا پلین فائنل ہے آنے کا پاکستان۔" اسنے پوچھا تھا۔

"ہم۔ اور دیر نہیں کر سکتے اب۔ اور تم رانیہ والا کام زیادہ اہم ہے اس پہ فوکس کروں۔ اسکو ٹائم دوں اس سے سب کلئیر کروں۔" مخاطب نے کہا تھا۔

"میں اہم کاموں کو تفصیل میں اور مکمل توجہ سے کرنے کا عادی ہوں۔ سو اگلا مشن رانیہ ابان حسن ہی ہیں۔" ابان نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"ابان تم مت تنگ کروں اسے۔ اگر اسکا ویلڈ موڈ آن ہو گیا تو اسنے چھوڑنا نہیں ہے۔" دھمکی آئی تھی۔ دو چار باتوں کے ابان نے ہنستے ہوئے کال بند کر دی تھی۔

ابان جب کمرے میں آیا تو وہ کمرے میں نہ تھی۔

"کدھر گئیں۔ ابھی تو معافی تلافی کے لیے عدالت لگائی تھی۔" وہ اسکی تلاش میں نظریں ڈوراتے ہوئے بولا تھا۔ ٹینشن بھی تھی اس کی۔

http://primenovels.blogspot.com/

اسٹڈی کا دروازہ کھولا تو وہ بیڈ پہ بیٹھی کم لیٹی زیادہ نظر آئی تھی۔ لیپ ٹاپ پہ کوئی کارٹون مووی چل رہی تھی۔ چاکلیٹ کھاتے ہوئے وہ مکمل مگن تھی۔ اسے وہ اس وقت چھوٹی سی بچی لگی تھی۔ لائٹ آف تھی۔

"ادھر کیا کر رہیں ہیں۔" ابان نے لائٹ آن کرتے ہوئے پوچھا۔ وہ خاموش رہی۔

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔" ابان نے پھر اسے گھور کے پوچھا۔

"میں نے تو نہیں آپ سے پوچھا آپ ادھر کیا کر رہے تھے۔" کولڈ ڈرنک کا سپ لیتے ہوئے ابان کو لاجواب کر دیا تھا۔

"اور ویسے بھی بقول آپ کے میں کمرے میں رہوں، باہر یا سٹڈی میں آپکو کوئی مطلب نہیں اس سے۔" رانیہ نے کہا اور پھر لیپ ٹاپ میں گم ہو گئی۔

"کمرے میں آپ کچھ کہہ رہی تھیں۔ وہ اس دن والی بات کو لے کے۔ میں نے بھی کچھ زیادہ ری ایکٹ کر دیا تھا اس دن مگر۔" ابان کی بات پوری ہونے سے پہلے اسکا سیل بجا تھا۔ اسکو دیکھ کے دل کیا کہ بات ختم کرے یہ بھی۔

"آپ اپنی کالز اٹینڈ کریں یہ زیادہ اہم ہیں۔ میرا کیا اور میری باتوں کا کوئی مطلب نئیں۔" وہ تلخ ہوئی تھی۔ ابان بے بسی سے ایک نظر اسے اور اپنے سیل کو دیکھ کے رہ گیا۔ دونوں ہی ضروری تھے۔۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"یس۔" ابان کے ٹیم ممبر کی کال تھی۔

"سر ہم آپ کی ای میلز کا ویٹ کر رہیں ہیں۔ وہ میل کریں پھر آگے کام ہو گا۔" ابان کو یاد آیا تو اسنے ماتھے کو مسلا۔ اور رانیہ پہ ایک نظر ڈالتا باہر آ گیا۔

"کرتا ہوں۔" کال بند کے وہ ای میل ٹائپ کرنے لگ گیا تھا۔

سارے کام سے فارغ ہوا تو تھک چکا تھا۔ ایک نظر رانیہ کو دیکھنے کے خیال سے وہ سٹڈی میں گیا۔ وہ سو چکی تھی۔ ابان اندر گیا۔ سوئے ہوئے وجود کو دیکھا جس میں اسکی جان بسی ہوئی تھی۔ مگر اسکی مصروفیات نے بھی اسے جکڑا ہوا تھا۔ فارمل سے وضاحت پہ یہ میڈم ماننے والی نہ تھی۔ اور کچھ بہت اہم تھا جو وہ کرنا والا تھا رانیہ اور اسکی فیملی والوں کے لیے۔

محبت صرف کسی کو پا لینے یا صرف اظہار تو نہیں ہوتی کم از کم ابان کے نزدیک تو وہ عمل کا قائل تھا۔ وہ نہ صرف رانیہ کو اپنی محبت سونپنا چاہتا تھا بلکہ اس سمیت ہر چیز دینا چاہتا تھا۔ اسکی محرومیوں کی وہ تلافی چاہتا تھا۔ اسے اپنا اعتماد اور اسکے آنسوؤں کا ازالہ سود سمیت ادا کرنا چاہتا تھا۔ اس کے لیے اسے وقت درکار تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

سیدھے سے جا کے آئی لو یو تو کوئی بھی بول سکتا ہے۔ یا چند جملے۔

اسکے معصوم سے چہرے پہ نظر پڑی۔

"میری شیرنی۔" وہ زیر لب بڑبڑایا۔

"رانیہ میں ایک پریکٹیکل سا سیدھا سادہ بندہ تھا۔ مگر آپ نے مجھے زندگی کے رنگوں سے روشناس کروادیا ہے۔ مجھے محبت کرنا سیکھایا ہے میری زندگی میں رنگ بھر دیئے ہیں۔ مائے لو۔ یو آر مائے لائف۔۔" وہ اسکی پیاری سی صورت دیکھ کے بول رہا تھا۔

"یہ روپ آپ کے لیے ہر گز نہیں ہے آپ تو ہنستی ہنساتی اور ڈھارتی اچھی لگتی ہیں۔ آپ تو مجھے تنگ کرتی ہوئیں اچھی لگتی ہیں۔" اسکے ماتھے سے بال پیچھے کیے اور اپنا حق استعمال کرتے ہوئے اسکے ماتھے پہ اپنے لب رکھے۔

"میں آپ کو ہر وہ چیز دوں گا۔ وہ مقام دوں گا اپنی زندگی میں جو آپ چاہتی ہیں عزت اور محبت سمیت۔" اسے اچھی طرح ڈھانپتا باہر آگیا تھا۔

---

http://primenovels.blogspot.com/

رانیہ ناشتہ کر چکی تھی۔ تانیہ بیگم نے اسے ابان کو بلانے بھیجا تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی آ گئی۔ اب تو دوپہر ہونے کو آئی تھی موصوف ابھی بھی سو رہے تھے

ابان ابھی ابھی شاور لے کے آیا تھا۔ رانیہ اندر آئی تو اسے دیکھ کے وہی رک گئی اور منہ پہ ہاتھ رکھ لیا۔

"کیا ہوا۔" ابان نے اسے یوں چونکتا اور منہ پہ ہاتھ رکھتے دیکھ کے پوچھا۔

"ابان شرٹ پہنے۔ ایسے کیوں گھوم رہے ہیں۔" وہ نظریں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی تھی۔ وہ ویسٹ میں تھا اب۔

"کیوں میرا روم ہے میں جیسے مرضی گھوم سکتا ہوں۔" ابان کو جب سمجھ آئی تو جان بوجھ کے کہا۔

"تو آپ کو پتہ ہونا چاہیے کہ ایک عدد لڑکی بھی آپ کے کمرے میں پائی جاتے ہے۔" رانیہ غصے سے بولی۔

"اور وہ ایک عدد لڑکی میری بیوی ہے۔" ابان نے شرٹ پہنتے ہوئے اسکے روٹھے روٹھے چہرے کو دیکھ کے کہا۔

"جی۔ بدقسمتی سے۔" رانیہ کب چپ رہنے والی تھی۔

"رانیہ۔ ادھر آئیں۔" ابان نے اسکی بات اگنور کرتے ہوئے اپنے پاس بلایا۔ رانیہ حیران تھی یہ آج غصے کیوں نہیں کر رہے۔ تو کیا سوری ایکسیپٹ ہو گئی ہے۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"میرے کپڑے نکالیں جو میں آج پہن کے جاوں۔" ابان نے اسے کہا تو گرتے گرتے بچی۔

"آپ کی طبیعت ٹھیک ہے۔" رانیہ نے اسے کہا۔

"چھو کے دیکھ لیں۔" ابان آگے جھکا اسکی طرف۔ رانیہ وارڈروب میں گھس گئی۔

"کیا ہوا ڈاکٹری کا موڈ ہو رہا تھا ناں اب مریض سے منہ ہی موڑ لیا۔" ابان نے تنگ کیا۔

"آپ نے کام کروانا ہے یا میں جاوں۔" الماری میں سے ہی آواز لگائی۔ ابان ہنس دیا۔ رانیہ اسکے کپڑے دیکھ رہی تھی کہ کون سے نکالوں۔ ابان اس کے بلکل پیچھے آ کے کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کے پاس ہوتے وہ گنگنا شروع ہو گیا تھا۔

رانیہ مطلب سمجھ کے سرخ پڑ گی تھی۔ اسکی کانوں کی لوئیں تک سوخ ہو گئی تھیں۔

کچی ڈوریوں ڈریوں ڈریوں سے مینوں تو باندھ لے

پکی یاریوں یاریوں یاریوں میں ہوندے نا فاصلے

اے ناراضگی کاغذی ساری تیری

میرے سوہنیا سن لے میری

http://primenovels.blogspot.com/

السلام علیکم

ہمیں اپنے بلاگز (ویب سائیٹ) FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم،

آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔

آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ

کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور پیج پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

https://famousurdunovels.blogspot.com/

دل دی گلاں کراں گا نال نال بہہ کے

اکھ نالے اکھ نوں ملا کے

دل دیاں گلاں

وہ جلدی سے موڑی اور کپڑے ابان کو دیئے۔

"ابان یہ لیں۔" رانیہ نے اسکو کپڑے دیتے ہوئے اسکی طرف دیکھنے سے گریز کیا تھا۔ ابان اسکو بلش ہوتے دیکھ انجوائے کر رہا تھا اس قوس قزح کو۔۔ ابان نے رانیہ کو نکالے کپڑوں کو دیکھا تو قہقہہ چھوٹا ۔رانیہ جو جانے لگی تھی۔

اسکی کلائی سے پکڑ کے کھینچا۔ اور قریب کر کے بولا۔

"اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کے شوہر کو کوئی عورت آنکھ اٹھا کے نہ دیکھے تو اس کے لیے آپ یہ سب کریں گی۔" ابان نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ رانیہ نے نا سمجھی سے اسکی چمکتی آنکھوں میں دیکھا۔

"یہ دیکھیں یہ پہن کے میں جوکر لگوں گا۔" ابان نے اسکی آنکھوں سے سامنے کھڑے لہرائے۔ اسنے جلدی میں شلوار کے ساتھ ٹی شرٹ نکال دی تھی۔ رانیہ نے دانتوں تلے زبان دبائی تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"بولیں۔" ابان نے اسکی کلائی کو کھینچ کے اپنے طرف کیا۔

ستائے مینوں کیوں دیکھائے مینوں کیوں

ایویں جھوٹی موٹی روس کے روسا کے

"نہین وہ دراصل مجھے دھیان نہیں رہا۔" رانیہ نے ٹوٹی پھوٹی وضاحت دی۔

"کیوں دھیان کدھر گیا ہوا تھا۔" ابان کو اسکی پلکوں کی جھلمل کا کھیل بہت انوکھا اور پیارا لگ رہا تھا۔ اس وقت اسکا فون بجا۔

"آپ دونوں نے مجھے تنگ کیا ہوا ہے ہر ٹائم ڈسٹرب کیا ہوتا ہے۔ دھیان کہی اور جانے ہی نہیں دیتے ۔" معنی میزی سے کہتے ہوئے کال کو یس کر کے کال سے لگایا جو چپ ہونے کا نام نہین لے رہا تھا۔ رانیہ تو یہاں سے جلدی سے نکلی ابان نے باہر نکلنے تک اسے اپنی نرم نظروں کے حصار میں رکھا تھا۔

-15

ابان آج گھر پہ ہی تھا۔ گیارہ بج گئے تھے ابھی اٹھا نہ

http://primenovels.blogspot.com/

تھا۔رات گئے لوٹا تھا۔رانیہ تانیہ بیگم کے کمرے میں بیٹھی باتیں کر رہیں تھیں۔رانیہ چائے بنانے باہر آئی۔تب ہی شاکرہ نے اطلاع دی کہ مین گیٹ پہ کوئی ابان سے ملنے آیا ہے۔وہ حیران ہوئی تھی کہ گیٹ سے اندر آیا ہے تو باہر کیوں کھڑا۔

"ہو گا کوئی ایس۔پی صاحب جیسا سر پھرا۔"وہ سوچتے ہوئے باہر گئی۔

"جی۔کون۔"اسنے پوچھا جو گیٹ کی طرف منہ کرے کھڑا تھا۔اور کوٹ میں تھا سر پہ ہیٹ تھا۔آنکھوں پہ کالا چشمہ تھا۔درمیانہ ساقد تھا۔رانیہ کو عجیب لگا۔

"ابان سر نے بلایا تھا۔وہ انکو ایک فائل دینے تھی تو کہہ رہے تھے کہ گھر پہ دے جاو۔"اسنے آنے کا مقصد بتایا تھا۔

"جی آئیں آپ گیسٹ روم میں بیٹھیں میں انکو بلاوا دیتی ہوں۔وہ اپنے کمرے میں ہیں۔"رانیہ نے کہتے ہوئے اندر بلایا اور گیسٹ روم میں بٹھایا تھا۔رانیہ نے اسے ڈیٹیل بتائی اس بات سے بے خبری تھی کہ آنے والا ساری معلومات لے کہ آیا تھا کہ ابان کدھر ہے اور اسکی فیملی کدھر ہے۔

"بیٹھیں آپ۔میں چائے بھجواتی ہوں اتنی دیر میں وہ بھی آجائیں گے۔"رانیہ نے مہمان نوازی کے تقاضے نبھائے۔وہ بیٹھ گیا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"عجیب روبوٹ انسان ہے۔" رانیہ نے حیرانی سے سوچا۔ اور سر جھٹکتے کچن میں آئی۔

"شاکرہ پلیز ابان کو بلالائیں۔ ان کے آفس سے کوئی آیا ہے۔ جن سے فائل منگوائی تھی انہوں نے۔" رانیہ نے اسے کہا اور خود چائے بنانے لگ گئی تھی۔

"مجھے تو نظروں سے ہی نگل جائیں گے۔" رانیہ بڑبڑائی۔ کل والے رویے کے بعد ابھی سامنا نہیں کم ہوا تھا۔ شاکرہ اسے بلانے چلی گئی تھی۔

جب وہ کمرے میں گئی تو وہ پہلے ہی اٹھا ہوا تھا۔ الماری میں سے کپڑے نکال رہا تھا۔ دستک دے کے اندر آئی۔

"آپ سے کوئی ملنے آیا ہے۔ آپ کے آفس سے جس سے آپ نے فائل منگوائی تھی۔ رانیہ بھابھی نے انکو گیسٹ روم میں بٹھایا ہے۔" شاکرہ بتا کے چلی گئی۔

"میں نے تو کسی کو بھی نہیں بلایا۔ نہ ہی مجھے کوئی فائل چاہیے تھی۔" وہ خود سے بولا۔

تبھی واٹس ایپ پہ میسج ٹون ہوئی تھی۔ وہ کشمکش میں سیل کی طرف گیا۔ واٹس ایپ کھولی کسی انجان نمبر سے کوئی تصویر آئی تھی۔ لوڈ ہو رہی تھی۔

جب کھلی تو اسکے ہاتھ میں پکڑا سیل گرنے لگا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

رانیہ کی ابھی ابھی لی گئی تصویر پہ ریڈ کلر سے بڑا سا کراس لگا ہوا تھا۔ جب وہ نماز پڑھ رہی تھی تو ابان نے بھی اٹھ کے فجر کی نماز ادا کی تھی تب رانیہ نے یہ کپڑے پہنے تھے۔ ابھی اس آدمی کا آنا۔ اور رانیہ کی آج کی تصویر۔

"آپ سے کوئی ملنے آیا ہے"

"جس سے آپ نے فائل منگوائی تھی۔"

"رانیہ بھابھی نے انکو گیسٹ روم میں بٹھایا ہے" شاکرہ کے جملوں کی بازگشت ہو رہی تھی ایک لمحہ لگا اسے سمجھنے میں۔

"رانیہ۔" وہ موبائل پھینکتا باہر کو دوڑا۔

"رانیہ کدھر ہیں۔" وہ دوڑتا آیا شاکرہ سے پوچھا جو ڈسٹنگ کر رہی تھی۔

"شاید گیسٹ روم میں ہو۔" ابان کا دل دھڑکا۔ وہ گیسٹ روم کی طرف دوڑا۔ شاکرہ سب کچھ چھوڑ کے تانیہ بیگم کے کمرے کی طرف بھاگی ان کو بلانے۔

"رانیہ رانیہ۔" ابان پاگلوں کی طرح پکارتا گیسٹ روم مین گیا مگر وہاں کوئی بھی نہ تھا۔ نہ وہ جو ملنے آیا تھا نہ ہی رانیہ۔

http://primenovels.blogspot.com/

"نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ رانیہ۔" اسکا دل پھٹا جا رہا تھا کدھر گئی رانیہ آخر۔ کیا قربان شاہ کا آدمی۔۔ یہ سوچ آتے ہی چہرے پہ سختی آئی۔

وہ لاونج میں آیا۔

"کیا ہوا ہے بیٹا کیوں پریشان ہو۔ خیریت ہے۔" تانیہ بھی شاکرہ کے بتانے پہ آگئی تھی۔

"ماما رانیہ کدھر ہیں۔" آس سے ماں سے پوچھا۔

"باہر ہی تھی۔" تانیہ نے بیٹے کی پریشان صورت دیکھ کے کہا۔ ابان کا ڈر صحیح ثابت ہوا۔ اسنے مٹھیاں بھینچیں۔

"شاکرہ یہ لو۔ چائے اندر دے آو۔" کچن سے رانیہ نکلی ٹرے لے کے۔ اس آواز نے ابان کے جسم میں زندگی کی لہر دوڑادی تھی۔ سکون بھری سانس لے اپنے خشک ہوتے حلق کو تر کیا۔

کچھ دیر پہلے یاد آجانے والی اسکی حرکت پہ طیش سے آگے بڑھا۔ اگر اسے کچھ ہو جاتا تو۔ یہ سوچ جان نکالنے کو کافی تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

رانیہ حیران سی ابان کو اپنے پاس آتا دیکھ رہی تھی۔ ابان کا بھاری ہاتھ اٹھا اور رانیہ کے گال پہ نشان چھوڑ تا گیا۔ اسکے ہاتھ سے ٹرے چھوٹ کے گری تھی۔ کانچ ٹوٹا ساتھ اسکا مان اور دل بھی ٹوٹا تھا۔ وہ گال پہ ہاتھ رکھے۔ آنسو بھری آنکھوں سے اسکو تک رہی تھی۔

"جس دن سے میری زندگی میں آئیں ہیں۔ عذاب بنا دیا ہے ہر چیز کو۔ ہلا کے رکھ دی ہے میری زندگی۔ کیوں۔ آپ کو چین نہیں ہے۔ ہر چیز میں ٹانگ اڑانا ضروری ہے کیا۔" وہ غضب و غصہ آنکھوں مین لیے اسے گھور رہا تھا۔ تانیہ بیگم اپنے ابان کے تیور سے پریشان کھڑی تھی اسنے ہاتھ اٹھایا تھا رانیہ پہ۔

"ابان ہوش میں آو تم۔ دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔" وہ اس کی طرف آئی تو ابان میں ادھر ہی روک دیا۔

"ایک پل سکون کا میسر نہیں ہوا کیونکہ ہر جگہ رانیہ بی بی گھسی ہوئی ہیں۔ کس نے کہا تھا اسے اندر بلانے کو۔ کر یمنل تھا وہ۔ اگر کچھ کو جاتا تو بولیں اب۔" ابان نے اسکا بازو دبوچا۔ یہ سوچ ہی ہر خیال پہ بھاری تھی اگر وہ اسے کوئی نقصان پہنچا دیتا۔

اسکی تصویر پہ بنا کر اس۔ اور یہ اسکی تواضع کر رہی تھی۔

"کیوں کوئی بات آپکو سمجھ نہیں آتی۔

http://primenovels.blogspot.com/

جان چھوڑیں میری۔ ہٹ جائیں میرے سامنے سے اپنی شکل لے کے۔" ابان نے بدتمیزیوں کے سارے ریکاڈر توڑے تھے۔ رانیہ کو اس سب کی توقع نہ تھی۔ وہ ایسے بدلہ لے گا اب اپنے اوپر لگائے جانے الزام کا۔ وہ معذرت بھی مر چکی تھی۔ رانیہ کا وجود بے جان ہو رہا تھا وہ پھنکارتا اندر چلا گیا۔

تانیہ بیگم رانیہ کو پکڑ نہ لیتی تو یقینا گر جاتی۔

"تو یہ طے تھا کہ کسی مرد کا پیار اسکی نرمی رانیہ کے حصے میں نہیں چاہے وہ بھائی کی صورت میں ہو باپ کی یا شوہر کی۔

رانیہ تو ایک زحمت تھی ناں۔" سوچیں اسکے دماغ میں گردش کر رہیں تھیں۔ اور آنکھیں برس رہیں تھیں۔ اتنی ذلت۔

"رانیہ میرا بچہ۔ میں معافی مانگتی ہوں تم سے وہ ضرور کسی پریشانی میں ہے ورنہ وہ ایسا ہرگز نہین۔" تانیہ نے روتے ہوئے اسے کہا وہ ہرگز انکے رشتے میں کوئی دراڑ نہیں چاہتی تھیں۔ مگر اب شاید۔۔

وہ شاکرہ کی مدد سے اسے ساتھ لگائے اندر لے گئی تھیں۔

اور وہ آندھی طوفان بنا گاڑی لے کے نکل گیا تھا۔

---

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

ان کی سینئر آفیسر ابراہیم اور افراز پہلے ہی موجود تھے ابان نے افراز کو بھی ابراہیم سر کے آفس آنے کا بولا تھا۔

انکو ساری بات بتائی۔

"سر وہ خبیث میری فیملی تک آگیا ہے اور ابھی بھی مجھے کہہ رہے کیں کہ میں صبر کروں۔۔" ابان کا بس نہیں تھا چل رہا ساری دنیا کو آگ لگادے جس نے اسکی رانیہ کو نقصان پہچانے کا سوچا بھی۔

"ابان حوصلے سے۔ایسے بنے بنائے کام کو کیوں بگاڑ رہے ہو۔" انہوں سے اسکا جوش دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا حوصلے کروں میں سر۔اب تو مجھ تک پہنچ چکا ہے اسکو پتہ لگ گیا ہے کہ اسکے پیچھے میں ہوں یہ تو میں چاہتا تھا۔ مگر اسنے ذاتی طور پہ مجھ پہ اٹیک کیا ہے میری کمزوری پہ۔" ابان جذباتی ہوا۔

"ابان تم ہی کہتے ہو کہ اپنی کمزوری کو طاقت بناؤ تو کیوں اب ٹینشن میں ہو۔یہ بات واقعی ہی اسکی بزدلوں والی ہے جو اسنے تمہاری فیملی کو انوالو کیا ہے۔" افراز بھی بولا تھا۔

"وہ سب باتیں تو ٹھیک ہیں مگر اب ٹائم ہے کہ اس پہ قابو پاؤ میں۔میں اور کس ٹائم کا انتظار کروں۔وہ آگے بھی ایسی اوچھی حرکتیں کرے گا۔" ابان اس بار صبر سے بولا مگر آنکھوں میں سرخی ہی تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

"ابان ایک تو یہ ٹھیک وقت نہیں ہے کیونکہ اسکا فوکس تم پہ لگا ہوا ہے ہر گھڑی۔ دوسری بات اسکے پاس اس وقت اقتدار کی کچھ طاقتیں ہیں۔ اور آئی جی پی سر اس وقت ملک سے باہر ہیں ہمیں آپریشن کے دوران انکی ہر قسم کی ہیلپ کی ضرورت ہے۔ اور پھر اسنے اپنی سیپلاز کو بھی کچھ وقت کے لیے روک دیا ہے۔" سر نے اپنا تجزیہ بیان کیا۔

"جی مگر میں آج ہی پرسنلی سر سے بات کر کے انکو حالات سے آگاہ کرتا ہو۔ مگر زیادہ وقت نہیں دے سکتے۔" ابان بات سمجھ کے بولا تھا۔ غصے میں انسان کی سوچنے کی صلاحتیں کام کرنا بند کر دیتیں ہیں۔

"تمہارے گھر کی سیکیورٹی کو آج بڑھا دیتے ہیں۔ تم اپنے آپ کو پر سکون رکھوں۔" ابراہیم سر کو اسکے جوش کا پتہ تھا اس لیے ہدایت دی۔ ابراہیم سر ان نوجوانوں کو اچھے سے جانتے تھے یہ انکے استاد بھی تھے ٹریننگز میں۔ اور پہلے کیسز میں بھی انکی ہیلپ کر چکے تھے۔

"وہ یہ ہی چاہتا ہے کہ تم کو ہائپر کرے کہ تم اسکے خلاف کوئی ایکشن لو اور وہ پھر کوئی ڈھونگ رچا کے خود کو بے گناہ ثابت کر سکے اس لیے ہوش سے۔" سر نے اسکو ٹھنڈا کیا تھا وہ اب پر سکون تھا مگر جو گھر کر آیا تھا وہ یاد آنے پہ خود پہ غصہ آرہا تھا۔

"او کے تم لوگ بیٹھوں مجھے میٹنگ کے لیے نکلنا ہے۔ ٹیک کیر۔ اور کول رہو تم شہزادے۔" ابان کو کاندھا تھپکتے وہ مذاق سے کہتے باہر نکل گئے۔

http://primenovels.blogspot.com/

"واہ مولا کیا جوڑی بنائی ہے ایک مجرموں کو پکڑ پکڑ کے جیل میں ڈالتا ہے اور ڈنڈوں سے آو بھگت کرتا ہے اور دوسرا ڈرائنگ روم میں بیٹھا کے چائے پیش کرتا ہے۔" افراز کی زبان کون روک سکتا تھا جو وقت بے وقت کھلتی رہتی تھی۔

"شٹ اپ افراز" ابان نے اسے ڈپٹا۔

"یار کول ڈاون۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ تم بھابھی کو ریلکس کروں وہ بھی ٹینشن میں ہو گئی۔" افراز نے اسے کہا۔

"یار مجھ سے ہمیشہ کچھ نہ کچھ غلط ہو جاتا ہے۔ بہت غصے آرہا ہے مجھے خود پہ" ابان نے ٹیبل پہ ہاتھ کا مکا بنا کے مارا جو اس پہ اٹھایا تھا۔ آج ایک اور غلطی کر آیا تھا۔ اسکی تلافی کیسے کرے گا۔

"کیا ہوا ہے پوری بات تو بتا۔" افراز نے اسکی پریشانی دیکھ کے کہا۔

"وہ ایگزیکٹلی تمہیں ایموشنلی ویک کر رہا ہے اور تم ہو رہے ہو۔ اور اس سب میں بھابھی کا کیا قصور انکو کیا پتہ۔" افراز نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"بس میرے دماغ میں اس وقت رانیہ تھیں اگر اسکو کچھ ہو جاتا۔ اور کس نے کہا تھا کہ اسے اٹھا کے اندر لائیں وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔ میرا تو سوچ کے بھی خون کھول اٹھتا ہے۔" ابان نے مٹھیاں بھینچیں۔

"اب تو جو کرنا تھا کر آئے ہو۔ اب سوچوں آگے کیا کرنا ہے۔ اپنی محبت کو ایکسپریس کرنا بھی سیکھ لے ۔ کسی کو الہام نہیں کہ یہ سب محبت میں کیا ہے" افراز نے اسے سمجھایا۔

"غصہ مجھے اس کی کیئر لیس نیچر پہ ہے۔ آج کل کے حالات اور میرے پروفیشن کا اچھا خاصا پتہ لیکن نہیں کرنا وہ ہی ہے جو دل میں آئے گا۔ مجھ سے بات کرنے میں تو دقت ہوتی ہے۔" وہ اپنے کیے پہ اب خود بھی جھنجلایا تھا مگر اپنے جذبات کا کیا کرتا جو اسکو لے کے تھے۔

"اب تو بھابھی نے گھر بھی گھسنے نہین دینا۔ کدھر جائے گا۔ ایسا کر دوسری بھابھی بھی ڈھونڈ لے۔" افراز نے اسکو شوخی سے کہا۔

"ایسا نہیں ہونا بقول رانیہ کے شکر کروں کہ وہ مل گئی ہے ورنہ پولیس والے کو کس نے لڑکی دینے تھی۔ اور میرے لیے رانیہ کے بعد کسی اور کی گنجائش نہیں نکلتی۔ تو تو اپنا منہ بند کر۔" ابان نے اسے گھور کے کہا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"یہ سب بھابھی کے سامنے پھوٹوں تم منہ سے ورنہ سارے زندگی ایسے ہی نکل جانی ہے۔ مجنوں۔" افراز نے اسے گھورا۔

"سمجھ نئیں آرہا کیا کروں اب۔" وہ واقعی ہی پریشان تھا۔ افراز نے اسے اب سوری کی ایک سو ایک طریقے بتادیے تھے مگر ابان نے ایک ایک کر کے ریجیکٹ کیے تھے۔

"تم نے بس اب بھابھی ہاتھوں پیٹنا ہے۔" افراز نے پیشن گوئی کی تھی۔

یہ تو طے تھا کہ اب وہ سیدھا جا کے اس سے بات کریں اس سے پہلے کہ کچھ اور آڑے آجائے۔ وہ وہاں سے کچھ پلان بنا کے نکلا جس میں افراز اور ردا نے ہیلپ کرنی تھی۔ کیونکہ ردا کے بغیر ممکن نہ تھا۔

رات گئے گھر گیا دل بوجھل سا تھا سارا ٹائم۔ سب سے پہلے حسن صاحب کے سامنے پیشی ہوئی تھی۔ تانیہ بیگم تو باقاعدہ رو رہی تھیں۔

"یہ تربیت کی تھی میں تمہاری۔" وہ روہانسی ہوئیں۔

"ماما پلیز میں آل ریڈی ٹینشن میں ہوں اور آپ کو کچھ آئیڈیا ہے کہ وہ کتنا خطرناک آدمی تھا۔ اگر رانیہ کو کچھ ہو جاتا۔ آپ لوگ مجھے بھی تو سمجھنے کی کوشش کریں۔" وہ بے بسی سے بولا تھا۔ گھر میں لگے کیمرے سے فوٹیج نکلوا کے وہ ساری اسکے بارے میں انفارمیشن لے چکا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"جو بھی تھا غلطی تمہاری ہی ہے۔اب جا کے اسے سمجھاوں۔"حسن صاحب نے اسے کہا۔وہ بوجھل دل لیے اٹھا اور اندر آ گیا۔

وہ صوفے پہ منہ سر لپیٹے لیٹی ہوئی تھی یا سو گئی تھی۔گھڑی پہ نظر دوڑائی تو بارہ بج چکے تھے۔

"رئیلی سوری مائے لو۔"اسکے طرف دیکھتے کہا جو آج چہرہ دیکھانے سے بھی انکاری تھی۔

وہ سانس خارج کرتا اندر کو بڑھا۔

شدت پسند انسان ایسے ہی ہوتے ہیں۔اپنے جذبات اور محبت کو لے کے ایسے ہی ہوتے ہیں۔

صبح اٹھی تو خود کو بیڈ پہ سویا پایا تھا۔وہ حیران ہوئی

-16

خود کو بیڈ پہ پایا۔ذہن بیدار ہونے تک سمجھ آ گئی تھی کہ یہاں کیسے آئی۔وہ غصے سے اٹھی۔پلو پہ نظر پڑھی تو ایک چٹ پڑی تھی جس پہ سوری لکھا ہوا تھا۔غصے سے اسکی ناک کے نتھنے پھول گئے۔اسنے اٹھائی اور اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔اٹھی اور واش روم میں چلی گئی۔وہاں بھی مرر پہ سوری کی بڑی سی چٹ لگی تھی جہاں پہ سوری کے لفظ آویزاں تھے۔

اسکا بھی یہ ہی حشر کیا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"سمجھتے کیا ہیں خود کو۔" وہ بڑبڑائی۔ باہر نکلی فریش ہو کے۔ سامنے سنٹر ٹیبل پہ راز باکٹ پڑی تھی وہ اپنے ارادوں کے ساتھ آگے بڑھی۔ سوری کا کارڈ بھی تھا پھر اسکا بھی وہ ہی حشر ہوا تھا۔ کارڈ کے سو سے ٹکڑے اور پھول بکھرے پڑے تھے اب زمین پہ۔

"جو دل میں آیا وہ کریں گے۔ ٹھیک ہے کریں۔ مین بھی اب وہ ہی کروں گی۔" وہ بھی بپھری۔

الماری سے کپڑے نکلے لگی تو سامنے اسٹڈی کی وال پہ ریڈ ایرو بنا ہوا تھا رخ دروازے کی طرف تھا۔ اسنے اگنور کیا۔ پھر کچھ سوچتے ہوئے آگے بڑھی۔

"آج تو میں ایس پی صاحب کے ہر آئیڈیا کی بینڈ بجا دینی ہے۔" غصے سے اندر گئی تو سامنے کا منظر دیکھ کھ گھوم گئی تھی۔ ہر طرف رنگ بکھرے نظر آئے۔

بیڈ پہ بلونز کا جھرمٹ بنا ہوا تھا جو بیڈ سے کچھ بلندی پہ ہوا میں معلق تھے۔ رنگ رنگی مختلف ڈیزائنز کی ربنز سے باندھا گیا تھا۔ جس میں رانیہ کی پکس تھی۔ وہ آگے بڑھی آنکھوں میں اشتیاق لے کے۔

ایک سیلفی تھی رانیہ اور ابان کی جو ابان نے ہی لی تھی۔ کتنا مکمل منظر تھا وہ اور ابان۔ ایک پرفکٹ کپل لگا۔ پاس پڑے وائٹ ٹیڈی پہ نظر پڑی تو اسے اٹھایا ہلکا سا پنچ رانیہ نے اسکے منہ پہ مارا تھا۔ ہلکا سا مسکرائی

http://primenovels.blogspot.com/

تھی۔وہاں سے اٹھی تو سامنے ول پہ نظر دوڑائی جہاں پہ مختلف کلرز کی چیٹس لگی ہوئیں تھیں جن پہ سوری اور اپلوجز کے جملے لکھے ہوئے تھے۔

سامنے ٹیبل پہ پیٹلز پڑی تھی اور رانیہ کی پسند کے چاکلیٹس تھے۔

وہ کمرے کے بیچوں بیچ کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھی۔جو ابان نے اس کے لیے کیا تھا۔اسکے جملوں سے اسکی شرمندگی واضح تھی۔شدت جذبات میں انسان واقع ہی وہ کام کر جاتا ہے جسکا بعد میں پچھتاوا رہتا ہے۔یہ کام ابان سے بھی ہوا تھا۔کچھ لوگ اسے مردانگی سمجھ کے اکڑے رہتے ہیں اور کچھ اسے سدھرتے ہیں اس پہ شرمندہ ہوتے ہیں۔ابان بھی یہ کر رہا تھا۔غلطی پہ شرمندہ ہونا مردانگی کم تو نہیں کرتا۔کچھ مرد اپنی غلطیوں پہ بھی اکڑتے ہیں۔اور انکو کرتے چلے جاتے ہیں۔مگر ابان کو یہ سدرھانی تھی۔

ابان کمرے میں داخل ہوا تھا وہ کہی نظر نہ آئی۔وہ سمجھ گیا کہ وہ سٹڈی میں ہو گئ۔نظر جب بکھرے پھولوں اور کارڈ کے ٹکڑوں پہ پڑی تو سرد آہ خارج کی۔

"ویلڈ موڈ آن ہے۔میری شیرنی کا غصہ کم نہیں ہوا۔خدایا خیر۔"وہ اوپر منہ اٹھائے کہتا۔سٹڈی کی طرف گیا۔

http://primenovels.blogspot.com/

دروازہ کھولا تو وہ ولز پہ چیٹس پڑھنے میں لگی تھی۔ابان نے آہستہ سے آ کے ٹھوڑی اسکے کاندھے پہ رکھی تھی۔

"سوری مائے وائف۔" ابان نے اسکے کام میں سوگوشی کی تھی۔رانیہ نے کو غصہ آیا تھا وہ آگے بڑھنے لگی تھی ابان نے اپنے بازو اسکے گرد کر کے اسکی یہ کوشش بھی ناکام کر دی تھی۔

"ایم۔رئیلی سوری۔مائے وائف۔یار میں پوائنٹ بھی تو سمجھیں۔کچھ بھی کہنے سے پہلے سوچ لی جایئے گا کہ حالات کیا تھے۔پہلے ہی اسلام آباد کے ٹور کو لے کے تلخ کلامی ہو چکی تھی۔ایک بعد ایک مسئلہ آتا گیا۔" ابان نے اپنی بات کہی۔رانیہ کا آنسو ابان کے بازو پہ آ کے گرا وہ تڑپ ہی تو گیا تھا۔اسکا رخ موڑ کے اپنی طرف کیا۔

"پلیز رانیہ۔ڈونٹ کرائے۔پلیز۔لوک انٹو مائے آیز۔مائے گرل۔" ابان کو اسکا رونا برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

وہ اسے پکڑ کے بیڈ تک لایا اسکو بیٹھا کے اسکے برابر بیٹھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"Say something whatever you want to say..bt don't do this.stop crying.." ابان کا بس نہیں چل رہا تھا۔ اسکی آنکھوں سے آنسو صاف کیے تھے وہ نیچے منہ کیے رونے میں لگی تھی۔

"آپ نے مجھے تھپڑ مارا تھا۔ اور۔۔" رانیہ کی بات ہوری ہونے سے پہلے وہ جھکا تھا۔ اور رانیہ تو کہہ کے پچھتائی تھی۔ اسکے پرے کرتی وہ اٹھ کے وہ دروازے تک آئی تھی۔

ابان نے اسے بازو سے کھینچ کے پاس کیا۔

"پلیز رانیہ۔ ایسے مت کروں۔ کہوں جو بھی کہنا ہے غصہ کرلوں۔" وہ آج ہر بات کلئر کرنا چاہتا تھا۔

"جو دل میں آیا وہ کریں گے آپ۔ جب دل کیا مانا کیا۔ جب دل کیا ڈانٹ لیا۔ کوئی فرق نہیں پڑتا آپکو ۔" رانیہ کب تک چپ رہتی۔

"بہت فرق پڑتا ہے رانیہ۔ اور اب سے نہیں ڈانٹوں گا۔ سوری۔" ابان نے اسکے بازوں کو پکڑتے ہوئے کہا۔

"آپ سب کچھ میرے سے شئیر بھی تو کر سکتے تھے مگر وہ ابان ہی کیا جو اکڑ نہ دکھادے۔ آپ تو اپنے نام کے ایک ہیں۔" رانیہ تلخ ہوئی۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"رانیہ میں تمہیں اس سب میں الجھانا نہیں چاہتا تھا۔ اور رہی کل والی بات تو وہ بہت خطرناک آدمی تھا ۔وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔ تمہیں وہاں نہ پا کے میرا ریکشن ایسا ہو گیا تھا۔ کوئی میری بات نہیں سمجھ رہا۔" اب کے وہ چڑا تھا۔

"اچھا اور آپ نے تو یہ بھی کہا تھا کہ میں نے آپ کی زندگی ہلا دی ہے اور آپکو میری شکل نہین دیکھنی ۔" رانیہ کو اگلی بات یاد آئی تو وہ بھی کہہ دی۔ حساب کتاب کے موڈ میں تھی۔

"ہولڈ آن لڑکی۔ کتنے شکوے جمع کیے ہوئے ہیں۔" ابان نے اسکی ناک دبائی تھی رانیہ بد مزہ ہوئی۔

"زندگی تو واقعی ہی آپ نے ہلا دی ہے میڈم۔ ابان کو کیا سے کیا بنا دیا ہے۔" وہ اس پہ جھکا ہوا کہہ رہا تھا۔ وہ ذرا سی سرکی۔

"اور شکل تو میں نے ہی دیکھنی ہیں اور کوئی یہ جرات کر کے تو دیکھے ذرا۔" ابان نے مصنوعی غصے سے کہا ۔اور اسکی آنکھوں پہ انگلیاں رکھی تھیں۔ رانیہ تو آج ابان کے روپ دیکھ کے بے ہوش ہونے کے قریب تھی۔ وہ یہاں سے نکلنا چاہتی تھی اور ابان کے پاس فرصت ہی فرصت تھی آج شاید۔

"سیل کدھر ہے آپ کا۔" رانیہ نے بے تکی بات کی تو بے ساختہ ہنسا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"اسکا انتظام کر کے ہی آیا ہوں میڈم آج میں آپ کو میرے سیل سے بھی خار تھی۔۔" ابان نے سیل افراز کے سپرد کیا تھا۔

"اس لیے آپ اپنے شکوے جاری رکھیں۔ میں ہمہ تن گوش ہوں۔" وہ ذرا سا جھکا۔ رانیہ کی ہوائیاں اڑی تھیں۔

اسی وقت دستک ہوئی تھی اور افراز کی آواز آئی تھی۔ ابان نے برا سا منہ بنایا تھا۔

"کب میری سٹوری پار لگے گئی۔" ابان سخت جھنجلایا۔ رانیہ کو اسکے انداز پہ ہنسی آئی مگر چھپا گئی تھی۔

ابان نے دروازہ کھولا تو افراز اندر آیا۔

"سوری بھابھی۔" رانیہ سے کہا۔

"ائیر رپورٹ کے نکلنا ہو گا۔ وہ لوگ آرہے ہیں۔" افراز نے بتایا۔

"لیکن ابھی تو ایسی کوئی بات نہین ہوئی تھی۔" ابان نے کہا۔

"اٹس کنفرم میری بات ہوئی ہے۔" افراز بولا۔

"اوکے۔ میں آرہا ہوں پھر چلتے ہین۔" ابان نے کہا اور افراز چلا گیا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"مائے لٹل سٹورٹ۔۔باقی مذکرات آ کے کرتے ہیں۔مائے وائف۔۔"ابان نے اسے کہا جو منہ پھلائے کھڑی تھی۔

رانیہ نے کوئی رسپونس نہ دیا۔

"My stuart let's patch up."ابان نے اسکے پھر سر گوشی کی تو رانیہ نے گھورا۔

وہ ہنستا باہر چلا گیا۔رانیہ بیڈ پہ بیٹھ گئی۔جب دوبارہ ابان اندر آیا۔اسکا ہاتھ پکڑ کے اٹھایا اور اسکو اپنی طرف کھینچ کے گلے لگا کیا تھا رانیہ حیران کھڑی تھی۔

"....I felt ashamed what i had done"

وہ کہتا اسے الگ کرتا۔باہر نکل گیا۔اور رانیہ اسکے روپ میں الجھتی گئی۔

وہ اس دہلیز کے سامنے کھڑی تھی جسے وہ چھوڑ کے گئی تھی مگر واپسی پہ وہ اکیلی نہ تھی۔کیسی کیسی مشکلات آئیں تھیں مگر کوئی تھا جس نے اسے ڈگمگانے نا دیا تھا۔غلطی تو اسکی ہی تھی سزا تو ملنی ہی تھی مگر اس بات کا شکر تھا کہ وہ غلط ہاتھوں سے بچ گئی تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

اسکو یوں کھڑا دیکھ کے وہ آگے بڑھا۔ مناسب قدو قامت کا مرد اپنی شخصیت کی مخصوص جاذبیت کے ساتھ کھڑا تھا۔

" زمر رک کیوں گئ چلو" اس نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے کہا۔

" مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے وہ لوگ کبھی معاف نہی کریں گے " زمر نے نم آواز میں کہا۔

" میں ہوں نا ساتھ کچھ نہی ہو گا اور ابان بھی تو ساتھ ہے ناں" وہ اسے تسلی دیتے ہوئے بولا۔ اتنے میں ابان اپنی گاڑی پارک کر کے باہر نکلا اور بولا۔

" چلیں اندر باہر کیوں کھڑے ہیں" ابان نے ان کو یوں کھڑے دیکھ کے پوچھا۔

" زمر ڈر رہی ہے"۔ اس نے ابان کو بتایا۔

" ڈر تو سچ پوچھیں مجھے بھی لگ رہا ہے پہلی بار شادی کے بعد سسرال کا رخ کیا ہے۔ کیا پتہ پاندرجا کے کیا سلوک ہو گا" وہ رونی صورت بنا کے بولا۔ وہ زمر کا موڈ بحال کرنے کو بولا ورنہ ڈر اور ابان حسن۔ کوئی بھی واسطہ نہ تھا دونوں میں۔

http://primenovels.blogspot.com/

" چلیں کچھ نہی ہو گا" ابان نے ان سے کہا تو وہ دونوں آگے بڑھ گئے وسیع لان عبور کر کے وہ لاؤنج میں داخل ہوئے۔ گھر کے اندرونی حصے میں کافی چہل پہل ہو رہی تھی۔ مگر کچھ ہی دیر میں اندر کا منظر تھم گیا۔ جس نے بھی اندر آتے وجود کو دیکھا تو وہ وہیں ساکن ہو گیا تھا۔

ابان کو بھی آج یہ مرحلہ طے کرنا تھا خود کے لیئے نہی تو اپنی زندگی سے جڑے اس وجود کے لیئے جو اسکی زندگی کا لازمی حصہ بن گیا تھا۔

" فہد بیٹا"۔ بڑی تائی امی کی آواز آئی تھی۔ وہ فہد کی طرف بھاگی تھیں مگر ساتھ میں کھڑے وجود کو دیکھ کر وہ طیش میں آگئی تھیں۔

" ناہنجار تم کدھر منہ اٹھائے چلی آرہی ہو" وہ اس کی طرف لپکی تھیں۔ مگر فہد نے ان کو راستے میں روکا۔

ابان نے اس کو بازوؤں سے پکڑ کے تحفظ کا احساس دلایا تھا۔ جس میں بھائی جیسے مضبوط رشتے کا احترام تھا۔

" فہد مت روکو مجھے پتہ نہی کہاں سے منہ کالا کروا کے آئی ہے۔ کالک تھوپ کے ابھی تمہیں چین نہ آیا تھا جو پھر چلی آئی ہو"۔ وہ بے قابو ہو رہی تھیں فہد کی گرفت میں بھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

آوازیں سن کے باقی لوگ بھی ادھر بڑھے تھے۔ صلحہ بیگم تو خوشی اور غم کے ملے جلے تاثرات لئے ہوئے تھیں۔ طاہر صاحب بھی آواز سن کے باہر آئے تھے۔

" ماما اندر چل کے بات کرتے ہیں" فہد نے کہا تھا۔

"میں اسکو کبھی اندر داخل نہ ہونے دوں نکالو اسے باہر" منجھلی تائی بھی آگے لپکی تھیں۔

وہ بے بسی سے رو پڑی تھی غلطی اس نے کی تھی اب خمیازہ بھی تو بھگتنا تھا۔

"ماما پلیز" وہ ملتجی لہجے میں بولا۔ وہ فہد کی بازوؤں کے گھیرے میں اندر کو بڑھی تھیں۔ صلحہ بیگم آنکھوں میں آنسوں لئے آگے آئی تھیں۔

"کیوں آئی ہو یہاں۔ نکل جاؤ یہاں سے جہاں سے آئی ہو وہیں دفع ہو جاؤ مجھے مجبور مت کرو کہ میں کوئی غلط الفاظ استعمال کر جاؤں"۔ وہ جو ابان کے پیچھے اندرونی حصے میں آچکی تھی طاہر صاحب کی گرجدار آواز سن کے سسک پڑی۔

"چاچو پلیز پہلے میری بات سن لیں"۔ فہد نے اب اپنے چاچا سے کہا۔

" نہیں فہد بیٹا اس نے ہماری عزت خاک میں ملادی ہے اور اب میں اس کو یہاں برداشت نہی کر سکتا ہوں" ۔ طاہر صاحب کا غصہ کسی طور کم نہ ہو رہا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

" پتہ نہی کدھر تھی اتنا عرصہ اور اب پتہ نہی گناہوں کی پوٹلی لئے واپس کیوں آئی ہے۔ پتہ نہی کیا کیا کرتوت کر کے آئی ہو گی" اب کی بار فہد کی ماں نے کاری وار کیا تھا۔ فہد کا ضبط جواب دے گیا۔

"بس ماما بہت ہو گیا- اس نے کوئی گناہ نہی کیا کیوں اسے الزام دے رہی ہیں۔" فہد نے چبھتی آنکھوں سے انہیں دیکھا۔

"تم کیوں اسکی حمایت کر رہے ہو۔ کیوں تم اسکی گناہوں پر پردہ ڈال رہے ہو؟" مما اب اس سے باز پرس کرنے کو مڑی تھیں۔

"کیونکہ میں اسکی پارسائی کا گواہ ہوں۔ بیوی ہے وہ میری۔ غیرت ہے میری۔۔ اور اب ایک بھی غلط لفظ اور نہی۔" وہ روعب دار آواز میں بولا اور سب کو سن کر گیا۔

"کیا کہا تم نے؟.... یہ کیا کیا تم نے ہاں؟؟ ایک گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی سے۔۔۔ اس بد چلن سے کیوں شادی کی تم نے؟؟" وہ صدمے سے چیخیں تھیں۔

"مما وہ گھر سے نہی بھاگی تھی بلکہ میرے ساتھ گئی تھی۔ اس لیے اسکے بارے میں ایسے الفاظ استعمال مت کریں کہ میں اپنا اور آپکا رشتہ بھول جاوں" اس نے ماں کو کہا۔

http://primenovels.blogspot.com/

طاہر صاحب اور صالحہ بیگم گم صم کھڑے تھے۔ صالحہ تو خوشی اور غمی کے تاثرات لیے کھڑی تھی۔ کہ اب "بھاگی ہو لڑکی کا دھبہ" دھل جائے۔

زمر کو جب لگا کے اسکی بابا اب اسکی بات اب نہی مانیں گے تو وہ فہد کے پاس آئی اور اسے سارا مسلہ بتایا۔ وہ بہت ہرٹ ہوا تھا لیکن وہ اسکے لیے اپنے دل میں نرم گوشہ رکھتا تھا اس لیے فورا مان گیا۔

اور یہ گھر سے جانے کا آئیڈیا بھی اسکا تھا۔ کہ وہ انکا نکاح اپنی موجودگی میں کروالے گا۔ جن لوگوں سے ہم پیار کرتے ہیں تو ان کے کیے کچھ ایسے فیصلے بھی لمحوں میں کر جاتے ہیں جو ہمیں ناگوار ہوں۔ شاید فہد نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ اور پھر واپس گھر آجائے گئی پھر اگر انکی شادی کی بات ہوئی تو وہ خود ہی بات سنبھال لے گا۔ مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ انسان کی پلینگ سے بہتر وہ ہے جو خدا نے ہمارے لیے مختص کیا ہو لیکن ہائے رے نادان انسان۔۔۔۔

فہد اپنی فلائٹ کے لئے نکلا تھا گھر سے پلان کے مطابق اور اس کے جانے کے آدھے گھنٹے بعد زمر گھر سے نکلی یونیورسٹی کے لیئے تاکہ کسی کو شک نہ ہو

وہ بتائی ہوئی جگہ پر گئی تو فہد وہیں تھا۔ مگر جس کی خاطر یہ سب ہو رہا تھا وہ کہیں نہی تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

اس کا نمبر بھی بند تھا۔ صبح سے شام ہونے کو آئی تھی مگر وہ کہیں نہی تھا۔ گھر والوں کو یہ تھا کہ فہد چلا گیا ہے۔

ہر کسی کا پیار سچا اور پاکیزہ تھوڑی ہوتا ہے۔ لڑکیاں نا جانے کیوں اتنا بڑا قدم اٹھاتی ہیں یہ جانتے ہوئے بھی کہ انکی عزت کانچ سے بھی نازیک ہوتی ہے۔

رات کے سائے گہرے ہو رہے تھے اور زمر کا برا حال تھا یہ اس نے منہ کی کھائی تھی۔ والدین کی نافرمانی کرنے والے کب خوش رہتے ہیں۔ وہ رو رو کے ہلکان ہو رہی تھی اور ادھر گھر والے اس کا نمبر ٹرائی کر کر کے تھک گئے تھے کہ وہ ابھی تک یونیورسٹی سے نہیں آئی تھی۔ نمبر اس کا صبح سے بند تھا۔

زمر اب گھر کس منہ سے جاتی اس کو پتہ تھا کہ اب تک اس کی بدنامی کی داستانیں بن گئیں ہو نگی۔ اس نے فہد کی طرف دیکھا۔

ایک منٹ میں فیصلہ ہو گیا تھا۔

****

فہد کسی سے بھی رابطہ کیئے بغیر چند دن پاکستان ہی رہا تھا۔ قدرت کی طرف سے زمر کے سارے ضروری ڈاکیومنٹس اس کے پاس بیگ میں ہی تھے جن کی ضرورت تھی وہ لے کے آئی تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

چند گھنٹوں بعد وہ زمر سے زمر فہد بن گئی تھی۔

فہد نے چند دن کے اندر اندر اسکو اپنے ساتھ لے جانے کا انتظام کر لیا تھا۔ یوں وہ اپنا وطن چھوڑ گئے تھے شاید واپس نہ آنے کے لیئے۔

فہد کو یہ گلٹ تھا کہ اس کے ایک مشورے نے اس کی زندگی برباد کر دی تو وہ حد سے زیادہ اس کا خیال رکھتا تھا جو ہر وقت چپ روتی رہتی تھی وہ آج بھی دو ماہ گزرنے کے بعد بھی پچھتاوؤں کی آگ میں جھلستی تھی۔ مگر فہد کے پیار نے اسے رفتہ رفتہ نارمل کر دیا تھا مگر اندر ایک ویرانی سی تھی کہیں۔

فہد کا گھر والوں سے رابطہ تھا جب اس کی ماں زمر کے بارے میں بات کرتی تو وہ زہر اگلتی تھیں۔ وہ سب سننا فہد کے لیئے ناقابل برداشت بن جاتا تھا۔

اور زمر زندہ زمیں میں گڑھ جاتی تھی۔ فہد کا رویہ اسے زندگی کی طرف لاتا تھا۔ اس کا بھروسہ اور خیال۔

گھر سے ہی اسے رانیہ کے ساتھ ہونے والے معاملے کا پتہ لگا تو تڑپ کے رہ گئی کہ اس کا کیا قصور تھا۔

وقت کے ساتھ ساتھ وہ فہد کے ساتھ اچھی زندگی میں ایڈجسٹ ہو گئی تھی۔ اللہ نے ان کو ایک خوشی کی خبر سنائی تھی فہد کا تو خوشی سے برا حال تھا مگر وہ کسی سے شئیر تک نہی کر سکتا تھا۔

کچھ دنوں میں زمر نے انوکھی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ فہد تو اب س کا سایہ بن گیا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"فہد میں واپس گھر جانا چاہتی ہوں ورنہ میں یہاں گھٹ گھٹ کے مر جاؤں گی" زمر سسک پڑی۔ فہد اسکی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کے تڑپ گیا تھا۔

"زمر یہ کیسے ممکن ہے ماما کے رویے کا تمہیں پتہ ہے

میں تمہیں اذیت بھرے ماحول میں نہی رکھ سکتا" فہد نے منع کیا۔

"فہد یہ ماحول زیادہ اذیت دہ ہے۔ یہ احساس کہ میں گناہ گار ہوں اپنے ماں باپ کی" وہ رو پڑی۔ فہد نے اسے بازوؤں کے گھیرے میں لیا اور مسئلے کا حل سوچنے لگا۔ ایک حل ذہن میں آیا۔ کسی طرح اس نے ابان کا نمبر لے کر اس سے کانٹیکٹ کیا تھا۔ ابان ان کی مدد کے لئیے تیار تھا خوش بھی تھا کہ چلو ممانی کی کچھ مشکل تو کم ہو گی۔ اس دن سے ابان کی زمر آپی سے اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی وہ مطمئن تھی کہ رانیہ کا خیال رکھنے والا ہے کوئی۔

-17

سب لاؤنج میں بیٹھے تھے خاموشی کا راج تھا۔ اس خاموشی کو تائی اماں کی دھاڑتی آواز نے توڑا تھا۔

"اور تم میاں بہت بنے پھر رہے ہو تمہاری بیوی کونسا کم ہے بہن کس کی ہے گھر سے بھاگی ہوئی کی"۔

جب زمر کی بے عزتی سے کلیجہ ٹھنڈا نہ ہوا تو وہ اب رانیہ کو گھسیٹ لائیں۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

ابان تو تڑپ اٹھا تھا۔

"بس اگر میں اتنی دیر سے خاموش ہوں تو اس کا مطلب یہ نہی کہ آپ کے جو بھی دل میں آئے بولی جائیں میں ہر گز اس کے کردار کے بارے میں برداشت نہیں کروں گا اور اب تو زمر آپی کا کوئی قصور بھی نہی"۔ ابان نے ان کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

فہد زمر کی خاطر الزام خود پہ لے گیا تھا۔ مشورہ بھی تو اسکا تھا۔ اسلیے کہتے ہیں مشورہ دیتے ہوئے بھی بہت محتاط ہونا چاہیے۔ اور اگر کوئی غلطی کر رہا ہو تو اسے روکنا چاہیے۔

اپنی بیوی کی عزت کی خاطر وہ یہ جھوٹ بھی بول گیا تھا کہ وہ زمر کو اس طرح شادی کروا کے اس لیئے لے کے گیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا اپنی ماں کا رویہ زمر کے ساتھ۔ اس سب کے لیئے اس نے زمر کو فورس کیا تھا۔

"اور آپ کیسے لوگ ہیں اس میں آپ نے رانیہ کو بھی نہ چھوڑا۔ اس پہ بھی الزامات کی بوچھاڑ کر دی صرف اپنے مفادات کے لیئے۔ کوئی ایک انسان کسی دوسرے انسان کے عمل کا کیسے ذمہ دار ہو سکتا ہے کجا کہ وہ اس کی سزا بھگتے۔ بنا سوچے سمجھے آپ لوگوں نے اس پہ الزامات لگائے اس لئے کہ وہ ایک کمزور لڑکی تھی جس کی حفاظت کو اس کا بھائی نہیں تھا اور باپ ہوتے ہوئے بھی کیوں بے بس تھا"۔ ابان نے سب کو آئینہ دکھایا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"معاف کیجئیے گا ماموں جان مگر آج مجھے یہ سب کہنا ہے کہ آپ ایک مرد ہوتے ہوئے بھی کیوں کمزور پڑے کیونکہ آپ نے اپنی پسند سے شادی کی تھی ماں ناراض تھی پھر بیٹا نہ ہوا تو اور ناراض ہو گئ تھی پھر آپ نے ان کے طعنوں کے لئیے اپنی بیوی اور بیٹیوں کو چھوڑ دیا۔ کیونکہ آپ کے دل میں یہ خیال آ گیا تھا کہ کچھ اور کہیں گے تو اور ناراض ہو جائے گی۔ وہ ہی روائیتی مردوں والی سوچ رشتوں میں توازن نہ رکھ پائے بیوی اور بیٹیوں کا پلڑا ہلکا رہ گیا"۔

"بیٹیاں رحمت ہوتی ہیں ہم یہ جملہ سنتے تو ہیں اور سینہ تان کے کہتے بھی ہیں مگر عمل نہیں کرتے کفالت کے بدلے جنت میں جائیں گے مگر کفالت کے طریقے پورے نہیں کرتے۔ روٹی، کپڑا ہی سب کچھ نہیں ہوتا ان کو عزت، مان، اعتبار سمیت اور بھی چیزیں دینی پڑتی ہیں کہ وہ سر اٹھا کے چل سکیں"۔

طاہر صاحب کے دل پہ ابان کا ایک ایک لفظ پڑ رہا تھا۔

"رانیہ پہ الزام صرف ایک گمان کی بنیاد پر لگایا تھا آپ لوگوں نے کہ بہن ایسی تھی تو وہ بھی ایسی ہی ہو گی۔ کبھی سوچا ہے کہ اس شخص پہ کیا بیتی ہو گی۔

قرآن مجید میں بھی طعنہ زنی اور الزام تراشی سے منع کیا گیا ہے۔

http://primenovels.blogspot.com/

ایمان والوں کو۔ کیونکہ جب ایک مسلمان دوسرے پہ طعنہ زنی کرے گا تو وہ انتقاماً اس سے بڑھ کے اس پہ طعنہ زنی کرے گا جو کہ گناہ ہے اگر خاموشی اختیار کرے گا اور صبر سے رب سے مدد طلب کرے گا تو اسکا رب اسکا ساتھ نہی چھوڑے گا"

"حقیقت میں جو الزام آپ نے لگایا تھا وہ اس پہ نہیں تھا لگایا بلکہ خود پہ لگایا تھا اور اپنی ذہنیت کا اظہار کیا تھا کہ آپ کس سوچ کے مالک ہیں۔ اس لیئے ہمیں اپنے اعمال کی فکر کرنی چاہیئے اور اس گناہ سے بچنا چاہیئے کسی انسان کو حقیر نہیں جاننا چاہیئے اور دوسروں کے بارے میں برا گمان نہیں رکھنا چاہیئے" ابان نے کہا۔

تائی اماں اٹھ کے اپنے کمرے میں چلی گئیں تھیں۔

ہاجرہ بیگم بھی بیٹھی شاید کسی سوچ میں تھیں۔ صلحہ جو کب سے ضبط کیئے بیٹھیں تھیں اٹھ کے آئیں اور زمر کو گلے لگا کے خوب پیار کیا۔ فہد اور زمر طاہر صاحب کے پیروں میں بیٹھ گئے تھے غلطی تھی ان کی بھی۔

طاہر صاحب ان کو ساتھ لگائے خوب روئے تھے۔ آج کتنے سالوں کی کثافت دھلی تھی۔ وہ اپنی ذات میں جو گم ہو کے رہ گئے تھے۔

http://primenovels.blogspot.com/

"ابان ادھر آؤ بیٹا"۔ طاہر صاحب نے ابان کو پاس بلایا۔ "شکریہ بیٹا آج تم نے میرے اندر کی گرہیں کھول دی ہیں۔ سچ کہا تم نے ہمیں ہر بات کا پتہ ہوتا ہے لیکن ہم عمل میں کوتاہی برت جاتے ہیں۔ میں گناہ گار ہوں اپنی بیوی اور بچیوں کا"۔ وہ بولے۔

"ماموں جان دل چھوٹا مت کریں۔ اللہ نے سب ٹھیک کر دیا ہے"۔ ابان نے ان کو تسلی دی۔ زمر کو صلحہ نے اپنی بانہوں میں لیا تھا۔

"میرے تو دو دو بیٹے ہیں وہ بھی ہونہار اور قابل"۔ طاہر نے نم آنکھوں سے کہتے ہوئے ابان اور فہد کو گلے سے لگایا تھا۔ ابان نے فہد کو وکٹری کا سگنل دیا تھا دونوں

مسکرا پڑے تھے۔

واپس بھیجنے کو وہ اسے بھیج سکتا تھا مگر زمر کی حالت سب کو فیس کرنے والی نہ تھی۔ اور اس کو اپنے گھر والوں کا پتہ تھا جو رائی کا پہاڑ بنانے میں دیر نہ لگاتے تھے۔ فی الحال اس کو اپنے ساتھ اور نام کی پناہ زمر کے لیئے محفوظ لگی تھی تو وہ وہی کرتا چلا گیا۔

---

http://primenovels.blogspot.com/

"ہیلو رانیہ میں ڈرائیور کو بھیج رہا ہوں آپ ان کے ساتھ ممانی کی طرف آجائیں ابھی۔" ابان نے یہاں کے حالات بہتر دیکھ کے اسے بلایا۔ وہ تو ابان کی بات سن کے حیران رہ گئی تھی۔ وہ کیوں اسے وہاں بلا رہا ہے۔ اب کیا نیا امتحان ہے۔

"میں کیوں وہاں آؤ۔ آپ نے اگر مجھے اپنی زندگی سے نکلنا تو نکال دیں مگر میں وہاں نہیں آؤں گی۔ کسی دارامان میں چلی جاؤں گی۔" رانیہ اپنی قیاس آرائیوں میں تھی۔

"رانیہ۔" ابان چیخا تھا۔ کیا میں مر گیا ہوں جو وہ ایسے کہی جائے گی۔ اسے کہنے کا کوئی فائدہ نہ تھا اس لیے کال ہی کاٹ دی ابان نے۔

"ماما یار کیا پیس ہیں آپکی بہو مجال ہے جو میری بات سن لیں۔" وہ تانیہ بیگم کو کال ملا چکا تھا ان کے اٹھاتے ہی بولا۔

"کیوں اب کیا ہوا ہے۔ ٹھیک کر رہی ہے وہ جو بھی کر رہی تم نے جو کیا تھا وہ بھول گئے۔" تانیہ بھی اسکی پھوپھی تھیں۔

"یار ماما ہزار بار سوری کر کے آیا ہوں مگر مجال ہے جو آپ دونوں کے مزاج میں کوئی نرمی آئی ہوں۔" ابان چڑا تھا۔ کہ اتنا کچھ اسکے لیے تو کیا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"اچھا سنیں میری بات غور سے۔ان میڈم کا دماغ تو آسمان چھو رہا ہے۔"ابان نے اصل بات انکو بتائی تو وہ خوش ہو گئی تھی۔

تانیہ بیگم نے جب رانیہ کو زمر کی واپسی کا بتایا تو وہ فٹافٹ تیار ہو گئی تھی۔

تانیہ اور رانیہ دونوں کچھ دیر میں وہاں آ گئی تھیں۔

رانیہ کا تو یہ سن کے ہی برا حال تھا۔اسے سمجھ نہی آ رہی تھی کہ وہ کیسے ری ایکٹ کرے۔اسی کشمکش میں وہ اپنے گھر تک آ گئی تھی۔تانیہ بیگم اور رانیہ زمر سے ملی تھیں سب کی آنکھیں نم تھیں رانیہ کا ہر دکھ آج پھر تازہ ہو گیا تھا۔ماں باپ سے جدائی کا غم لوگوں کے الزامات کا درد۔

ابان کال سن کے اندر آیا تو اس جذباتی ماحول کو دیکھ کے سرد آہ خارج کی۔رانیہ طاہر صاحب کے بازو سے لگی گلے شکوے کر رہی تھی۔

"ماموں جان ان میڈم کے گلے شکوے ساری زندگی ختم نہیں ہو سکتے جو مرضی کر لے اگلا بندہ پر مجال ہے جو ان پہ اثر ہو جائے"۔ابان نے اندر آتے اس پہ چوٹ کی تھی مطلب وہ صاف جان گئی تھی کہ یہ بات کس حوالے سے کی ہے۔

http://primenovels.blogspot.com/

سب ہنس دیئے تھے البتہ رانیہ نے ابان کو گھورا تھا۔

"ابان نہ میری گڑیا کو تنگ کرو" زمر نے بھی کہا جو صلحہ بیگم کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ فہد فریش ہونے گیا تھا۔

"اور جو یہ میڈم کرتی ہیں اس کا نہی پتہ آپ کو" ابان نے مصنوعی خفگی سے رانیہ کو دیکھتے ہوئے زمر سے کہا تھا۔

"کیوں تنگ کرتی ہو رانیہ تم میرے بیٹے کو"۔ طاہر صاحب نے رانیہ کو سامنے کرتے ہوئے پیار سے کہا۔ ابان تو خوش ہو گیا کوئی تو اس کی سائیڈ پہ ہے۔

"بابا میں کچھ نہی کہتی ہوں یہ جھوٹ بول رہے ہیں" رانیہ نے منہ بسورتے ہوئے کہا تو طاہر صاحب ہنستے ہوئے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے باہر نکل گئے۔

"یہی تو مسئلہ ہے میڈم نہ آپ کچھ کہتی ہیں اور جو میں کہتا ہوں نہ وہ سمجھتی ہیں"۔ ابان نے سب کو مصروف دیکھ کے اس کے پاس جا کر کہا تھا رانیہ نے سر اٹھا کے اسے دیکھا تھا۔ اس کی روئی روئی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"مائی سٹورٹ اگر ایک اور آنسو دیکھا ناں میں نے تو سب کی موجودگی کا لحاظ کیئے بغیر میں تمہیں اپنے سابقہ انداز میں چپ کرواؤں گا زیادہ ٹائم نہی گزرا سو آپ کو یاد ہی ہو گا"۔ وہ اسے وارن کرتا ہوا بولا تھا۔ آخر میں شرارت تھی انداز میں۔ رانیہ بات سمجھ کے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

"ویسے اگر بھول گئی ہیں تو میں یاد دلا سکتا ہوں" وہ اور چپکا تھا۔ رانیہ کی چپ کی وجہ سے وہ اسے تنگ کر رہا تھا۔

"آجکل لگتا آپکا پیکج ختم ہے۔ کب سے میں ہی بولے جا رہا ہوں۔ آپ میڈم کا مجھے گھورنے پہ زور ہے۔ پتہ ہے میں ہینڈسم ہوں آپ نظر نہی ہٹا پاتی مگر سب کے سامنے تو دھیان رکھا کریں"۔ ابان نے شوخی سے کہا تھا۔ اس کی بات پہ رانیہ کا منہ کھلا رہ گیا۔ ناراض ہوں میں۔ کیوں بولوں میں۔ وہ اسے تاؤ دلا کے بولنے پہ مجبور کر رہا تھا۔

"ابان آپ" رانیہ نے اسے گھور کے کہا تھا۔

"ابان دیکھ رہی ہوں میں تمہیں کب سے اس کو تنگ کیئے جا رہے ہو۔ اس کی شرافت کا ناجائز فائدہ مت اٹھاؤ تم"۔ زمر نے ابان کی شوخیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

http://primenovels.blogspot.com/

" یہ کام بھی ان سے ہی سیکھا ہے تنگ کرنے والا۔ کسی اور کو تو یہ تنگ نہی کرتے دیتی ہیں۔ اور مجھے تنگ کر رکھا ہے دن رات کیوں رانیہ " ابان نے پاس بیٹھی غصے کے گھونٹ پیتی رانیہ کو کندھا مارا۔

تو وہ اسے گھورتی وہاں سے ہی اٹھ گئی تھی۔

فہد اور زمر کو تائی امی سے اور باقی والوں سے پھر سوری کرنے کا بولا تھا ابان نے۔ شاید وہ اب کے معاف کر دیں۔ ہاجرہ بیگم کے مزاج میں لچک تھی شاید اب وہ فہد کو لے کے تھی یا کوئی اور وجہ تھی۔

"چلیں پھر ہم لوگ چلتے ہیں۔ مجھے ایک ضروری کام کے لیے جانا ہے پھر۔" ابان نے تانیہ اور رانیہ سے کہا۔ خاص طور پہ رانیہ سے کہا جو بہت آرام سے گیپوں میں لگی تھی۔

"میرے سامنے تو ایک لفظ نہیں نکلتا زبان سے اور اب دیکھوں ذرا۔ گھر جا کے دیکھ لیتے ہیں آپکو بھی۔" وہ دل ہی دل میں رانیہ سے مخاطب ہوا تھا۔

"ہاں بیٹا چلو کافی ٹائم ہو گیا ہے۔ بھابھی ہم پھر چکر لگائیں گے۔" تانیہ بیگم نے اٹھتے ہوئے کہا اور زمر کو پیار کیا۔ ابان کا فوکس اب رانیہ تھی جو ہلی تک نہ تھی۔

"چلیں رانیہ۔" اسنے اب اسکے مخاطب کر کے کہا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"ابان بیٹا وہ ابھی رکے گی یہاں۔ کچھ دنوں بعد آئے گی۔" تانیہ کی اطلاع پہ ابان پہ بجلیاں ہی گریں تھیں۔

"کیوں کس خوشی میں۔ اٹھیں آپ فوراً۔" ابان تو سکتے میں تھے اسکی حالت پہ تینوں خواتین ہنس پڑیں تھیں سوائے رانیہ کے۔

"جی نہیں وہ کہی بھی نہیں جا رہی۔ ابھی وہ کچھ دن ادھر ہی رہے گی میرے پاس۔" زمر نے صاف انکار کیا تھا۔

"ابان اسے رہنے دو کچھ دن ادھر ہی۔ چلو میں اماں سے مل لوں تم بھی آ کے ملوں سب سے پھر چلتے ہیں۔" تانیہ نے ابان سے کہا جو شدید غصے میں تھا۔

"چلیں ٹھیک ہے۔ یہ کیا تک ہوئی۔" ابان نے رانیہ کو دیکھا اور آخری بات منہ میں کہی۔ سخت جھنجلایا تھا۔

"میری سٹوری کی بینڈ بجانے سب حاضر ہوتے ہیں۔" وہ جلتا کڑھتا باہر نکلتا گیا۔

"دیکھوں ذرا اپنا مجنوں۔" زمر نے رانیہ سے کہا تھا۔ رانیہ مسکرا پڑی۔ آج کل تو اسکی دنیا بدلی ہوئی تھی وہ جلا بھنا اپنی نانی کے کمرے میں چلا گیا تانیہ بیگم کے پیچھے پیچھے۔ انکو سلام کر کے کرسی پہ بیٹھ گیا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

تانیہ بیگم ان سے اب باتوں میں لگی ہوئیں تھی۔ جن کا وہ جواب آج اچھے لہجے میں دے رہی تھیں۔ تانیہ کو خوشگوار سا احساس ہوا۔

"تانیہ تم نے اپنے بیٹے کی تربیت بہت اچھی کی ہے ماشااللہ۔ تمہارے بابا ہوتے تو بہت خوش ہوتے۔ تانیہ میں انجانے میں تمہارے ساتھ بہت ناانصافی کرتی رہی۔ اور وہ سب اپنے بچوں میں بھی بھرتی گئی۔ لیکن تم نے مجھے ہمیشہ ماں کا درجہ دیا۔ ہو سکے تو معاف کر دینا مجھے۔" وہ نم لہجے میں بولیں تھیں۔

"اماں مجھے آپ سے کوئی گلہ نہیں ہے مجھے گناہ گار مت کریں۔" دونوں گلے لگ کے روئیں تھیں۔

"ہر کوئی معاف کر رہے ہے۔ ایک میری معافی ہی بھاری پڑ گئی ہے۔ اب کون سی زبان میں میں اپنی کوئین کو سوری کہوں جو وہ مان جائیں۔ اور اب ایک اور شوشہ چھوڑ دیا کہ یہاں رہنا ہے۔ کیا تک ہے یہ۔" وہ سخت جھنجلاہٹ میں بیٹھا بڑبڑا رہا تھا۔

"ہیلو ہینڈسم کیا اکیلے اکیلے باتیں ہو رہیں ہیں۔" کوئی لڑکی آ کے اسکے پاس بولی تھی۔ وہ اس اجنبی چہرے کو پہچان نہ پایا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

السلام علیکم

ہمیں اپنے بلاگز (ویب سائیٹ) FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم،

آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔

آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ

کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور پیج پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

"اف میں لائبہ ہوں فہد بھائی کی چھوٹی بہن۔ اور رانیہ کی فرینڈ ہوں۔ آپ سے مل کے بہت خوشی ہوئی ہے مجھے۔" وہ ایک ہی سانس میں بولی تھی۔ ابان ہنس پڑا تھا۔ یہ منظر کسی اور نے بھی یہاں سے گزارتے دیکھا تھا۔

"آپکا بہت بہت شکریہ۔ آپ کی وجہ سے فہد بھائی اور زمر آپی گھر آگئے ہیں۔ اور رانیہ بھی آگئی ہیں۔ اب تو بہت مزہ آنے والا ہے ہائے۔" وہ بچوں سی خوشی سے بولی۔

"شکریہ کی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ سے مل کے اچھا لگا مجھے لائبہ۔" وہ خوشدلی سے بولا تھا۔

"چلوں ابان بیٹا۔" تانیہ بیگم نے کہا۔ باقی سب سے وہ مل چکی تھی۔

"روک جاوناں کھانا کھا کے چلی جانا۔" ہاجرہ بیگم نے آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔

"نہیں اماں پھر کبھی۔ آپ بس گھر کا ماحول ٹھیک کروائیں۔ بڑی بھابھی کو سمجھائیں کہ بچوں کو معاف کر دیں۔ وہ شرمندہ ہیں غلطی پہ۔" تانیہ نے انہیں کہا تو انہوں نے سر ہلایا۔ ابان بھی ان کے سامنے جھکا سلام کیا۔

"جیتے رہو۔" انہوں نے پیار دیتے ہوئے دعا دی تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"پھوپھو نیکسٹ ٹائم ردا کو ساتھ ضرور لانا۔" لائبہ نے پھوپھی سے چمٹ کے کہا تھا۔ تو انہوں نے پیار کرتے ہوئی ضرور کہا تھا۔

"اتنا بھی نہ ہو سکا کہ انسان سی آف ہی کرنے آجائے۔ گھر کیا آ گئیں سب کچھ بھول گئیں ہیں۔" ابان کو اسکی بے رخی پہ رہ رہ کے غصہ آرہا تھا۔ سن گلاسز آنکھوں پہ چڑھاتے ہوئے وہ لاونج عبور کر گیا تھا۔ تانیہ بیگم بھی پیچھے ہی تھیں۔

ابان آگے بڑھ کے انکے لیے دروازہ کھولنے لگا تھا۔

"پھوپھو رک جاتی اور کچھ دیر۔" رانیہ آئی تھی۔ اسکی آواز پہ ابان بھی سارے کا سارا مڑا تھا۔

"آپ رکیں ہیں ناں کافی ہے۔ سارا کنبہ ناں میں اٹھالاوں اپنا۔ انکو اپنے گھر اور گھر والوں کا خیال ہے آپکی طرح تھوڑی ہیں۔" جواب تانیہ کی بجائے ابان کی طرف سے آیا تھا۔ اور وہ بھی بھرپور بمباری والا تھا۔ تانیہ زیر لب مسکرا پڑی تھیں۔

"آپ کا مسئلہ کیا ہے۔" رانیہ بھی چڑ ڈوری تھی۔

"آپ۔ آپ ہے میرا مسئلہ۔ کریں اب حل۔" ابان چبا کے معنی خیزی سے کہتا اسکی طرف جھکا تھا۔ تانیہ گلا کھنکھارتے ہنستی ہوئی ادھر ادھر دیکھنے لگ گئی تھی۔ دونوں کو جگہ اور اپنی پوزیشن کا احساس ہوا۔ ابان

http://primenovels.blogspot.com/

بالوں پہ ہاتھ پھیرتے پیچھے ہٹا اپنی سائیڈ والا دروازہ کھول کے ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھ گیا تھا۔ اور رانیہ سرخ گال لیے تانیہ سے مخاطب تھی۔

"تم جتنے دن مرضی رہ لوں بیٹا۔ اسکو میں خود سنبھال لوں گی۔" رانیہ سے کہا تھا۔

"جی رداعائزہ اور انکل کو سلام کہہ دیجئے گا۔" رانیہ نے انگلیاں مڑورتے ہوئے کہا تھا۔

وہ خود ابھی الجھن میں تھی کہ ابان کے بدلتے رویوں کا سامنا کیسے کریں۔ وہ تو بلکل جھلی منہ پھٹ تھی آج کل وہ بھی بدل رہی تھی۔ اسکی باتوں کا جواب دینے والی کی زبان اسکے سامنے کم کھلتی تھی۔

-18

اگلا سارا دن وہ لائبہ فہد بھائی اور زمر کے ساتھ گیپوں میں لگی رہی تھی۔ تائی امی سمیت سب گھر والوں کا رویہ قدرے بہتر تھا۔ اگر کسی کے مزاج نہیں تھے مل رہے تو وہ تھی زینیا۔

"یہاں تو موجیں ہو رہیں ہیں بھئی۔" زینیا نے کہا رانیہ اور لائبہ سے جو بیٹھی گیپیں لگا رہیں تھیں۔ زینیا بچپن میں بیمار ہو گئی تھی تو اسنے سکولنگ رانیہ کے ساتھ سٹارٹ کی تھی۔ یوں وہ ایک کلاس ہی میں تھیں ۔زینیا نے اسے ڈانٹ ڈانٹ کے آپی کہنے سے منع کیا تھا۔ سب بچے ہنستے تھے اسکے آپی کہنے پہ۔ ویسے بھی زینیا اپنے نین نقوش اور قدو قامت اور اپنے رہن سہن سے بھی چھوٹی ہی لگتی تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"کیسی ہو زینیا۔ آو بیٹھو۔" رانیہ نے اسے کہا۔

"بھی رانیہ تم نے تو بہت بڑا ہاتھ مارا ہے۔" زینیا نے بیٹھتے طنز کیا تھا۔ رانیہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"بھئی کیا قابل پولیس آفیسر مل گیا ہے تمہیں تو تمہارے تو ٹھاٹ ہی الگ۔" وہ عجیب سے چبھتے لہجے میں بولی تھی۔

"یہ آپ سب کو پتہ ہے کہ کن حالات مین شادی ہوئی تھی میں کون سا اپنی پسند سے کروائی تھی۔ جو آپ یوں کہہ رہیں ہین۔" رانیہ کا لہجہ بھی ذرا سخت ہوا تھا۔

"کیا قسمت ہے دونوں بہنوں کی ایک نے میرا بھولا بھائی پھانس لیا اور دوسری کو بھی ایک امیر زادہ مل گیا۔" زینیا نے جب سے ابان کو دیکھا تھا اسکے سینے میں جلن ہو رہی تھی۔

"یہ تو نصیب نصیب کی بات ہے۔ حالانکہ سب نے برا ہی کرنا چاہ تھا میرے ساتھ مگر وہ رب ہے ناں اپنے بندے کے ساتھ کبھی کچھ برا نہین ہونے دیتا۔ وہ میری مانگی ہوئی دعا ہے جو اللہ نے پوری کی۔ اسے میرے نصیب میں خدا نے لکھ دیا۔ میں دعاوں پہ یقین رکھتی ہوں۔"

رانیہ کہتے ہوئے اٹھ کے چلی گئی تو زینیا بل کھاتے رہ گئی۔

"ہونہہ دیکھتی ہوں میں بھی۔" زینیا نے سوچا۔

http://primenovels.blogspot.com/

ابان بھی آج سارا دن مصروف تھا مگر دھیان رانیہ میں ہی لگا ہوا تھا۔ بار بار سیل چیک کرتا تھا کہ کوئی میسج یا کال تو نہیں آئی حالانکہ سیل سائلنٹ پہ نہ تھا۔

"توقیر میری ابراہیم سر سے بات ہو چکی ہے۔ جلد ہی ہم ایکشن لیں گے۔ تم ڈاکیومنٹس ریڈی رکھو۔ باقی میں تمہیں اپڈیٹ کرتا رہوں گا۔" ابان نے توقیر سے کہا۔

"یس سر۔ قربان شاہ پہ بھی جن کو آپ نے نظر رکھنے کو بولا تھا وہ رکھے ہوئے ہیں اسکی ہر سرگرمی پہ نظر۔" توقیر نے کہا۔

"ہم۔ گڈ۔ ہمیں اس کا ہر منصوبہ خاک میں ملانا ہے۔ بس جس جگہ اسنے ان عورتوں کو رکھا ہے وہ سراغ مل جائے۔" وہ غصے سے بولا تھا۔ کیونکہ جس جگہ اسنے پہلے انکو رکھنا تھا وہاں نہیں تھا کوئی بھی۔ اسنے عین ٹائم پہ اپنا اڈا بدل لیا تھا۔

"جی سر جلد اچھی خبر ملے گئی۔" توقیر نے کہا تھا اور ابان نے انشاءاللہ کہتے ہوئے کال بند کر دی تھی۔

تھکا ہارا گھر گیا۔ ردا، تانیہ اور عائزہ لاونج میں ہی تھے

وہ سلام کرتا وہی بیٹھ گیا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

اسکی کمی بری طرح محسوس ہوئی تھی۔

"کھانا لگاوں بھائی۔" ردا نے کہا تھا۔

"ابھی نہیں گڑیا۔" ابان نے کہا۔

"کوئی بری طرح کسی کو مس کر رہا ہے کوئی اداس ہے بہت۔" عائز کی زبان پہ کھجلی ہوئی تھی۔"

کبھی پڑھ بھی لیا کروں۔ اب تو تمہاری ٹیچر بھی نہیں ہیں ادھر وہ بھی سرکاری چھٹیوں پہ ہیں۔ ٹیچر جب ایسی ہو تو بچوں کا کیا ہو گا۔" وہ بات بات پہ چڑ رہا تھا۔ اس بات میں بھی رانیہ کو نکال لیا تھا۔ سب ہنس دیے تھے۔

"ماما کیوں بھائی پہ ظلم کر رہیں ہیں لے آئیں جا کے بھابھی کو۔" عائز نے بھائی کو دیکھ کے کہا تھا۔ ابان نے اسے گھورا تھا۔

"آجائے گی۔ رہ لے زمر کا دل بھی لگا ہوا ہے۔ بھائی اور بھابھی بھی اداس تھے اتنا ٹائم وہ ان سے دور رہی ہے۔" تانیہ نے رسان سے کہا۔

"لوگوں کے ہی دل لگائیں وہ۔" ابان نے جل کے سوچا۔

"ایک دفعہ بھی مجھے کال نہیں کی آلینے دیں ذرا۔" ردا بھی گویا ہوئی۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"میکے کی بجا سپورٹ پہ اڑ رہیں ہیں۔ میکے کی ہوا میں باقیوں کو کیوں یاد رکھیں۔" ابان کہتا اٹھا اور کمرے میں چلا گیا۔

وہ تینوں اسکی بات پہ ہنستے رہ گئے۔

خالی کمرا اسکا منہ چڑا رہا تھا۔ وہ ہوتی تو کمرے میں چہل پہل رہتی تھی۔ کبھی کسی کام میں لگی ہوتی تو کبھی کسی چیز سے الجھی ہوتی تھی۔ وہ سرد آہ خارج کرتا فریش ہونے چل دیا تھا۔ کچھ میلز چیک کی اور کھانا کھایا ردا کمرے میں دے گئی تھی۔ بلکل تھک گیا تھا اب تو اٹھا اور بستر پہ لیٹ گیا۔ سیل اٹھایا اور رانیہ کا نمبر ملایا تھا۔

ابان کا نمبر دیکھ کے رانیہ کے دل نے سپیڈ پکڑی تھی۔ وہ جو سونے کی تیاری کر رہی تھی۔ چونک گئی کہ خیریت ہو۔

"اسلام علیکم۔ بندے کو ابان کہتے ہیں۔ ایس۔ پی ابان حسن۔ بھول نا گئی ہوں اسلئے یاد کروایا ہے۔" ابان نے اسکے ہیلو بولتے ہی کیا تھا۔ لہجہ میں شکوہ بھی تھا۔ رانیہ کا دل دھڑکا۔

"وعلیکم اسلام۔ جی نمبر سیو ہے آپکا۔" رانیہ نے وضاحت دی بھونڈی سی کہ پتہ چل گیا تھا کہ کس کا فون ہے۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"چچ۔ مطلب ویسے نہیں تھا پتہ چلنا اگر نمبر سیو نہ ہوتا۔" وہ اب کے ڈپٹ کے پوچھا۔

"آپ نے اتنی رات کو کال کی۔ خیریت تو تھی۔ کوئی چیزیں نہیں مل رہی تھی۔ آپ کی فائلز کبڈ۔۔" رانیہ کو لگا شاید کوچیز نہیں مل رہی ہو گی اسلیے کال کی تھی۔

"جی سکون نہیں مل رہا وہ ڈھونڈ دیں۔ اور اگر اتنی فکر ہے تو آ کیوں نہیں جاتی ہیں۔" ابان اسکی بات پوری ہونے سے پہلے بولا اور مطلب کی بات کی تھی۔ وہ پزل ہوتی چپ ہو گئی تھی۔ رانیہ کو خود حیرت تھی اسکے سامنے اسکی چلتی زبان کیوں بند ہو گئی تھی۔

"اور اتنی رات کو بیوی کو کال کرنے پہ نہ کوئی پابندی ہے اور نہ ہی کوئی جرم ہے۔" ابان نے اسکو خاموش پا کے کہا۔

"اوئے مائے سٹورٹ۔ میں آپکی خاموشی سن سن کے اکتا گیا ہوں۔ بس بھی کریں اب۔ چھوڑیں ناراضگی۔" ابان حقیقتاً چڑا تھا۔ اور وہ اسکی اس بات پہ مسکرائی تھی۔

"پھوپھو لوگ کیسے ہیں۔ ردا، عائز اور انکل۔" رانیہ نے سب کا حال پوچھا۔

"وہ سب ٹھیک ہیں۔ بس ایک کا حال نہیں اچھا اسکا بھی پوچھ لیں۔" گھوما کے بات پھر وہی لے آیا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"اچھا یہ ہی بتا دیں کیا کر رہیں ہیں۔ اور تو آپ نے نا بولنے کی قسم کھائی ہوئی ہے۔" ابان نے بد مزہ ہوتے ہوئے کہا تھا۔

"کچھ نہیں اپنے روم میں ہوں۔ عرصے بعد آئی ہوں۔ بہت اچھا لگ رہا ہے۔" اب کے رانیہ نے کھل کے اپنی خوشی کا اظہار کیا تھا۔

"میرے کمرے کو ویران کر کے گئی ہیں آپ سیریسلی۔ افسوس کہ آپکو کوئی احساس تک بھی نہیں ہے ۔" ابان کی وہ ہی تان تھی۔

"ابان میں کال بند کر دوں۔" رانیہ نے دھمکایا تھا۔

"یار یہ ظلم تو مت کریئے گا۔ اچھا بتائیں آپکا روم کونسا والا ہے۔" ابان بے بات بدلی۔

"جس روم میں آج تھے اسکے بلکل ساتھ والا رائٹ سائیڈ پہ۔ کیوں۔" رانیہ نے بتا کے اچھنبے سے پوچھا۔

"کبھی بھی آنا پڑ سکتا ہے۔" ابان نے کہا۔

"کیا۔ کیوں یہ کوئی ٹائم ہے آنے کا۔ آپ نہیں آئیں گے۔" رانیہ تو سن کے اٹھ بیٹھی اسکا کیا اعتبار تھا۔

"ابھی تو نہین تھا آ رہا ہیں۔ ریلکس۔" ابان نے

ہنستے ہوئے کہا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"اچھا سنیں آپ کہی باہر نہین آجائیں گی۔ مجھے کال کر دیجئیے گا اگر کوئی کام ہوا۔ اور گھر پہ بھی دھیان سے رہیے گا اگر کوئی ایشو ہو تو مجھے فورا بتایئے گا۔" ابان نے ہدایت نامہ جاری کیا تھا۔ گیٹ کیپر کو وہ پہلے ہی گائیڈ کر چکا تھا۔ اب رانیہ کو کہا۔

"جی بہتر۔" رانیہ نے سعادت مندی سے کہا تھا۔

اور اب رانیہ سے ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگ گیا تھا۔ یہ انکی پہلی تفصیلی گفتگو ہو گی جو وہ اب کر رہے تھے۔

کال بند ہوئی تو رانیہ نے سیل سائیڈ پہ رکھا۔ اور آنکھیں موندے لیٹ گئی۔ خوشگوار احساس کی لپیٹ میں تھی۔ تبھی اسکے سیل کی ٹیون بجی تھی۔

تینوں لاکھاں تو چھپا کے رکھاں

آنکھاں تے سجا کے

توایں میری وفا

رکھ اپنا بنا کے

میں تیرے لیے ایں تیرے لیے یارا

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

ناپاویں کدھے دوریاں

میں جینا ہے تیرا

تو جینا ہے میرا

دس لینا کی نخرا دیکھا کے

دل دیاں گلاں

ابان کا میسج دیکھ کے اسکے لبوں پہ مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

ابان آفس میں تھا جب اسکا سیل بجا تھا۔ توقیر کا تھا۔

"یس۔ کیا اپڈیٹس ہیں۔؟۔" ابان نے پوچھا تھا۔ چار دن سے وہ قربان شاہ کے نئے ٹھکانے کو ڈھونڈ رہے تھے۔

"نو سر۔۔" توقیر بولا۔ تو ابان نے ضبط سے مٹھیاں بھینچیں تھیں۔

"مگر سر ایک گڈ نیوز یہ ہے کہ وہ بندہ جس نے اسے عورتوں کا گروپ دیا ہے وہ مل گیا ہے۔" توقیر نے خبر دی۔

http://primenovels.blogspot.com/

"ڈیٹس گریٹ۔" ابان جوش سے کہتے چیئر سے کھڑا ہوا تھا۔ وہ الیکس کی کیس فائل سٹڈی کر رہا تھا جو قربان شاہ کا خاص بندہ تھا۔ جیسے وہ بڑے کاموں میں استعمال کرتا تھا۔

"تم اسے لے کے اپنے ٹھکانے پہ آو۔ میں نکل رہا ہوں یہ بات صرف سر ابراہیم کے علم میں ہو اور کسی کو پتہ نہ چلے۔ اور اسے حفاظت سے وہاں منتقل کرو کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔" ابان نے اسے ہدایات دی اور خود اپنا ریوالور لیا اور جانے کے لیے نکلا تھا۔ اپنے پرائیویٹ نمبر سے اس نے سر ابراہیم کو اور افراز کو میسج کر دیا تھا۔

کافی دنوں سے وہ اس کام کے پیچھے لگا ہوا تھا۔ اب اس بندے کا ہاتھ لگ جانا بہت فائدہ مند ثابت ہو گا۔

آدھے گھنٹے میں وہ وہاں تھا۔ سر ابراہیم اور افراز بھی آ چکے تھے۔ وہ اس کمرے میں آئے جہاں وہ ایسے کیسز میں اپنے مجرم کو تفتیش کے لیے رکھا کرتے تھے۔ کمرہ خالی تھا صرف دو کرسیاں اور ایک ٹیبل تھا۔ اسکے ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔ اور منہ پہ کالا ماسک چڑھایا ہوا تھا۔

"یہ ہمارے لیے بہت فائدہ مند ثابت ہو گا۔ مگر اگر یہ منہ کھولے گا۔" سر ابراہیم نے کہا تھا۔

"منہ کھلوانا مجھے اچھے سے آتا ہے۔" ابان جوش سے کہتے کمرے کی طرف بڑھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"ابان۔ صبر کرو۔ پہلے ہی اسکی اچھی خاصی درگت بن چکی ہے مگر وہ کچھ بتا نہین رہا۔ اسکی زندگی ہمارے لیے بہت اہم ہے۔ اسے مار مار کے ختم کرنا ہے کیا۔" سر ابراہیم نے اسے گھرکا۔

"یس سر ابھی ویٹ کرتے ہیں۔ شاید کچھ بول دے ورنہ تھرڈ ڈگری تو استعمال کریں گے ہم۔" توقیر بولا تھا۔

افراز اس سے ملنے والے سامان کو دیکھ رہا تھا۔ جس میں کچھ بھی کام کا نہ تھا ابھی تک۔ صرف چند ضروری چیزیں تھی استعمال کی۔

اپنا کام کروانے کے بعد قربان شاہ نے اسے کہی انڈر گراونڈ ہونے کو بولا تھا کہ وہ کہی کسی کے ہاتھ نہ آ جائے اور کھیل خراب نہ ہو جائے۔ جن کو ابان نے قربان شاہ کے پیچھے لگایا تھا وہ اسکو پکڑنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

ابان اندر گیا اور اسکے چکرے سے کھینچ کے وہ ماسک اتارا تھا۔

"دیکھ میرا چہرا میں ہوں ایس پی ابان حسن۔ جس نے تمہارے اس درندے صفت انسان پہ ہاتھ ڈالا ہے۔ دیکھتا ہوں کیسے تمہیں یہاں سے نکالے گا وہ۔ تو اپنا منہ سے پھوٹ اور بتا دے اسکے سارے

http://primenovels.blogspot.com/

کر تو ت ورنہ طریقے ہمیں سارے آتے ہیں۔" اسکو بالوں کو جھٹکے سے چھوڑتے ہوئے بولا تھا۔ اسنے تو گویا نہ بولنے کی قسم کھائی تھی۔ اوپر سے ہنسا۔ تو ابان نے ایک زناٹے دار چماٹ مارا تھا۔

"اب تمہیں اور اسے کوئی نہیں بچا سکتا۔ تو قیر اسے یہ زبان سمجھ نہیں آئے گی۔ اپنی زبان میں سمجھانا شروع کروں۔ ورنہ مین خود سمجھالوں گا۔۔" ابان نے قہر برساتی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا اور باہر آ گیا تھا۔

"ابھی اسکا موبائل آف کر دوں۔ اگر قربان شاہ نے کال کی اور اس نے بات نہ کی تو اسے شک ہو سکتا ہے۔ اگر سیل آف ہو گا تو اسے یہ ہی ہو گا کہ ابھی وہ کسی محفوظ جگہ پہ نہین گیا اس لیے اپنا پرائیویٹ نمبر استعمال نہیں کر رہا۔ اور جب اسے ہماری زبان کی سمجھ آ جائے گی تو خود اسکے نمبر سے رابطہ کرواں گا میں اس قربان شاہ سے۔" ابان نے اپنے ماتحت کو کہا تھا۔ سر ابراہیم اور افراز بھی متفق ہوئے تھے۔

"یہاں کی سیکیورٹی اور بڑھا دیتے ہین۔ اور ویسے بھی اس ٹھکانے کے چند لوگوں کے علاوہ کسی ہو پتہ نہین ہے۔" افراز نے کہا تھا۔ اب وہ باقی صورتحال کا جائزہ لینے لگ گئے تھے۔

ابان اور افراز سیدھے گھر آئے تھے۔ افراز کو لاونج میں بیٹھایا اور شاکرہ کو چائے لانے کا بول کے وہ فریش ہونے چلا گیا تھا۔ تانیہ بیگم کو اطلاع دی افراز کے آنے کی وہ اور افراز اب باتوں میں لگے تھے۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

ابان ابھی آ کے بیٹھا ہی تھا کہ اسکا سیل بجا تھا۔ زمر کا نمبر تھا ابھی کل ہی اسنے یہ نمبر لیا تھا۔ ابان یس کر کے کان کو لگایا تھا۔

"اسلام علیکم۔ کہیں کیسے ہم غریبوں کو یاد کیا۔" ابان نے ہشاش بشاش لہجے میں پوچھا تھا۔

"وعلیکم اسلام۔ ابان وہ۔ دراصل۔" زمر نے ڈرتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا آپی خیریت ہے ناں۔" ابان نے فکر سے پوچھا۔

"وہ رانیہ۔" زمر نے ابھی کہا تھا۔

"کیا ہوا کے اسے۔ رانیہ کدھر ہیں وہ ٹھیک ہیں۔" ابان کہتے کھڑا ہوا تھا صوفے سے۔

"ہاں وہ لائبہ کے ساتھ مارکیٹ تک گئی ہے صرف چھوٹا سا کام تھا اب چار گھنٹے ہونے کو آئے ہیں اسکا سیل بھی آف جا رہا ہے۔ ابان تم آ جاو۔" زمر نے ساری بات بتائی۔ ابان کے تو سن کے ہوش اڑ گئے تھے۔ اسنے کال بند کرتے باہر کو دوڑ لگائی۔

"کیا ہوا ہے ابان۔ سب ٹھیک ہے۔" افراز اور تانیہ بیگم اسکے پیچھے آئے تھے۔

"ماما رانیہ وہ مارکیٹ گئی تھی ابھی تک واپس نہین آئی مجھے جانا ہے ابھی۔" اسنے عجلت میں انکو بتایا تھا اور گاڑی کو ان لاک کیا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"ابان مین ساتھ آتا ہوں۔" افراز نے جلد سے کہا اور اسکے پیچھے ہو لیا تھا۔

"آنٹی آپ کو میں کال پہ بتا دوں گا۔ آپ دعا کریں۔۔" افراز انکو تسلی دیتے ہوئے کہتا گاڑی مین بیٹھ گیا تھا

-19

وہ اندر آیا تو سب لاونج میں بیٹھے تھے افراز بھی اسکے ساتھ ہی تھا۔ صلحہ بیگم ٹینشن سے اسکی طرف بڑھی تھی۔

"ابان کچھ پتہ چلا۔" انہوں نے بے تابی سے پوچھا۔ وہ قریبی مارکیٹ سے ہو آیا تھا وہاں فہد بھائی بھی آ گئے تھے۔ ابان نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"کب کی نکلی ہوئیں ہیں دونوں۔" ابان نے پریشانی میں مگر خود پہ کنٹرول کرتے ہوئے پوچھا تھا۔

"گیارہ بجے تک ہی وہ نکل گئیں تھیں دونوں۔ اب تو دیکھو چار بجنے کو آئیں ہیں۔ صرف کچھ بکس لینی تھی۔ اسکا سیل بھی آف ہے اور۔ لائبہ کا سیل گھر پہ ہی ہے۔" صلحہ نے اسے ڈیٹیل بتائی۔

ابان کو رانیہ پہ رہ رہ کے غصہ آ رہا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"کیوں میری جان نکالنے پہ تلی ہیں۔" وہ دل ہی دل میں اس سے مخاطب تھا۔ اسکے منع کرنے کے باوجود بھی وہ گئی تھی۔ یہ سوچ کے اسے طیش آیا تھا۔ قربان شاہ کی طرف سے یہ کام ہونے کے چانسز کم تھے کیونکہ اس کے واقع کے بعد سر ابراہیم کے کہنے پہ اسنے کوئی ایکشن نہیں تھالیا اسکے خلاف تو اب قربان شاہ مطمئن تھا کہ وہ ڈر گیا ہے۔ حالانکہ اسکی سرگرمیاں اس کی خلاف ایک پل بھی نہ رکیں تھیں۔

کیونکہ اس بات کی گواہ وہ میسج تھا جو ابان کی طرف سے خاموشی پا کے ایک اور انجان نمبر سے آیا تھا۔

"بس اتنا ہی دم خم تھا۔ گڈ۔ تمہارے لیے یہ ہی بہتر ہے کہ تم میرے راستے میں نہ آوورنہ اچھا نہ ہو گا۔"

ابان کو پتہ تھا وہ کیسے یہ بات برداشت کر گیا تھا۔ اگر اسکی زندگی سے باقی جانیں نہ جڑی ہوتیں تو فورا جواب دیتا مگر اب اسے اچھے وقت کا انتظار تھا۔

وہ اب اپنے موبائل سے کوئی نمبر ملا رہا تھا۔

جب رانیہ کی ہنسی کی آواز کانوں میں پڑی تھی۔ لائبہ کی بات پہ ہنس رہی تھی۔ وہ دونوں اندر آرہیں تھیں۔

وہ لاونج میں افراز کو دیکھ کے حیران ہوئی تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

"آپ کب آئے۔" اس نے ابان کو دیکھے بغیر پوچھا۔ ابان نے آگے بڑھا غصے سے اسے دیکھا اور نہ آو دیکھا نہ تاو اسے بازو سے پکڑا اور اسے کمرے میں لے آیا تھا۔ جو رات کو اس نے بتایا تھا کہ اسکا کمرہ کون سا ہے۔ وہ حیران تھی کہ یہ کدھر اور مجھے کیوں اسے پکڑ کے لائیں ہیں۔

اس نے اسے چھوڑ کے زور سے پیچھے دروازہ بند کیا تھا۔

"آخر میری بات آپکی سمجھ میں کیوں نہیں آتی۔ آپ چاہتی کیا ہیں۔" ابان اسکا بازو پکڑے باز پرس کر رہا تھا۔

"ہوا کیا ہے اب کیا کیا ہے میں۔" رانیہ نے بھی غصے سے پوچھا تھا۔

"اچھا میڈم کو کچھ پتہ ہی نہیں۔ کب کی گئی ہوئی ہیں آپ. میرے کہنے کے باوجود مجھے بتائے بغیر گئیں تھیں آپ۔ اوپر سے ٹائم دیکھا ہے آپ نے۔ کیا حال ہوا سب کا اور میرا کچھ آئیڈیا ہے اور آپ پوچھ رہی ہیں کہ کیا ہوا ہے۔"

ابان نے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا۔

"کام تھا اس لیے گئی تھی۔" رانیہ نے عذر تراشا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"کیا کام تھا۔ ایسا بھی کیا ضروری کام جو دو منٹ مجھے اطلاع نہین دے سکتیں تھیں آپ۔ لیکن نہیں آپکو میرے پریشانی سے کیا" ابان کا لہجہ سخت تھا آخر وہ کیوں اسکی بات نہین مان رہی۔ ناراضگی اپنی جگہ اب تو وہ اسے منا بھی چکا تھا اتنی دفعہ۔

"تو کس نے کہا تھا کہ پریشان ہوں۔ کبھی خود ڈانٹتے ہیں اور خود ہی تھپڑ مارا تھا اور"۔ رانیہ بولی تھی۔

"رانیہ۔" رانیہ کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی چیخا تھا۔ پاس پڑے ٹیبل پہ زور سے ہاتھ کا مکا مارا تھا شیشہ چکنا چور ہو گیا تھا ساتھ ہی ابان کے ہاتھ سے خون کی دھاریں بہہ نکلی تھی مگر پرواہ کسے تھی وہ زخمی نظروں سے رانیہ کو دیکھا جا رہا تھا۔ رانیہ نے خون دیکھ کے خوفزدہ ہو گئی تھی۔

"ابان۔۔ آپی ماما، بابا۔" وہ زور زور سے چیخی تھی۔ آنکھوں سے آنسو رواں دواں تھے۔

"تم پہ ہاتھ اٹھایا تھا ناں سزا تو ملنی ہی تھی۔" وہ ضبط کرتے ہوئے بولا تھا۔ وہ ہاتھ منہ پہ رکھی کھڑی سے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔ تبھی افراز، فہد بھائی اور باقی سب اسکی چیخ سن کے اندر آئے تھے۔ اسکا ہاتھ دیکھ کے سب ٹھٹک گئے تھے۔

"یہ کیا ہوا بیٹا۔ چلو ڈاکٹر کے پاس۔ بہت خون بہہ رہا ہے۔" سب ہی پریشان تھے۔

http://primenovels.blogspot.com/

"آپ لوگ ٹینشن نہ لیں اتنا زیادہ نہیں ہے. میں جاتے ہوئے ڈاکٹر کے پاس ہوتا جاوں گا۔" وہ افراز کو اشارہ کرتے ہوئے چلنے کا بولا۔

"میں ڈاکٹر کو کال کی ہے تم ہلو گے نہیں یہاں سے۔" اتنے میں فہد بھائی کپڑا لیے اندر آئے تھے جو کال کرنے باہر نکلے تھے۔ ڈاکٹر فہد کا دوست ہی تھا گھر بھی پاس پاس تھے۔ اسے مجبوراً رکنا پڑا۔ ایک نظر بت بنی رانیہ پہ ڈالی جو ابھی بھی خوف میں تھی۔ اسے وہ وقت یاد آگیا جب اسے گولی لگی تھی تو کیسی وہ خوفزدہ سی اس کے پاس آئی تھی۔ اسکی کیئر، فکر اور دھونس۔ اس نے سرد آہ خارج کرتے زمر آپی کو اشارہ کیا تھا۔ وہ اشارہ سمجھتے ہوئے رانیہ کو لے کے دوسرے کمرے میں لے گئیں تھیں۔ تبھی تانیہ، ردا عائزہ کے ساتھ آگئی تھیں۔ کیونکہ ابھی تک کسی نے رانیہ کی طلاع نہ دی تھی کچھ ٹائم پہلے افراز سے بات ہوئی تھی تو اس نے کہا تھا کہ ابھی کوئی پتہ نہیں ہے اور جب رانیہ آئی تو یہ کام ہو گیا تھا انکو بتانے کا ذہن میں ہی نہیں رہا۔

"پتہ چلا کچھ رانیہ کا۔ ہائے میری بچی پتہ نہیں کس حال میں ہو گی۔" سلام کے تبادلے کے بعد تانیہ نے چھوٹتے ہی اس کا پوچھا تھا ساتھ ہی نظر سامنے بیٹھے بیٹے اور اس کے ہاتھ پہ گئی تھی۔ ذہن میں پہلا خیال یہ ہی آیا تھا کہ ضرور غصہ میں کچھ الٹا سیدھا کیا ہو گا۔

"آپکی بچی کا تو پتہ نہیں البتہ کسی دن میرا وہ کچھ نہ کچھ ضرور کر دیں گی۔" ابان نے دل میں سوچا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"ابان میری جان کیا ہوا۔ ٹینشن نہ لو اسے کچھ نہیں ہو گا۔ اور یہ کیسے ہوا۔" وہ اسکو پیار کرتے ہوئے بولیں۔

"تانیہ رانیہ ٹھیک ہے آگئی ہے گھر۔ لیکن بچے کو چوٹ لگ گئی ہے۔" صلحہ نے ابان کو پیار کرتے ہوئے کہا تھا۔ شرمندگی سے۔ ضرور انکی بیٹی کی کوئی کارستانی ہو گی۔

سب کے ذہن میں ایک ہی سوال تھا کہ یہ سب کیسے ہوا۔

تبھی ڈاکٹر صاحب نے انٹری دی تھی ابان جو بولنے لگا تھا خاموش ہو گیا تھا۔ ڈریسنگ کے بعد کوئی پین کلر دی تھی ڈاکٹر نے۔ کٹ کافی گہرا تھا۔ پھر کیا تھا سارا سسرال اسکی خدمت پہ کمربستہ ہو گیا تھا۔ ابان تو نہیں نہین کرتا رہ گیا تھا۔ کوئی گرم ہلدی ملا دودھ لا کے پلا گیا۔ کوئی فروٹ زبردستی کھلا رہا تھا۔ کوئی اسکے جوتے اتارا اسے بستر میں لیٹنے اور آرام کرنے کو فورس کر رہا تھا۔ افراز اور عائزہ اسکی درگت بننے پہ خوب محفوظ ہو رہے تھے اب وہ سب رانیہ کے کمرے میں ہی تھے مگر جسکا کمرہ تھا وہ غائب تھی۔

"ایس پی نے کون سا روز روز ہاتھ آنا ہے۔ جو دل میں آئے وہ حال کرو۔ جی دار بھابھی کی جی دار فیملی۔" افراز نے اونچی آواز میں جان بوجھ کے کہا تھا۔ تو ابان نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"ہلکا سا کٹ ہے ممانی جان۔ مجھے ابھی نکلنا ہے کام ہے کچھ۔ پھر کسی دن رک جاؤں گا۔" ابان نے صلحہ سے کہا جو اسے بستر سے اترنے نہیں دے رہی تھی۔

"ایک بھی نہین سنوں گی میں۔ جب کہہ دیا تو کہہ دیا۔ پتہ نہیں کیسے چوٹ آگئی ہے۔ وہ تو ہے ہی جھلی ۔ تم تو دھیان رکھا کرو۔" ممانی نے اس دشمن جان کو لتاڑا۔

ابان کی ذہن میں اسکی روتی صورت آگئی تھی۔

"جی بلکل شادی کے بعد غالباً دوسری بعد سسرال آیا ہے تو کریں خدمتیں اسکی۔ کام کوئی بھی نہیں اگر ہوا بھی تو میں سنبھال لوں گا۔ مجھے اجازت دیں میں نکلتا ہوں۔" افراز کہتے ہوئے اٹھا تھا۔

"لوں یہ کیا بات ہوئی۔ تم بھی میرے بیٹے ہو ایسے تو کبھی نہ جانے دوں۔ سب کھانے کھا کے جائیں گا رات کا کوئی بھی نہین ہلے گا سب سن لوں میری رانیہ کے سسرال والوں۔" صلحہ کا نیا آرڈر تھا۔

"ساتھ چلتے ہیں بیٹا بیٹھ جاو۔" تانیہ بیگم کو بھی اچھا نہ لگا صلحہ کے اتنے اصرار کے بعد اسے بھیجنے کو۔

"بیٹھ جائیں یہ نظارہ روز روز تھوڑی ملنا ہے۔" عائز نے ابان کی شکل دیکھتے ہوئے افراز سے شرارت سے کہا تھا۔ سب ہنس پڑے تھے سوائے ابان کے وہ اسے گھور کے رہ گیا تھا۔ وہ بے بس بیٹھا ہوا تھا اس نے تو بڑے سے بڑے زخم کی کبھی پرواہ نہ کی تھی۔ مگر کوئی اسکی سنے تو۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"میں بھابھی کو دیکھ لوں۔" ردا کہتے ہوئی اٹھی تھی۔

"بھائی کو بھی دیکھا دیں۔ دیکھیں انکا کتنا سا منہ نکل

آیا ہے۔" عائز کہاں چپ رہنے والا تھا۔ ردا ہنستے ہوئے باہر مکل گئی تھی۔

"عائزہ۔" سب کے ہنسنے پہ ابان نے اسے باز رہنے کا اشارہ کیا تھا۔

"او کے باس۔" اسنے ہاتھ اٹھاتے ہوئے گویا زبان بند کرنے کا اعلان کیا۔ ابان پاس پڑا میگزین اٹھا کے اسکی ورق گردانی کرنے لگ گیا تھا۔ تانیہ اور صلحہ بھی باہر نکل گئیں تھیں۔

جب اسکی آنکھ کھولی تو کمرے میں اندھیرا تھا ذہن بیدار ہونے کے کچھ سیکنڈ میں سمجھ آیا کہ وہ کدھر ہے۔ یوں ہی لیٹے لیٹے اسکی آنکھ لگ گئی تھی۔ وہ آنکھیں مسلتے اٹھا پاؤں بھی جوتوں سے آزاد تھے وہ اٹھ بیٹھا۔

"پتہ نہیں ٹائم کیا ہو گیا ہو گا۔ میں کب اچانک سو گیا۔" ابان بولا۔

"تین گھنٹے سے آپ سو رہے ہیں۔ اور ٹائم سات بج چکے ہیں۔" رانیہ نے کہا اور سامنے آئی۔ واقعی ہی وہ اتنے دنوں سے کافی تھکا ہوا تھا۔ اور کچھ آئے روز کسی نا کسی بات کی ٹینشن دماغ میں ہوتی تھی۔ اسے پتہ

http://primenovels.blogspot.com/

ہی نہیں چلا کب وہ سو گیا۔ کمرے میں صرف لیمپ کی روشنی تھی۔ مدھم سی روشنی میں اسکا سراپا بہت دلکش لگ رہا تھا اور آج کل تو ویسے بھی وہ ابان کے حواسوں پہ چھا ہوئی تھی۔

"میرے جوتے کس نے اتارے۔" ابان نے بھنوئیں اٹھا کے استفسار کیا۔

"میں نے۔ آپ ایسے ہی لیٹ گئے تھے جوتوں سمیت۔ اسلیے کہ آپ ایزی فیل کریں تو میں نے اتار دیئے۔" رانیہ نے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نیکسٹ ٹائم آپ میرے جوتوں کو ہاتھ نہیں لگائیں گی۔" ابان نے کہا تھا اور جوتے پہننے لگ گیا۔

"کیوں۔" رانیہ نے پوچھا۔ اس بندے کی ہر منطق نرالی ہے۔

"کیونکہ مجھے اچھا نہین لگتا آپ میرے جوتوں کو ہاتھ لگائیں۔" ابان نے کہا مصروف سے انداز میں۔ رانیہ نے اسے ایک نظر دیکھا۔

"آپکا ہاتھ کیسا ہے اب۔" رانیہ نے اسکا انداز محسوس کیا جو اسے کھچا سا لگا تھا۔

"آپ سے مطلب۔" ابان نے تیز لہجے سے کہا۔

"ابان۔ میرا وہ مطلب تو نہیں تھا ناں کہ آپ فضول سی حرکت کر دیں۔" رانیہ نے نرمی سے کہا۔ رانیہ نے صبح والے واقعہ کا کہا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"آپ کے لیے یہ فضول ہو گی۔ میرے لیے ہر گز نہیں تھی۔ آپ کے لیے تو میں بھی فضول ہوں ناں۔" ابان نے بھی جھٹ کہا۔

"ابان آپ اب غلط بات کر رہیں ہیں۔" رانیہ نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو سامنے دیکھ رہا تھا اسکی طرف ایک بار بھی نہ دیکھا۔

"اچھا میں غلط میری بات غلط اور میری فکر بھی غلط جو آپ کو لے کے تھی۔ مگر آپ ٹھیک ہیں ہر بات میں۔ جب میں آپکو منع کیا تھا کہ میرے علم میں لائے بغیر کہی نہیں جانا مگر آپکو اس سے پرواہ ہی کیا ہے۔" ابان نے ساری بات کہی رانیہ کو گھور کے۔

"وہ دراصل۔ ہم لوگ جلدی میں نکل گئے یاد نہین رہا تھا آپکو بتانا۔ اور پھر لائبہ کا سیل گھر رہ گیا تھا اور میری سیل کی بیٹری ختم ہو گئی تھی۔ اور پھر بکس شاپ سے واپسی پہ ہم لائبہ کی فرینڈ کے گھر چلے گئے تو ٹائم گزارنے کا پتہ نہین چلا۔" رانیہ نے اسے ساری تفصیل بتائی تھی۔

"اب ایسے ہی گھورتے رہیں گئے کیا۔ اب آپکو بتایا تو ہے ناں۔ مجھے کیا پتہ تھا آپی آپکو کال کر کے بلا لیں گئیں۔" رانیہ نے اسے اپنی طرف گھورتا پا کے بولی۔

"نیکسٹ ٹائم میں ہر گز کوئی کوتاہی برداشت نہیں کروں گا۔" ابان نے اسے وارن کیا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"کچھ لاؤں آپ کے لیے۔" رانیہ نے اسے پوچھا تھا۔

"نہیں اب بس گھر جاؤں گا۔ کافی ٹائم ہو گیا ہے۔ ماما لوگ چلے گئے؟۔ ابان نے پوچھا تھا۔

"جی نہیں ابھی سب ادھر ہیں۔ ڈنر کر کے جانا ہے اگر آپکو جلدی ہے تو آپ جا سکتے ہیں۔" رانیہ کو اب غصہ آیا تھا۔ جانا ہے تو جائیں۔ وہ اٹھ کے جانے لگی تھی۔

"ارے ارے کیا ہوا۔ بیٹھیں۔" ابان نے اسے اٹھا دیکھ کے ہاتھ سے پکڑ کے واپس بیٹھایا تھا۔

"مجھے پتہ ہی نہیں چلا کب سیل یوز کرتے آنکھ لگ گئی جویریہ سے بات کر رہا تھا۔" ابان نے بتایا تھا۔ رانیہ کا ہاتھ ابھی بھی پکڑا ہوا تھا۔

"جویریہ کون۔" رانیہ کو جیلسی ہوئی اب یہ کون تھی۔

"تائی اماں کی بیٹی ہیں۔ بہت اچھی دوستی تھی ہماری

۔ وہ کچھ دن پہلے ہی واپس آئی ہے پاکستان۔" ابان نے اسے سرسری سا بتایا۔

"اچھا وہ جو آپکو پسند کرتی تھیں۔" اس دن تائی اماں کے ساتھ ہونے والی ابان کی گفتگو پسند آئی۔ رانیہ کو اسکا ذکر اچھا نہین لگا تھا۔

"اس بات سے مطلب؟۔" ابان نے تیکھی نظروں سے اس سے پوچھا جو اب نیچے گھور رہی تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"نہیں ویسی ہی پوچھا کوئی زبردستی تھوڑی ہے نہ بتائیں۔" رانیہ نے عجیب لہجے میں کہا تھا۔

"رانیہ کیا ہو جاتا کے آپکو۔ کیا پوچھنا ہے پوچھے میں کیوں چھپانا ہے کچھ۔" ابان اسکے چہرے کے اتار چڑھاو دیکھ رہا تھا۔

"اچھا کیا کہہ رہی تھی کیوں میسج کیا تھا۔" رانیہ اسکی طرف مڑ کے تیزی سے بولی تھی۔ ابان کو اس انداز پہ ہنسی آئی۔

"کچھ خاص نہیں بس ردا کی انگیجمنٹ کی مبارکباد دے رہی تھی اور بتایا تھا کہ پاکستان واپس آگئی ہے۔" ابان نے اسے بتایا تھا۔

"اچھا۔۔" رانیہ نے اچھا کو لمبا کر کے ادا کیا تھا۔

"اس لیے آپکو بہت پر سکون نیند آئی تھی پرانی دوستیں خواب میں آئیں ہو گئیں۔" رانیہ بری طرح چڑی۔

"ڈونٹ ٹیل می کہ آپ جیلس ہو رہیں ہیں۔" ابان نے قہقہہ لگاتے ہوئے رانیہ سے کہا جو لاپرواہ نظر آنے کی کوشش کر رہی تھی۔ مگر بری تھانا کام ہوئی تھی۔

"میں کیوں جیلس ہونے لگی۔" ابان نے صفائی دی۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"اور دوست بولا تھا آپ نے تو اسے بھی جمع کر دیا دوستیں۔" ابان نے اسکا مذاق بنایا۔ رانیہ نے کچھ نہ کہا۔

"نیند تو اسلیے اچھی آئی تھی کیونکہ یہ آپکا روم تھا۔ ساری تھکن ساری جھنجلاہٹ اڑن چھو ہو گئی۔" ابان نے اسکا پھولا پھولا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا تھا۔ رانیہ

نے اسکی چمکتی آنکھوں میں دیکھا تھا۔

نزاکت لے کے آنکھوں میں وہ اس کا دیکھنا توبہ

الہیٰ ہم انہیں دیکھیں یا ان کا دیکھنا دیکھیں

"انکل آ گئے ہو گے چلتے ہیں۔ باہر سب ویٹ کر رہے ہونگے۔" رانیہ نے بات بدلی۔

"اف لڑکی دو منٹ جو آپ مجھے اپنی بات کر لینے دو۔"

ابان نے منہ بنایا تھا۔ تبھی دروازے پہ دستک ہوئی تھی۔

رانیہ نے اندر آنے کا کہا تھا اور اپنا ہاتھ کھینچا جو ابان نے پکڑا ہوا تھا۔ مگر ادھر کوئی ارادہ نہ تھا۔ رانیہ نے اسے گھورا۔ اور اٹھ کے لائٹ آن کی۔

"اوئے مجنوں ہو گئی صبح تمہاری۔ تو آ جائیں باہر۔ انکل آپ کو یاد کر رہے ہیں۔" زمر نے اندر آ کے شرارت سے کہا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"بس ایک کے علاوہ میری یاد سب کو آتی ہے۔" ابان نے بیچارگی سے کہا تھا۔ رانیہ نے یہاں سے جانے میں ہی عافیت جانی تھی۔

زمر اور ابان ہنس دیے تھے۔

جو وہ باہر آئے تو سب ہی تھے۔ حسن صاحب کو بھی کال کر کے بلا لیا گیا تھا۔ چوٹ کیسے لگی یہ سوال سب کی ذہنوں میں تھا جسکو ابان نے کور کر لیا تھا کہ مجھے دھیان نہیں رہا میرا پاوں پھسل تھا تو میرا ہاتھ زور سے ٹیبل پہ پڑا جس سے یہ سب ہوا تھا۔

رانیہ باقی سب عورتوں کے ساتھ کچن میں لگ گئی تھی۔ آج تو دونوں تائیاں بھی پیش پیش تھیں اور دادی کا مزاج بھی ٹھیک تھا۔ فہد بھائی کی تو خوشی کی انتہا نہ تھی۔ ہاجرہ نے اپنے تینوں بیٹوں اور بیٹی کو خوش دیکھ کے خدا کا شکر کیا تھا۔

دوپہر میں ٹینشن میں لنچ بھی گول ہو گیا تھا تو جلد ہی ڈنر کی تیاری ہو رہی تھی۔ کچھ ہی دیر میں لائبہ، ردا اور رانیہ نے ٹیبل پہ کھانا لگا دیا تھا۔ زمر کی طبیعت کے پیشِ نظر اسے کام سے دور رکھا جاتا تھا۔ سب ہی کیئر کرتے تھے اسکی۔ اب تو تائی اماں بھی اسکی فکر کرتی پائی جاتی تھی تو اسکی آنکھیں بھیگ جاتی تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

کھانے لگنے کے اطلاع پہ سب آ گئے تھے۔ابان کے بائیں ہاتھ پہ چوٹ آئی تھی۔وہ کھانا کھا سکتا تھا دائیں سے بھی۔ مگر مشکل سے۔رانیہ کی تو جان پہ بنی ہوئی تھی۔ سارا ٹائم اسکے سر پہ کھڑی رہی تھی۔اسے کھانا ڈال کے دیتی رہی اور ہر چیز اسے اپنے ہاتھ سے دے رہی تھی۔

"ابان اگر آپ یہاں ایزی نہیں تو میں کمرے میں آپ کا کھانا لے جاتی ہوں وہاں آپ ایزی ہو کے کھا لیجئیے گا۔" رانیہ نے اسکی ساتھ والی کرسی پہ بیٹھتی ہوئے فکر سے کہا۔

"ریلکس رانیہ۔ایم ایزی ہیر۔ڈونٹ ویری۔ آپ بھی کھانا کھائیں۔" ابان نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تھا۔اسے اپنی فکر کرتی وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

"میں بعد میں کھالوں گی۔" رانیہ نے اسے کہا تھا۔

"یہ آپ اپنے گھر آ کے کچھ زیادہ ہی اپنی مرضی کرنے لگ گئی ہیں۔میرا ہر بات کے الٹ کرنا ہوتا ہے آپ نے۔بس کچھ دن کی ہی بات ہے دیکھ لوں گا آپ کو بھی۔" ابان نے

اسے کہا تھا۔جو ہر بات میں اپنی مرضی کر رہی تھی۔وہ کہتے اپنے کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔جب تک وہ کھانا کھاتا رہا رانیہ اسکے پاس بیٹھی رہی تھی

-20

http://primenovels.blogspot.com/

کھانا کھانے کے بعد سب بڑوں کی الگ محفل جم گئی تھی۔ابان، افراز، فہد اور عائز بھائی بھی ان سے کچھ فاصلے پہ بیٹھ کے باتوں میں لگ گئے تھے۔لڑکیاں غائب تھیں۔چائے کا دور چل پڑا تھا کچھ دیر میں۔ابان کال اٹینڈ کرنے باہر نکل گیا تھا۔

وہ کال اٹینڈ کر کے مڑنے ہی لگا تھا جب کسی آواز پہ رک گیا تھا۔

"ہیلو۔"زینیا اسے باہر آتا دیکھ کے پیچھے آئی تھی۔وہ گھر پہ نہیں تھی جب یہ سب رانیہ والی پریشانی ہوئی تھی۔جب وہ آئی اور اسے پتہ چلا تھا تب ابان کمرے میں تھا تو ملنے کا موقع نہیں ملا۔اب کھانے پہ بھی وہ نہ آئی تھی۔ابھی ابھی کمرے سے آئی تھی سب سے مل کے اسے باہر آتا دیکھ وہ بھی آگئی تھی۔

"ہیلو۔کون آپ؟۔"ابان نے اس سے پوچھا اسکو دیکھا نہیں تھا پہلے۔

"میں رانیہ کی تائی اماں کی بیٹی ہوں۔فہد بھائی کی بہن۔"زینیا نے اس پر کشش مرد کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اپنا تعارف کروایا تھا۔

"اوں۔اچھا۔کیسی ہیں آپ۔"ابان نے پوچھا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں آپ سنائیں یہ کیا ہو گیا آپکے ہاتھ کو۔"زینیا بے تکلف ہوئی۔

"وہ بس چوٹ آگئی تھی۔"ابان کو غصہ آیا ہر کوئی یہ ہی پوچھی جا رہا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"ہمم۔ دھیان سے یہ رانیہ بھی ناں۔ بہت ہی کیئر لیس ہے۔ شروع سے ہی ایسی ہے۔ مجال ہے جو کوئی کام ٹھیک سے کر لے۔ اور یہ بھی ضرور اسی سے ہوا ہو گا۔" زینیا نے عجیب سے لہجے میں کہا تھا۔

"جی نہیں۔ یہ بس اچانک ہو گیا تھا رانیہ کی اس میں کوئی غلطی نہین ہے۔ اور رہی کیئر لیس کی بات تو وہ ہر گز نہین ہیں۔ میری بیوی ہیں مجھے اچھے سے پتہ ہے انکا۔ چلیں اندر چل کے بات کرتے ہین۔" ابان کہاں اپنی رانیہ پہ ایک لفظ آنے دے سکتا تھا جھٹ بولا تھا۔

رانیہ کو لے کے اسکے لہجے میں مان ہی مان اور عزت تھی۔ زینیا نے بدمزا ہوئی۔

ابان آگے بڑھ گیا تھا زینیا بھی پیچھے ہی آگئی تھی۔

وہ آ کے بیٹھا تو تھوڑی دیر میں رانیہ آئی۔ زینیا بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھی ہوئی تھی۔

"ابان آپکی کافی۔ اور یہ ٹیبلٹ بھی لیں۔" فہد سے بات کرتے ابان کو اسنے کہا تھا۔

"تھینکس۔۔" ابان نے اسے دیکھ کے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔ وہ ٹیبلٹ نہین تھا کھانا چاہ رہا پر انکار بھی نہ کر سکا۔ اسکی کیئر سے ہی اسکے زخم بھر جانے تھے۔۔

"چلیں اٹھیں سب نوجوان ٹیرس پہ چلیں۔ فن کرتے ہیں۔

http://primenovels.blogspot.com/

کل تو ویک اینڈ ہے ناں تو آپ اگر لیٹ بھی ہو جائیں گے تو کوئی بات نہیں۔ افراز بھائی آپ نے جلدی نہین مچانی۔ "لائبہ انکے پاس آتے ہوئے بولی تھی۔ جسکا آج مستی کا پلین تھا۔

"بلکل میں تو ریڈی ہوں۔ پلس جوان۔ اب جو بوڑھے ہیں وہ جاسکتے ہیں۔ ابان بھائی تو ہمیں جوائن نہین کریں گے۔ کیوں افراز بھائی۔" عائز نے ابان کو چھیڑا تھا پھر سب ہنس دیئے تھے۔ رانیہ نے وہاں سے گزرتے ہوئے عائز کو ایک مکا رسید کیا تھا۔

گویا اسے اپنے شوہر کا بوڑھا کہے جانا ہر گز پسند نہ تھا۔

رانیہ کی یہ حرکت سب کی نظروں میں آگئی تھی۔ سب نے ہوٹنگ کی تھی ایک ساتھ۔ ابان کے تو چہرے پہ رنگ ہی رنگ آگئے تھے۔ یہ ہی رانیہ کا حال تھا مگر وہ رکی نہیں تھی۔

انکے اوپر والے پورشن میں ایک کھلا سا ٹیرس تھا جہاں وہ مستی کرتیں تھیں۔ کمروں کے آخری سرے پہ۔ رانیہ اور لائبہ کی فیورٹ جگہ تھی دونوں یہاں ہی پائی جاتیں تھیں۔

اب ساری ینگ پارٹی ادھر آچکی تھی۔ کچھ کشنز پہ بیٹھے تھے اور کچھ چیئرز پہ۔ ایک گروپ کی شکل میں وہ بیٹھے سردی انجوائے کر رہے تھے۔ لائبہ فہد کا گٹار بھی اٹھالائی تھی وہ بہت اچھا گٹار بجاتا تھا۔ آج عرصے بعد ان سب کو مستی کا موقع ملا تھا۔ رانیہ تو فرمائش کرتی تھی فہد سے۔

http://primenovels.blogspot.com/

زمر کو فہد مختلف دھنیں سنا رہا تھا۔عائز اور افراز انکی ٹانگ کھینچ رہے تھے۔اور ردا انکو ڈانٹنے میں لگی تھی مگر ان دونوں پہ کچھ اثر نہین تھا ہو رہا۔لائبہ دونوں طرف تھی کبھی افراز لوگوں کی سائیڈ لیتی تو کبھی اپنے بھائی کی۔زینیا بیٹھی ابان کو دیکھ رہی تھی۔اور سوچ سوچ کے جل رہی تھی کہ

کیسے یہ بندہ رانیہ کو مل گیا۔اتنا قابل اور خوبصورت

۔رانیہ تو اسکے قابل نہیں۔

جبکہ ابان رانیہ کا ویٹ کر رہا تھا کہ کدھر رہ گئی ہے۔

"کدھر ہیں۔"جھنجلتے ہوئے میسج کیا۔

"پتہ نہیں اب سیل پاس بھی ہو گا کہ نہیں میڈم کا۔"وہ بڑبڑایا۔

"جی۔کوئی کام ہے کیا؟۔"رانیہ کا ریپلائے دو منٹ بعد آ ہی گیا تھا۔

"رانیہ آپکو کب عقل آئے گی۔جب بھی بات، میسج یا کال کر لوں پہلے سوال یہ ہی ہوتا ہے کہ کیا کام ہے ۔"ابان نے جھنجلاتے ہوئے میسج کیا۔

"حد ہی ہو گئی ہے۔بیوی ہیں آپ میری۔میری شرافت کی زبان سمجھ نہیں رہی آپ کو۔میں یہاں اکیلا بیٹھا ہوں۔"ساتھ ہی اسکے ریپلائے کا انتظار کرنے کی بجائے دوسرا میسج کیا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"میں پھوپھو پاس بیٹھی ہوں۔" رانیہ کا رپلائے پڑھ کے اسنے سر ہاتھوں میں گرا لیا۔ مطلب حد ہو گئی۔ اسی ٹائم فون نکالا تھا۔

"مامایار میں یہاں جھاگ مارنے بیٹھا ہوں۔ مجال ہے جو آپکی بہو کو کوئی میرا خیال ہوا۔ لوگ یہاں بیٹھے موسم انجوائے کر رہے ہیں اور میری بیوی آپکو کمپنی دے رہی ہیں۔ میرا کیا قصور ہے حد ہی ہو گئی ہے ۔ میں واپس جا رہا ہوں۔ بتا دیجئیے گا اپنی بہو کو۔" اسنے تانیہ کا نمبر ملایا اور ساری بھڑاس نکال دی۔ اور ساتھ ہی کال کاٹ دی اپنی بات ختم کرتے ہی۔ تانیہ ارے ارے کہتی رہ گئی تھی۔

"جاو میرا بیٹا بھرا بیٹھا ہے۔ جاو ٹیرس پہ ویٹ ہو رہا ہے۔ واپس جانے کی دھمکیاں دے رہا ہے۔" تانیہ نے ہنستے ہوئے رانیہ کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"جی پھوپھو۔" وہ کہتے ہوئے اٹھ گئی۔

سارے اپنی باتوں میں مگن تھے اکیلا ابان ہی سب سے الگ اکتایا بیٹھا تھا۔ رانیہ کو ہنسی آگئی۔

"ہاں تو کیا چل رہا ہے۔" رانیہ نے سب لوگوں متوجہ کرتے ہوئے پوچھا اور ابان کے پاس سے گزرتے ہوئے ردا لوگوں کے پاس جانے لگی تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"اگر آ ہی گئی ہیں تو ادھر تشریف رکھیں۔" ابان نے پاس سے گزرتی رانیہ کا ہاتھ پکڑ کے پاس بیٹھایا تھا۔ سب متوجہ تھے رانیہ بری طرح شرمندہ ہوئی۔ مگر ابان کو کیا پرواہ تھی۔ سب ہی ابان کی حرکت پہ اسکے پیچھے پڑ گئے تھے۔ زینیا تو جل کے رہ گئی تھی۔ ابان نے رانیہ کا چہرہ دیکھا جو سرخ ہو گیا تھا۔

"ان کی باتوں پہ دھیان نہ دیں۔ کہنے دیں جو کہتے ہیں۔" ابان نے رانیہ کو بولا۔ تو رانیہ نے آنکھیں نکالیں تھیں۔

"اوکے اوکے میرے پاس ایک آئیڈیا ہے گرلز اور بوائز کی ٹیمز بن جائیں اور یہاں پہ ایک مقابلہ ہو گا سونگز کا جس میں کنفیشنز بھی کیے جائیں گے۔ تو بتائیں کیسا لگا آئیڈیا۔" لائبہ نے کھڑے ہو کے ڈرامائی انداز میں سبکو اپنا پلان بتایا سب ایگری تھے۔ ابان موبائل میں گھس چکا تھا۔

"مجھے تو یہاں ایسے بلایا تھا جیسے کوئی بہت اہم بات ہو۔ اب موبائل پہ لگ گئیں ہیں۔" رانیہ نے وہاں سے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔ اس سے پہلے کہ ابان اسے دوبارہ پکڑ کے بیٹھاتا وہ چلی گئی تھی اب بلکل اس کے سامنے بیٹھ گئی تھی۔ افراز اب رانیہ کی جگہ پہ آ گیا تھا۔ ابان نے اچنبھے سے اسے دیکھا کہ یہ کدھر اب۔

"اوئے مجنوں ادھر ادھر کا ہوش بھی رکھا کر۔ گیم ہونے لگی ہے وہ گرلز ٹیم ہے تو اسلیے بھابھی ادھر گئیں ہیں تو اب ہمیں جیتا دے ہماری ناک نہ کٹوا دینا۔" افراز نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اسے بتایا جو سیل اور رانیہ میں مگن ہونے کی وجہ سے کچھ سمجھ نہ پایا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

یونیورسٹی ٹورز پہ بھی ایسے بہت سے مقابلے ہوتے تھے تو ابان اور افراز کی وجہ سے انکی ٹیم جیت جاتی تھی۔

آدھے گھنٹے تک یہ مقابلہ چلتا رہا تھا مگر ابان کا دھیان صرف موبائل میں تھا رانیہ کو تو طیش آرہا تھا آخر کس کے میسجز آرہے تھے ہاتھ میں چوٹ کے باوجود بھی ریپلائے کر رہا تھا۔

"پہلے اپنے سب ٹیم ممبرز کو تو مینٹلی یہاں حاضر کریں۔" افراز جو اسے ہلا رہا تھا تبھی رانیہ کی جلی کٹی آواز سن کے ابان نے اسے دیکھا تھا۔ سمجھ گیا تھا کہ یہ بات کس کو سنائی ہے۔

"یہ تو باز پرس کہ آپکا حق ہے ناں کہ آخر آپ کے ہوتے ہوئے وہ آخر کہاں مینٹلی طور پہ پہنچے ہوئے ہیں۔" عائز نے اپنا حق ادا کیا تھا۔

"میرے خیال میں گیم کو یہاں ہی اینڈ کر دیتے ہیں۔ ایس پی صاحب اپنی گفتگو میں بزی ہیں۔" رانیہ کو بار بار جویریہ کا نا جانے کیوں خیال آرہا تھا کہ اسکے میسج ہوں گے۔

"ہونہہ دوست۔" وہ سوچتے ہوئے اندر جانے کو اٹھی۔ تبھی ابان تیزی سے اسکے آگے آیا تھا۔

"کیا ہے اب۔" رانیہ نے اسے اپنے سامنے کھڑا دیکھ کے پوچھا۔

"جا کیوں رہیں ہیں؟۔" ابان نے بھی اسکے تیکھے تیکھے نقوش کو دیکھ کے سوال کیا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"آپ سے مطلب۔ آپ اپنے میسجز کا ریپلائے کریں۔" رانیہ نے کہا۔

"ابان بھابھی کو ناراض ہو کے جانے نہ دینا مانا لے۔" افراز نے آواز لگائے تو سب ان اسکا ساتھ دیا۔

ابان نے رانیہ کا ہاتھ پکڑ کے اسے واپس اس کی جگہ پہ بٹھایا تھا۔ اور خود واپس اپنی جگہ پہ آ کے بیٹھ گیا تھا

۔افراز کو اشارہ کیا تھا اور وہ گٹار پکڑ کے بیٹھ گیا تھا۔

ابان کی آواز نے خاموشی کو توڑا تھا۔

It's a beautiful feeling

What we got deep inside

We got a flame that will last forever

Together you and I

Such a rush of emotions

There's no way we can push it away

Cause they'll never tear our love apart'

https://famousurdunovels.blogspot.com/

Our bond will never break

Do you believe in the power

Of everlasting love

We can make it if we stay together

Our love is just enough

Promise me this forever

We'll always stay this way

We can start at the end of time

And do it all again

ابان کا ایک ایک لفظ اسکے جذبوں کا اظہار کر رہا تھا۔

رانیہ تو اسکی آنکھوں میں جذبوں کا سمندر دیکھنے میں مگن تھی۔ کیا تھا یہ شخص اندر کی باتوں کو جان لیتا تھا۔ ابان نے رانیہ کے اندر جنم لیتے شک و شبہات کا جواب دیا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

Oh my love

I'm all yours

And there will never be another one

Cause I'm eternally yours'

My heart's a flame

And it's burning in your name

Even through the sands of time

My love will always grow

And I won't let go

No matter if you're near or far

Our bond will never break

Promise me this forever

http://primenovels.blogspot.com/

السلام علیکم

ہمیں اپنے بلاگز (ویب سائیٹ) FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم،

آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔

آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ

کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور پیج پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

https://famousurdunovels.blogspot.com/

We'll always stay this way

We can start at the end of time

And do it all again

Oh my love

I'm all yours

And there will never be another one

Cause I'm eternally yours'

My heart's a flame

And it's burning in your name

Even through the sands of time

My love will always grow

And I won't let go

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

(It's a beautiful feeling)

(We've got deep inside)

And there will never be another one

Cause I'm eternally yours'

My heart's a flame

(Such a rush of emotions)

Burning in your name

(We can't push it away)

Even through the sands of time

My love will always grow

...My eternal love

ابان کی نظریں رانیہ کے چہرے پہ ٹکی ہوئیں تھیں۔

http://primenovels.blogspot.com/

اب واپسی کا ٹائم ہو چکا تھا۔ آج کا ہر ایک لمحہ ابان کے لیے یادگار تھا۔ ابان سب سے ذرا سے فاصلے پہ کھڑا کال پہ کسی سے بات کر رہا تھا۔ چہرے پہ ناگواری تھی۔ رانیہ نے نوٹس کیا تھا۔ اور سب کو باتیں کرتا چھوڑ ابان کے پاس آگئی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ زیادہ ٹائم نہیں دوں گا میں۔ آپ کی بات مان رہا ہوں بس آپ اپنی کوشش کر لیں۔" وہ کسی کے ساتھ راز و نیاز میں مگن تھا رانیہ کو آتے دیکھ کے بات گول کی۔ اور چند سیکنڈ بعد کال بند کر دی تھی۔

"کیا ہوا۔ منہ پہ بارہ کیوں بجے ہوئے ہیں۔ اداس ہیں کہ میں جانے لگا ہوں۔ آپ بھی ساتھ چلیں۔" ابان نے اسکی بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا تھا۔

"نہیں جی ایسی کوئی بات نہیں ہے آپ زیادہ اڑیں مت۔" رانیہ نے اسے لتاڑا تھا۔

"بلکہ آپ مجھے پریشان لگ رہے ہیں۔ کوئی سیریس بات ہے کیا۔؟" اسنے ابان سے پوچھا۔ ابان کو وہ اس پل اپنے لیے پریشان ہوتی بہت پیاری لگی تھی۔

"کوئی پریشانی نہیں۔ مائے سٹورٹ۔ آپ کیوں فکر کرتیں ہیں۔ آپ میرے لیے دعا کریں کہ خدا مجھے ہر امتحان میں کامیاب کرے۔ میں اپنے وطن کی خدمت کر سکوں۔ اپنا حق ادا کر سکوں۔" ابان نے ایک

http://primenovels.blogspot.com/

جذبے سے کہا تھا۔رانیہ کو اس کی شدتوں پہ خود پہ فخر محسوس ہوا تھا۔اسکا جیون ساتھی کوئی عام سا بندہ نہین تھا بلکہ ایک محب وطن مخلص مرد ہے۔جو اپنی سرزمین کی حفاظت کے لیے تیار تھا۔رانیہ نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا تھا۔

"ڈیٹس لائک آ مائے گرل۔"ابان نے اسکی ناک دبائی تھی۔

"پتہ ہے مجھے آپکو اپنی ڈیوٹی بہت عزیز ہے مگر۔"رانیہ بولی۔

"مجھے اپنی ڈیوٹی اور بیوٹی دونوں ہی عزیز ہیں دل وجاں سے۔"ابان نے اسکی بات کو درمیان میں ہی کاٹا۔

"ابان کبھی سیریس بھی ہو جائیں کریں۔اچھا سنیں۔آپ نے اپنے ہاتھ کا خیال رکھنا ہے۔زخم خراب نہ ہو جائے۔ٹائم پہ ڈریسنگ کروانی ہے اور ٹیبلٹ بھی میں ردا کو دے دیں ہیں وہ ضرور کھانی ہے۔"وہ اسکے کوٹ کے بٹن بند کرتی اسے ہدایات دے رہین تھیں۔ابان اسے سننے کی بجائے دیکھنے میں مگن تھا۔رانیہ کے بالوں کو ماتھے سے

ہٹاتا وہ اس کو دیکھنے میں لگا ہوا تھا۔

سر سے گرتی ہیں تو شانوں پہ بکھر جاتی ہیں

تم نے زلفوں کو بڑا سر پہ چڑھا رکھا ہے

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"ابان میں کچھ کہہ رہی ہوں۔" رانیہ نے اسکے ہاتھ پہ ہلکا سا ہاتھ مارتے ہوئے سرزنش کی تھی۔

"ساتھ چلیں۔" ابان نے اپنے مطلب کی کہی۔

"ابھی نہین آسکتی ناں۔ زمر آپکی طبیعت کا آپکو پتہ ہے ناں تو انکو کیئر کی ضرورت ہے تو آپ کیوں بحث کرتے ہین۔" رانیہ نے اسے کہا ابان نے برا سا منہ بنایا۔ آج کل وہ زمر کے ارد گرد پائی جاتی تھی۔ اسکی میڈیسنز، کھانا، فروٹس ہر چیز کا اسنے ٹائم ٹیبل بنایا ہوا تھا۔ اور بے بی کو شاپنگ کی لسٹ جو وہ اور لائبہ ہر روز اپڈیٹ کرتی تھیں۔ وہ بہت خوش تھیں۔

"چلیں بچوں کافی ٹائم ہو گیا ہے۔" سب اب گاڑیوں میں بیٹھ رہے تھے۔ تانیہ نے باہر آکے سب سے کہا جو ٹولیوں کی صورت میں رازونیاز میں مصروف تھے۔

"آپ نے ڈرائیو نہیں کرنا اب او۔کے۔" رانیہ نے ایک اور حکم جاری کیا تھا۔

"ایک شرط پہ آپکی سب باتیں مانوں گا۔" ابان نے اسے کن اکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"کیا شرط۔" رانیہ نے اچنبھے سے پوچھا۔

"مجھے اپنی بات کا جواب چاہے جو میں سب کے سامنے کنفیس کیا اب مجھے بھی اسکا جواب چاہیے۔" ابان نے اسے شرارت سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"کون سی بات آپ نے تو کوئی بات نہیں کی۔" رانیہ نے ابان سے پوچھا۔

"کیا۔ میں کوئی بات ہی نہیں کی آپ یہ کہنا چاہ رہی ہیں۔ تو وہ جو پانچ سات منٹ سب کے سامنے لگا رہا تھا وہ کیا تھا۔" ابان نے صدمے سے چیختے ہوئے کہا۔

"وہ تو سونگ تھا۔" رانیہ نے بھولپن کی ایک مثال قائم کی تھی۔ وہ ان اسے جان بوجھ کے تنگ کر رہی تھی۔

"ویسے حد ہو گئی ہے۔" ابان نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے آسمان کی طرف دیکھا اور گاڑی کی جانب بڑھا ۔رانیہ ہنس دی۔

"آئی لو یو مسز ابان۔ یور آر مائے لائف، مائے گرل۔ رئیلی لو یو۔" رانیہ کا دھیان نیچے تھا جب ابان ایک سیکنڈ بعد پلٹ کے واپس آیا اور رانیہ کے کان میں سرگوشی کی تھی۔ رانیہ کی گال اسکی گال سے مس ہو رہی تھی۔ اسے سنبھالنے کا موقع بھی نہ ملا جیسے وہ تیزی سے آیا ویسے ہی واپس چلا گیا۔

رانیہ اسے جاتا دیکھتی رہی۔ اس کے لفظوں کے سحر میں جکڑی کھڑی تھی۔ وہ واقعی ہی ساحر تھا۔ اسے جادو کرنا آتا تھا تبھی تو یہ سحر رانیہ پہ کر چکا تھا۔۔

-21

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

ابان کے لیے یہ دن بہت اہم تھے وہ مکمل یکسوئی سے کام کر رہا تھا۔ قربان شاہ کی ایک ایک حرکت پہ اس کا دھیان تھا۔ مگر اسکا بندہ اتنا پکا تھا کہ وہ ٹارچر سہہ کے بھی کچھ نہیں بول رہا تھا۔

"یار یہ بندہ تو منہ ہی نہیں کھول رہا۔ مجھے ڈر ہے کہیں جان سے ہی نہ چلا جائے یہ کام کا بندہ ہے۔ اسکے علاوہ کسی کو اسکے اڈے کا نہیں پتہ۔ یہ اسکی اس ڈیل کی ایک ایک ڈیٹیل کے بارے میں جانتا ہے۔" افراز اندر آیا وہ اسے بتایا۔ سر ابراہیم اندر ہی تھے۔

"ہم۔ ابھی اسے زندہ رکھو اسکی ضرورت ہے۔ خود ہی بولے گا ایک دن موت کا ڈر اسے بولنے پہ مجبور کر دے گا۔ جس دن اسکی طاقت جواب دے جائے گا ناں سب بک دے گا۔ یہ الیکس کی ڈیٹیلز ہیں اس میں۔" ابان نے قربان شاہ کے بندے کی کرائم رپورٹس کی فائل افراز کو دیکھائی۔ افراز نے نا سمجھی سے اسکو دیکھا کہ ابھی مین فوکس تو قربان شاہ ہے۔

"ہمیں خبر یہ ملی تھی کہ یہ الیکس مال سپلائے کرنے والا ہے ایک بڑی مقدار میں جس میں منشیات اور اسلحہ ہیں۔ یہ مختلف راستوں سے ہوتا ہوا مختلف لوگوں کے ساتھ اپنا یہ کام سرانجام دے گا۔" ابان نے انکو اپنی طرف متوجہ پا کے تفصیلات سے آگاہ کیا۔

"تو یہ ہی درست خبر ہے اسکا ہم لوگوں نے پلان بھی تیار کر لیا ہے کہ اس کام کو کیسے روکنا ہے۔" سر ابراہیم نے مداخلت کی تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

"ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارا دشمن بہت چالاک ہے۔ اسلیے ہم اسے سے دس قدم آگی کی سوچتے ہیں مگر اسے اس سائیکی کا پتہ ہے تو وہ پلاننگ ہی بیس قدم آگے کی کرتا ہے۔ مگر میں اپنے دشمنوں کی فطرت کو جانتا ہو اور میں ان سے سو فیصد آگے کی سوچتا ہوں۔" ابان نے گلوب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ اب وہ گلوب کو گھوما رہا تھا۔

"کہنا کیا چاہ رہے ہو۔" افراز نے پوچھا۔

"مطلب یہ کہ مال سپلائے ہو نہیں رہا۔ وصول کیا جا رہا ہے۔ اور ہمیں اس بات پہ ہی الجھایا گیا تھا کہ مال سپلائے ہو رہا ہے۔" ابان نے ان دونوں کا آگاہ کیا وہ دونوں حیران ہوئے۔

"جس دن قربان شاہ کے اس آدمی کو ہم نے پکڑا ہے۔ میرا ایک بندہ میں الیکس کے گینگ میں بھیج دیا تھا وہ کچھ عرصہ سے الیکس کے ساتھ رہ کے اسکا اعتماد پا چکا تھا۔

الیکس نے اسکا کام دیکھ کے اسکو اپنی گروہ میں رکھا ہوا تھا۔ اس نے بھی مجھے یہ ہی خبر دی تھی کہ مال سپلائے ہو رہا ہے۔ مگر مجھے یقین نہین آیا تھا۔ میں پچھلے کچھ عرصے سے منشیات فروشی کے سب کیسز پہ نظر رکھے ہوئے تھا۔ اور منشیات پہ آرٹیکل بھی پڑھ رہا تھا انکو سٹڈی کر رہا ہوں کچھ فارمز میں میں خود جا کے بھی معلومات لے چکا ہوں مگر جس حساب سے ہمارے ملک میں یہ منشیات کا بازار گرم ہے اس حساب

http://primenovels.blogspot.com/

سے اسکی کاشت بھی یہاں نہیں ہوتی۔ مطلب گڑبڑ تھی کہی بہت بڑی۔" ابان نے انکے سامنے سارا ڈیٹا رکھتے ہوئے انکو بتایا تھا۔

"کیونکہ ماہرین کے مطابق ۲۰۱۱ سے ہمارے ملک میں پوست کی کاشت میں سو فیصد کمی آئی ہے۔ اور ہمارے ملک میں اسی فیصد منشیات باہر سے آرہی ہے۔ سرحد پار سے آرہی ہے۔ میں اس اپنے بندے کو مزید معلومات لینے کو کہا تھا تو اسنے میرے شک کی تصدیق کر دی تھی کہ مال وصول کیا جائے گا۔ یہاں لا کے مختلف پیشہ واروں کو دیا جائے گا۔ جس سے ہمارے بچوں کا مستقبل تاریک ہو رہا ہے۔ لیکن نہ ہمارا سسٹم کچھ کر پا رہا ہے ناں ہم۔ کیونکہ انکے روابط اوپر تک ہیں کوئی انکو کچھ نہیں کہہ سکتا۔" ابان نے ساری بات انکو بتادی تھی۔ وہ دونوں اسکی قابلیت کے قائل ہوئے تھے۔ کس باریک بینی سے اسنے حالت کا جائزہ لیا تھا اور تصویر کا دوسرا رخ سب کے سامنے لایا تھا۔

وہ فائلوں میں سر دیئے بیٹھا تھا۔ جب بیل ہوئی تو نمبر دیکھے بنا ہی کال ریسیو کر لی تھی۔

"ہیلو۔" اسنے مصروف سے انداز میں ایک ہاتھ سے سیل کان کو لگایا تھا۔

"اسلام علیکم۔" رانیہ نے سلام کیا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"زہے نصیب۔ آج مسز ابان کو ہماری یاد کیسے آگئی۔" اسکی آواز سنتے ہی ابان کو خوشگوار سا احساس ہوا تھا۔

"کیسے ہیں آپ۔ ہاتھ کیسا ہے۔؟ ڈریسنگ کروائی؟ اور ٹیبلٹ کھائی تھی کیا؟۔" رانیہ نے ایک ہی سانس میں سارے سوال پوچھ ڈالے تھے۔ وہ چیئر کی پشت پہ سر گرائے آنکھیں موندے اسکی آواز سن رہا تھا اسے محسوس کر رہا تھا۔

"ابان آپ سن رہیں ہیں ناں۔ ہیلو۔" رانیہ نے کوئی جواب نہ پا کے فون کان سے ہٹا کے دیکھا کہ کال نہ ڈراپ ہو گئی ہوں مگر کال چل رہی تھی۔

"نہ صرف سن رہا ہوں بلکہ محسوس بھی کر رہا ہوں۔" کچھ پل بعد ابان کی گھمبیر سے آواز رانیہ کے کانوں میں آئی۔ آواز سے وہ تھکا ہوا لگا تھا رانیہ کو۔

"گھر نہیں گئے ابھی آپ۔ اتنا ٹائم ہو گیا ہے نو بجنے والے ہیں۔" رانیہ نے پوچھا۔

"آج کام تھا کچھ زیادہ اسلئے۔ تم سناوں کیسی ہوں۔ اور باقی سب ٹھیک ہیں۔" ابان نے اس سے پوچھا تھا۔

"جی شکر ہے سب ٹھیک ہیں اور میں بھی۔ آپ مجھے تھکے لگ رہے ہیں۔" رانیہ نے پریشانی سے استفسار کیا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"آواز سے ہی انداز لگالیا۔ بہت جاننے لگ گئی ہیں مجھے آپ۔۔" ابان نے سرگوشی نما آواز میں کہا تھا۔ رانیہ خاموش رہی۔

"رانیہ میں ٹھیک ہوں بلکل۔ اور زخم بھی بہتر ہے اب۔ اور آپکی آواز سن کے ساری تھکن بھی دور ہو گئی ہے۔" ابان نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

"بولیں اب چپ کیوں ہو گئی ہیں۔" ابان نے اسکی طرف سے جواب نہ پا کے کہا تھا۔

"نہیں بس یہ ہی پوچھنا تھا۔ آپ ٹائم پہ گھر چلے جایئے گا۔" رانیہ نے یاد دہانی کروائی۔ جیسے وہ کوئی بچہ ہو۔

"گھر جانے کو دل نہیں کرتا۔ روم میں مجھے آپ ہی آپ نظر آتیں ہیں نہ سو پاتا ہو اور نہ ہی کام کر پاتا ہو۔" ابان نے اپنا مسئلہ بیان کیا تھا۔

"کیوں میں کوئی بھٹکتی آتما ہوں۔" رانیہ نے اسے فریش کرنے کو اپنے ازلی موڈ میں کہا تھا۔

"میں یہ تو نہیں کہا۔" ابان نے اسکا لہجہ انجوائے کیا۔

"آپ کہہ بھی نہیں سکتے کہہ کے تو دیکھیں میں اپنے ہز بینڈ سے آپ کی کمپلین کر کے وہ حال کرواں گی کہ آپ یاد رکھیں گے۔" رانیہ نے دھمکی دی تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

"میڈم یہ میں آپ کے ہز بینڈ کے ہی دل کی بات کی ہے۔" ابان نے اسے طیش دلایا۔

"میں آپکو بھٹکتی آتما لگتی ہوں۔ تو آپ کیا ہیں آپ جن ہیں۔ سنا آپ نے جن۔" رانیہ نے اسے بھی لقب دیا تھا۔

"جو ایک پری کا دیوانہ ہے۔" ابان نے ٹکڑا لگایا تھا۔

"ہونہہ پری کونسی پری۔ ذرا نام بتانا پسند کریں گے۔ آپ کی اس پری کی میں گردن ہی مڑور دینی ہے ۔" شیرنی کا وائلڈ موڈ آن تھا۔ وہ اندر تک شانت ہو گیا تھا۔

"اور آپ کو کیا لگتا ہے میں آپکو ایسے کرنے دوں گا۔" ابان نے رانیہ سے کہا تھا۔

"تو آپ مجھے روکیں گے۔ روک کے تو دیکھائیں ذرا مجھے۔ شیرنی کہتے ہیں ناں مجھے میں اب آپکو بن کے دیکھادوں گی۔" اسنے بات کو سیریس لے لیا تھا۔

"اوئے میری بھٹکتی آتما۔ ریلکس۔ آپ کے علاوہ اب کسی کی گنجائش نہین کیونکہ آپ نے آتے ساتھ ہی اتنا بڑا بورڈ جو لکھ کے لگا دیا ہے۔" ابان نے اسکو ریلکس کرتے ہوا کہا تھا۔

"کون سا بورڈ۔۔" رانیہ نے حیرانگی سے پوچھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"میرے دل پہ "نو انٹری" کا۔ اب وہ راستہ بند ہے۔ نہ تو آپ باہر آسکتیں ہیں اور نہ ہی کسی کو اندر آنے دے سکتی ہیں۔" ابان نے کہا۔

"مطلب میں اگر اندر آنے دوں تو آپکو کوئی مسئلہ نہین۔

نہین یہ ہی آپ نے بولا تھا۔ کہ مین اندر آنے نہین دے سکتی تو کیا مطلب ہے۔" رانیہ بات کی گہرائی میں گئی تھی۔

"واقعی میں ہی بیوی بیوی ہوتی ہے۔ اوہ میری جھلی ریلکس۔ مذاق کر رہا تھا۔ ابھی کل تو سب کچھ کہہ آیا ہوں۔ آج پھر سننا چاہ رہی ہیں۔" ابان نے شرارت سے کہا

۔

"اوہ یاد آیا کہی میرے بات کا جواب دینے کو تو کال نہین کی۔" ابان نے شرارت سے پوچھا۔

"ک۔ کون سی بات بھلا۔" رانیہ نے سمجھ آنے پہ بھی نا سمجھی کا اظہار کیا۔

"اچھا مطلب یاد ہی نہیں وہ بات بھی۔" ابان نے مصنوعی تاسف سے کہا تھا۔

"میں بس آپکے ہاتھ کا پوچھنا تھا۔ آپ اب کام کریں۔ خدا حافظ۔" رانیہ نے جلدی جلدی کہتے کال بند کی۔ کیونکہ وہ ابان کے تیور جان گئی تھی۔ ابان ارے ارے کرتا رہ گیا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

ابان اور اسکے ٹیم کے باقی لوگ سر جوڑے بیٹھے تھے۔

"دس سے پندرہ لوگ ہوں گے۔ جو اس سارے کام میں شامل ہونگے۔ مگر پانچ مین لوگ ہونگے۔ یہ لوگ مختلف بھیسوں میں مختلف جگہوں پہ جائیں گے۔" ابان نے انکو بتایا تھا۔

"اس کام میں انہیں مختلف شعبوں کے لوگ تعاون کر رہے ہیں۔ ہر سٹاپ پہ ایک بندہ ہو گا۔ جسکا حلیہ بھی مختلف ہو گا۔ وہاں سے جتنا مال جس کو دینا ہو گا وہ دے کے وہاں سے اپنے ہی کسی اور بندے کو اگلے سٹیشن تک بھیجیں گے۔ تاکہ کسی کو ان پہ شک نہ ہو سکے۔ اس سارے کام میں الیکس انکی نگرانی کرے گا اور ہر سٹیشن پہ انکے ساتھ رہے گا۔" ابان نے انکی پلان سے آگاہ کیا تھا۔

"اب ہمیں اس صورتحال کو کیسے حل کرنا ہو گا۔" سوال آیا تھا۔ ابان کے دماغ میں کچھ چل رہا تھا۔

"میرے ہی بندے نے انکے ہر سٹیشن پہ آنے والے کا حلیہ تجویز کیا ہے۔ ہمارا کام ایسے ہو گا کہ ان لوگوں نے ٹوٹل پانچ سٹیشن بدلنے ہیں۔ ان پانچوں پہ ہمارے بندے اسی حلیے میں ہونگے جو قربان شاہ کے بندوں کو ٹھکانے لگا کے۔ خود اسکی جگہ پہ آجائیں گے۔ اور اپنا مال وصول کریں گے جو کے ایلکس کی نظر میں ٹھیک بندوں تک سپلائی ہوئی ہے۔" ابان نے اپنا پلان بتایا تھا۔

"پھر اسکے بعد آپ سب کو پتہ ہے کہ ہمیں اس مال کا کیا کرنا ہے۔" ابان بولا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"اس سارے کام میں ہمیں اپنی ٹائمنگ کا بہت دھیان رکھنا پڑے گا۔ ورنہ حالات ہمارے ہاتھ سے نکل سکتے ہیں۔ اور کس نے کس حلیے میں وہاں جانا ہے وہ سب آپ کو بتا دیا جائے گا۔ کل رات وہ یہ کام کرنے والے ہیں۔"

"ہم ٹھیک ہے پلان اچھا ہے اسکی کو فالو کرتے ہیں۔ کون سا کام کس کے ذمے لگانا ہے وہ فائنل کرتے ہین ہمارے پاس ٹائم نہین ہے زیادہ۔" سر ابراہیم نے اگلا سٹیپ بتایا تھا۔ اس کام میں ابان کی بھی پوری تیاری تھی جانے کی مگر سر ابراہیم نے اسکی ایک نہ مانی۔ سر ابراہیم خود اس اس کام میں شرکت کر رہے تھے۔ وہ قربان شاہ کے بندے کو اکیلا نہین چھوڑنا چاہتے تھے چاہے یہاں سیکیورٹی سخت تھی۔ وہ کسی ریسک کے متحمل نہ تھے۔ ابان اور افراز روک کے یہاں کے حالات سنبھالنے والے تھے سر ابراہیم ،توقیر اور انکے تین باعتماد بندوں نے انکے ساتھ جانا تھا۔

"یار یہ قربان شاہ والا مسئلہ ختم کو جائے تو ہمیں اپنا ولیمہ تو کھلا دے" افراز ابان کو گھر ڈراپ کرنے جا رہا تھا۔ کیونکہ وہ ڈرائیو نہیں تھا کر سکتا۔ کچھ رانیہ کے آڈرز تھے۔ ابان مسکرا کے رہ گیا تھا اسکی بات پہ۔

"دلہن میڈم گھر نہین ہیں ان صاحب کو ولیمہ کھانے کی پڑی ہوئی ہے۔" ابان نے اس کو مکا مارا تھا۔

"ویسے تمہارا ہے ہتھوڑا ٹوٹا ہوا ہے ڈرامے باز۔" افراز نے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"اس سے پہلے کہ تمہارا منہ توڑوں چپ کر جا۔" ابان نے دہائی دی تھی۔

"یار سیریلی ویسے مجھے یقعین نہین آتا تم وہ ہی ابان ہو۔" افراز نے اسکا مذاق اڑایا۔

"کیوں میرے سینگ نکل آئیں ہیں۔" ابان نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"اچھا اتنا افسردہ کیوں ہے لے آجا کے بھابھی کو۔" افراز نے مزید تنگ کرنے سے ارداہ ختم کیا تھا۔

"ہاں جیسے میرے کہنے پہ آہی جائیں گی۔ وہ فہد بھائی کی زوجہ کی وجہ سے روکیں ہوئیں ہیں۔" ابان نے غصہ سے کہا تھا۔ افراز بھی ہنس دیا تھا۔

"کیا خیال ہے پھر۔" افراز نے شرارتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"کیا۔ کس بارے میں۔" ابان نے اسکی بات پہ پوچھا۔

"یار بھابھی کا دیدار نہ کرواں لاوں تجھے خود تو تم ڈرائیو کرنے سے رہے۔ ورنہ دن کے کئی چکر لگا آتے ۔" افراز

نے اسکا مذاق اڑایا۔

"ہاں تو کوئی احسان تو نہیں کر رہے ہو تم مجھ پہ۔" ابان کوئی آسان بندہ تھوڑی ہی تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"بہت ہی کوئی تم احسان فراموش انسان ہو۔" افراز نے اسکو گھورا۔

پہنچ کے وہ دونوں گاڑی سے اترے۔

"تم چلو میں کال سن کے آتے ہو۔" ابان نے سیل کان کو لگاتے ہوئے کہا تھا۔

"او کے جلدی آنا۔" افراز کہتا اندر کو بڑھ گیا تھا۔ چار بجے کا ٹائم تھا۔ وہ اندر گیا تو سب بڑے لاونج میں ہی تھے۔ رانیہ بھی افراز کو دیکھ کے خوش ہوئی تھی۔

"بیٹا انکو ڈرائنگ روم میں بیٹھاو میں کھانے کو بھیجواتی ہوں کچھ۔" صلحہ نے رانیہ کو کہا تھا۔ افراز نے جان بوجھ کے ابان کی آمد کو چھپایا تھا۔ رانیہ اسے لیے ڈرائنگ روم میں آگئی۔

"سنائیں کیسے ہیں آپ۔ اور گھر میں سب کیسے ہیں۔" رانیہ نے بیٹھتے ہوئے حال احوال پوچھا تھا۔

"جی الحمد اللہ سب ٹھیک ہے۔ بس یہاں سے گزر رہا تھا کہ سوچا آپ سے ملتا جاو۔" افراز نے بات بنائی۔

"بہت اچھا کیا آپ نے۔ اور جاب کیسی چل رہی ہے۔" رانیہ خوشدلی سے بولی۔

"بھابھی آپ سیدھے سے ہی میرے دوست کا پوچھ لیں۔" افراز نے اسے تنگ کیا تھا۔

"نہیں میں انکو تو نہین ذکر کر رہی تھی بس آپکی جاب کا پوچھ رہی تھی۔" رانیہ نے خجل ہوتے ہوئے کہا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

افراز ہنس دیا تھا۔

"ویسے میں اسے کہا تھا کہ آجاو بھابھی کی طرف جارہا ہوں میں۔ تمہیں بھی لے جاتا ہوں مگر بھئی انکے تو مزاج ہی نہیں ملتے۔ صاف منع کر دیا۔" افراز نے ابان کو پھنسایا تھا۔ دل ہی دل میں ابان سے مخاطب تھا ۔اب آئے گا مزہ بچے۔

"اچھا۔ وہ مصروف ہونگے۔ چلیں کوئی نہیں آپ آگئے ہیں ناں۔ مجھے بہت اچھا لگا۔ ہوتے ہیں کچھ لوگ جن کو اپنے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔" رانیہ کے دل کو یہ بات لگی تھی۔ وہ جھلی غصے سے بولی۔ افراز کا دل کیا قہقہہ لگائے کیونکہ ان ابان کی خیر نہیں تھی۔

"چلیں آپ چھوڑیں۔ میں دیکھوں ذرا کچن میں۔ چائے لے کے آتی ہوں۔" رانیہ کہتے ہوئے اٹھی تھی۔

"ابان بچے اب مزہ آئے گا۔" قس کے جاتے ہی وہ ہنسا تھا۔

رانیہ جلتی کڑھتی کچن مین گئی تھی۔ سارا غصہ نکالا اور برتنوں کو سلیقے سے رکھتی ہوئے ٹرے لائبہ کو اندر بھیجا۔

"تم چلو میں آئی۔" رانیہ نے ردا سے کہا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

اندر انٹر ہوتے دیوار کے ساتھ صوفہ پڑا تھا۔ جس پہ افراز بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے والی دیوار کے ساتھ بھی ایک صوفہ تھا۔ سینٹر میں ٹیبل تھا اور ڈیکوریشن پیسز تھے۔ ڈرائنگ روم اچھے سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا۔

کچھ دیر بعد رانیہ اندر تشریف لائی تھی

-22

ابان بچے اب مزہ آئے گا۔" آفس کے جاتے ہی وہ ہنسا تھا۔

رانیہ جلتی کڑھتی کچن مین گئی تھی۔ سارا غصہ نکالا اور برتنوں کو سلیقے سے رکھتی ہوئے ٹرے لائبہ کو اندر بھیجا۔

"تم چلو میں آئی۔" رانیہ نے ردا سے کہا تھا۔

اندر انٹر ہوتے دیوار کے ساتھ صوفہ پڑا تھا۔ جس پہ افراز بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے والی دیوار کے ساتھ بھی ایک صوفہ تھا۔ سینٹر میں ٹیبل تھا اور ڈیکوریشن پیسز تھے۔ ڈرائنگ روم اچھے سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا۔

کچھ دیر بعد رانیہ اندر تشریف لائی تھی۔ اندر آتے ہی وہ افراز سے مخاطب تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

"افراز بھائی آپ کے دوست کا پکا کیسی کے ساتھ افیئر چل رہا ہے۔" اسنے آتے ساتھ ہی قیاس آرائی کی تھی۔

اور اسکے سامنے والے صوفے پہ بیٹھی اور اس پہ بیٹھے وجود پہ بھی دھیان نہ دے سکی باتوں میں مگن تھی ۔اسے تھا کہ لائبہ ہی ہو گی۔

"اچھا۔""" افراز نے اچھا کو لمبا کرتے ہوئے ادا کیا اور بامشکل ہنسی کنٹرول کی۔

"آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے۔" افراز کی دلچسپی بڑھی تھی۔رانیہ نے پیچھے ٹیک لگاتے ہوئے ساتھ بیٹھے کے کندھے پہ زور سے ہاتھ مارا تھا یہ حرکتیں وہ لائبہ کے ساتھ کرتی پائی جاتی تھی جب کوئی بہت چٹ پٹی نیوز ہوتی اسکے پاس۔اسے یہ ہی تھا کہ لائبہ ہی ہے۔

"لو ذرا۔ آدھی آدھی رات کو میرے سامنے سے اٹھ کے اسکا فون سننے کے لیے جاتے تھے اور ہنس ہنس کے باتیں کرتے تھے۔پوچھیں مت میرا تو۔" وہ بات کرتے ہوئے پھر ساتھ بیٹھے کے کندھے پہ ہاتھ مارتے بولتے ہوئے اسکی طرف مڑی تو باقی بات کی ہوش ہی نہ رہی۔

"آپ۔" وہ شاک سے بولی۔وہ پیچھے ہٹی بلکل ساتھ چمٹی جو بیٹھی تھی۔

"جی میں۔" ابان نے اسکو ہاتھ بڑھا کے بلکل ساتھ کر لیا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"کنٹینیور کھیں ناں اپنی سٹوری۔ ابھی افراز کے دوست کی ہی بات ہو رہی تھی ناں۔ تو آ گیا دوست بھی۔" ابان نے اسکے تاثر کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"ابان کیا کر رہیں ہیں۔ افراز اور لائبہ بھی ہیں۔" ابان نے اسکو بلکل ساتھ لگایا ہوا تھا۔ رانیہ نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا تھا۔

"اٹھوں بھئی۔ تم دونوں ڈرائنگ روم خالی کروں۔ میری بیوی کو پرائیوسی چاہیے۔" ابان کی بات سے رانیہ کی چھکے چھوٹے تھے۔ اور افراز اور ردا ہنستے ہوئے باہر نکل گئے تھے۔

"ابان کیا کہتے ہیں آپ بھی کچھ بھی بول جاتے ہین۔" رانیہ نے غصے سے کہتے ہوئے اپنا آپ چھڑوانے کی کوشش کی تھی۔ مگر مقابل بھی ابان تھا۔

"اور جو آپ بول رہیں تھیں اسکے بارے مین کیا خیال ہے۔" ابان نے اب کی بار آنکھیں نکالتے ہوئے پوچھا تھا۔

"ہاں تو جو بات میرے دماغ مین تھی پوچھ لی ہے کیا حرج ہے۔" رانیہ نے دلیل دی تھی۔

"اچھا تو ڈائریکٹ میرے سے کیوں نہیں پوچھا۔ ایسی بات پہلے بھی ہمارے درمیان بہت کچھ خراب کر چکی تھی۔" ابان نے اسے چھوڑتے ہوئے کہا تھا۔ ٹور والی بات یاد دلائی۔

http://primenovels.blogspot.com/

"ابان آپ تو ناراض ہو گئے میرا ہر گز مطلب آپ پہ شک کرنا نہین تھا۔ ابان میں آپ پہ چاہ کے بھی شک نہین کر سکتی۔ اگر مجھے شک ہوتا تو میں آپ کو اسی رات پوچھ سکتی تھی۔ بس غصہ اور تجسس تھا جس سے میرے شوہر یوں بات کر رہے تھے۔" اس نے آخر میں نروٹھی پن سے کہا تھا۔ ابان نے اسکا پھولا پھولا منہ دیکھا تھا۔

"اور رہی بات ڈائریکٹ والی تو مین کیوں پوچھوں خود بتائیں مجھے۔ اور مجھے ویسے بھی آپ کی آج والی بات پہ بہت ہی غصہ ہے سو مجھ سے آپ بات نہ کریں۔" رانیہ نے پھر سارا ملبہ ابان پہ گرایا اور اٹھ کے جانے لگی تھی۔

"کون سی آج والی بات۔" ابان نے اسے پکڑ کے واپس بیٹھایا اور پوچھا۔

"یہ ہی آپ نے یہاں آنے سے صاف منع کیا تھا۔ پھر اب کیوں آ گئے ہیں جب آپکا دل نہیں کر رہا تھا۔" رانیہ کو اسی بات کی تپ چڑھی ہوئی تھی۔

"واٹ۔۔" ابان کو جھٹکا لگا۔

"اور یہ سب کس نے کہا ہے؟۔" ابان نے اسکی کم عقلی پہ غصہ آیا تھا۔

"افراز بھائی نے بتایا ہے مجھے۔" رانیہ نے کہتے ہوئے دوسری طرف منہ کیا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"ادھر دیکھیں۔ میری آنکھوں مین دیکھیں اور بتائیں کیا واقعی ہی میں یہاں آنا نہیں چاہ رہا تھا۔" ابان نے اسکا رخ اپنے طرف موڑا۔ رانیہ کا اسکی بولتی آنکھوں میں دیکھنا مشکل ہو گیا تھا۔

"آ۔ آپ پھر وہ بات گول کر گئے ہیں۔" رانیہ نے اسکا دھیان بٹاتے ہوئے اپنی بات دہرائی۔

"اف۔ یار وہ میری سالی صاحبہ تھیں۔ آپ کی بہن۔ زمر صاحبہ۔" ابان نے گھورتے ہوئے اسے بتایا تھا۔

"اور کچھ پوچھنا ہے یا کچھ کنفیس کروانا ہے کروالیں۔ مفت کا پولیس والا ہاتھ آیا ہوا ہے آپ نے تو اسکی حالت پتلی کروادی ہے۔" ابان نے نروٹھے پن سے اسے کہا تھا۔

"ہے تو اس پولیس والے کو بھی تو چاہیے اپنی بیوی کو غصہ نہ دلوایا کرے۔ اور کوئی بات نہ چھپایا کرے۔" رانیہ نے بھی جواب دیا تھا۔

"جس دن میرا مشن کمپلیٹ ہو گیا میں اسی دن آپکو گھر واپس لے جانا ہے۔ چاہے اٹھا کے لے جانا پڑے۔ کوئی روک کے دیکھائے ذرا مجھے۔ سو گیٹ ریڈی۔" ابان نے اسکا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"مگر ایسے کیسے۔" رانیہ نے اسکی بات کاٹی۔

"رانیہ مجھے مجبور مت کریں کہ میں آپ کے ساتھ روڈ ہوں۔اس دفعہ کسی کی نہین چلے گی۔ صرف مجھے اپنے کام کے ختم ہونے کا انتظار ہے۔" ابان نے اسکی کھوپڑی میں بات ڈالی۔

"ابان آپ کی کھوپڑی الٹی کیوں ہے۔" رانیہ کو بھی غصہ آیا۔

"کیونکہ اس میں آپ جو ہیں۔" ابان کا جواب بھی حاضر تھا۔

"آپ کا مطلب میں الٹی ہوں۔" رانیہ نے اسے آنکھیں دیکھائیں۔

"نہیں آپ تو سیدھی ہیں جلیبی کی طرح۔" ابان نے اسے اور چڑایا۔

"اور اس جیلیبی کے بلوں میں مین آپ کو جکڑ لینا ہے۔" وہ غصے میں بولی۔

"حاضر۔ مگر آپ یہ کام بھی کر چکی ہیں۔" ابان دیوانہ وار طریقہ سے کہتا جھکا۔

"انتہائی ہی کوئی فلرٹ پولیس آفیسر ہیں۔" رانیہ طنزا بولی۔

"لیکن پھر بھی ایک بھی گرل فرینڈ نہیں۔۔" ابان کے لہجے میں دکھ تھا۔

"خبر دار جو کسی گرل فرینڈ کا سوچا بھی تو۔بیوی تو ہے ناں۔" رانیہ نے اپنی اتھارٹی کا استعمال کیا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"بیوی مجھے کچھ خاص پسند نہین ہے۔اسکے تو نخرے ہی بہت ہیں۔ آج کل تو مزاج ہی نہیں ملتے۔" ابان نے کہانی گھڑی۔

"اچھا تو محترم کو بیوی پسند نہین ہے۔کوئی بات نہین اور ڈھونڈ لیں۔میں پھوپھو کو کرتی ہوں کال آج ہی ۔رانیہ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہتے کھڑی ہوئی تھی۔

"ڈھونڈ تو چکا ہوں بس رخصتی ہی کروانی ہے۔میکے جا کے بیٹھی ہوئی ہیں محترمہ۔" ابان اسکے مقابل آ کے گھمبیر لہجے میں بولا تھا۔

"صرف چند دن اور۔مائے سٹورٹ۔لو یو مائے گرل۔" اسکھ پیشانی کو چھوتا وہ باہر نکل گیا تھا۔

وہ جلدی میں آفس گیا تھا۔سر ابراہیم نے اسے کال کر کے بلایا تھا جو خبر اسے وہاں جا کے ملی تھی وہ خوش ہونے کے ساتھ ساتھ الرٹ بھی ہو گیا تھا۔

"ابان اس نے بالآخر منہ کھول دیا ہے کہ اسکا اڈے کہاں ہے؟ کہاں اسنے لڑکیوں کو رکھا ہوا ہے۔" سر ابراہیم نے اسے بتایا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"اور سب سے جو اہم اور پریشانی کی بات وہ یہ ہے کہ وہ یہ بھی کل رات ایلکس کے میشن کے دو گھنٹے بعد کرنے والا ہے۔ اسکے اڈے پہ ہی وہ ان غیر ملکی لوگوں سے ڈیل کر کے انکے سپرد کرنے والا ہے۔" افراز بھی آچکا تھا اسنے آگاہ کیا تھا۔

"یہ واقعی ہی ایک اور چیلنج ہو گا۔ کیونکہ ہماری ٹیم تو اس وقت ایلکس والے مشن پہ ہو گی۔" ابان بھی پر سوچ انداز میں بولا تھا۔ اور قربان شاہ کو اس دفعہ مکمل طور پہ قابو کرنا چاہتا تھا۔ کسی بھی طرح اس بار وہ اسکو جانے نہیں دے گا۔

"میرے پاس ایک آئیڈیا ہے کہ جو نہی ہمارے بندے اپنے اپنے سٹیشنز پہ اپنا اپنا کام کرتے جائیں گے وہ وہاں سے اس ٹھکانے پہ موو کریں جہاں قربان شاہ پہ ہم قابو پانے والے ہیں۔ لاسٹ سٹیشن پہ میں ہو نگا۔ جہاں پہ میری ڈائریکٹ الیکس سے بات چیت ہو گی۔ میں اس سے اچھی طرح ڈیل کر لوں گا۔" سر ابراہیم نے اسکو اپنا آئیڈیا بتایا تھا۔ اس وقت وہ کسی اور کو انوالو نہیں کر سکتے تھے کیونکہ اگر کسی کو بھنک بھی پڑ جاتی تو بنا بنایا کام خراب ہو جانا تھا۔ اسلیے وہ رسک لینے کی کنڈیشن مین نہ تھے۔

"سر آپ کے ساتھ میرا ایک بندہ بھی ہو گا جس نے ہمیں ساری معلومات دیں ہیں وہ ایلکس کے ساتھ ہی آپ سے ملے گا تو اس پہ قابو پانا اور بھی آسان ہو جائے گا۔" ابان بولا تھا۔ وہ اب اپنے آگے اس جگہ

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

کا نقشہ کھول کے پھیلا چکا تھا۔ اور اسکی ایک ایک جگہ کو غور سے دیکھ کے اپنے اٹیک اور ڈیفنس کی پوزیشنز کو فائنل کر رہا تھا۔

وہ جگہ آبادی سے کافی دور تھی۔ جو شہر سے آدھے گھنٹے کی ڈرائیو سے دور تھی۔

یہ واقعی ہی ایک مشکل کیس تھا۔ جسے حل کرنے کے لیے ابان اور اسکی ٹیم کو حوصلے، تیاری اور احتیاط اور حاضر دماغی کی ضرورت تھی۔ حوصلہ تو خدا نے محب وطن جے سینوں میں ڈالا ہوتا ہے۔ وہ ایک عزم لیے اس دنیا مین آیا تھا۔ اور اسے اپنے مقاصد میں ہر حال میں کامیابی حاصل کرنی تھی۔

اسکے سیل پہ بیل ہوئی تو اسنے ابان کا نمبر دیکھ کے پریشانی سے کال اٹھائی۔ اتنی رات کو کال۔

"سب خیر ہو۔" وہ دل ہی دل میں سوچتے سیل کان سے لگا چکی تھی۔

"ابان اس ٹائم آپ خیریت تو ہے ناں۔ سب ٹھیک ہے۔؟" اسنے چھوٹتے ہی پریشانی سے پوچھا تھا۔

"جی سب ٹھیک ہے۔ سوری مجھے خیال ہی نہیں آیا ٹائم کا۔ اپکی نیند بھی خراب کر دی۔ سوری۔" ابان نے شرمندگی سے کہا۔ وہ کام میں اتنا مگن تھا کہ اسے واقعی ہی ٹائم کا پتہ ہی نہیں لگا۔ رانیہ سے بات کرنے کو دل کر رہا تھا سو اسے کال ملا بیٹھا تھا۔ کچھ وہ کام کوے کے پریشان تھا۔ اکثر جب کچھ اپ سیٹ ہوں تو

http://primenovels.blogspot.com/

ہمارا دل ان لوگوں سے بات کرنے کو کرتا ہے جو ہمارے بہت پیارے اور قریبی ہوں۔ ہر بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔ الجھنیں دور ہو جاتی ہیں اور راہیں صاف نظر آتیں ہیں۔

"نہیں نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ آپ ٹھیک ہیں۔ اور کدھر ہیں۔" رانیہ نے اسکی آواز میں کچھ بے چینی سے محسوس کی تھی۔

"جی میں ٹھیک ہوں۔ اور ابھی آفس ہی ہوں۔ صبح ہی شاید اب تو گھر جاوں۔ اگر ٹائم ملا تو۔ آپ سے بات کرنے کا دل تھا تو بنا ٹائم دیکھے کال ملا دی۔" ابان نے آگاہ کیا تھا۔

"کوئی بات نہیں میں بھی آج رات جلدی ہی سو گی تھی۔ اب نیند نہین آ رہی آپ بات کریں۔" رانیہ کی اب نہیند نہیں آنی تھی۔ اسے لگا کہ وہ کچھ شئیر کرنا چاہ رہا ہے۔

"رانیہ آپکو پتہ ہے کہ آپ میرے لیے کیا ہوں۔ آپ میری زندگی کا ایک اہم حصہ بن چکی ہیں۔ مجھے میری ذات آپ کے بغیر مکمل ہی نہیں لگتی۔ میں کیا تھا اور کیا ہو گیا ہوں۔ آپ جب میری زندگی میں شامل ہوئی تھیں۔ تو مجھے اپنے والدین پہ بہت غصہ تھا اور آپ پہ بھی غصہ اور ہر ٹائم آپکو ٹارچر کرتا رہتا تھا۔ مجھے لگتا تھا کہ یہ ایک غلط فیصلہ ہے میں ایک انسان کو جانتا ہی نہیں تو وہ میری زندگی کا ساتھی کیسے بنے گا۔ کیسے ہم ایک اچھا سفر طے کر سکیں گے۔" ابان نا جانے کس جذبے کے تحت اپنی ذات کی پرتیں کھولی چلا جا رہا تھا۔ اور رانیہ اس کے ایک ایک حرف کو دل سے سن رہی تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"مگر وقت اور حالات نہیں بہت سی چیزیں مجھ پہ ثابت کر دیں ہیں۔ کبھی بھی والدین کے بچوں کے لیے لیے گئے فیصلے غلط نہیں ہوتے مگر کچھ آزمائشیں خدا کی طرف سے ہی ہوتیں ہیں۔اور لازم نہیں کہ شادی سے پہلے اس انسان کو جاننا ضروری ہے۔بلکہ نکاح ایک ایسا بندھن ہے جو دو دلوں کو جوڑ دیتا ہے ایک پاکیزہ رشتے میں۔ آپ کا میری زندگی میں داخل ہونا بھی ایسا ہی تھا۔اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس فیصلے نے میری زندگی میں آپکو شامل کیا جنہوں نے میری زندگی کو انوکھے رنگوں سے روشناس کروایا تھا۔" ابان روکا تھا۔

"رانیہ سن رہیں ہیں ناں۔" ابان نے خاموشی پا کے پوچھا تھا۔

"ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ میرے لیے بھی حالات شروع میں ایسے ہی تھے۔ مگر وقت کے ساتھ ساتھ سب کچھ بدلتا گیا۔" رانیہ بولی تھی۔

"مطلب کیا کیا بدلا۔ذرا ڈیٹیل میں بتا دیں۔" ابان نے اسکی بات اچکی تھی۔

"مطلب کیا کچھ بھی نہیں۔" رانیہ نے اسکی بات سمجھ کے فورا کہا تھا۔

"مجھے لگتا ہے یہ کام آپ سے مجھے گن پوائنٹ پہ کروانا پڑے گا ورنہ آپ ایسے آسانی سے نہیں مان سکتیں۔" ابان چڑا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"چلیں یہ بھی کر کے دیکھ لیں۔" رانیہ نے چیلنج کیا تھا۔

"کل میرا ایک بہت اہم مشن ہے۔ خدا مجھے اس میں کامیاب کرے۔ اسکے فورا بعد آپ مجھے اپنے گھر چاہیے ہو۔" ابان نے اگلی بات کی۔

"ابان ایسے کیسے؟ آپ کو پتہ تو ہے زمر آپی کی کنڈیشن کا میں انکو چھوڑ کے نہین آسکتی۔" رانیہ جلدی سے بولی۔

"نو اگر مگر رانیہ۔ ورنہ میں خود اٹھا کے لانے میں ایک منٹ نہیں لگاؤں گا لانے میں۔ اب یہ بات اپنے دماغ میں فٹ کر لیں۔" ابان نے کہتے ہی کال ہی بند کر دی وہ ہیلو ہیلو کرتی رہ گئی۔ عجیب بندہ ہے۔

-23

وہ اپنے مشن کے لیے نکل پڑے تھے۔ سر ابراہیم سے بھی رابطے تھے۔ آج دو کام ہی ختم کرنے تھے۔ قربان شاہ کا اڈہ آبادی سے دور تھا یہ باہر سے کوئی ویرانہ لگتا تھا مگر اندر ایک دنیا آباد تھی جہاں گھناونے کام کیے جاتے تھے اور آج ان عزم والوں نے اس باب کا بھی سد باب کرنا تھا۔ ایک گناہ کا خاتمہ کرنا تھا۔ ایک مثال بننا تھا۔ ایک نسل کو بچانا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

انہوں نے جگہ کو چاروں اطراف سے گھیر لیا تھا۔ کچھ لوگ آگے سے داخل ہوئے تھے اور کچھ پچھلی سائیڈ سے۔ ابان ایک کمرے کے پاس روکا وہاں سے آوازیں آرہی تھیں۔ وہ اور محتاط ہو گیا تھا۔ اس سے قربان شاہ اور اس جیسے گندی نیت والوں کی آوازیں بھی صاف سن رہی تھی اور ان کی ڈیل کی گفتگو بھی ۔اس کا دل کیا کہ ابھی انکا خاتمہ کر دے۔ مگر ان لڑکیوں کی حفاظت اولین ذمہ داری تھی۔

کچھ دیر بعد ہی اسنے ان لڑکیوں کو لانے کا کہا تھا۔ ابان کے ایک بندے نے اشارہ سے کمرے کا بتایا تھا۔ جہاں سے لڑکیوں کو لانا تھا۔ ابان نے کچھ کو پیچھے سے جانے کا سگنل دیا تھا اور خود وہ ایک دیوار کی اوٹ میں آگیا تھا۔

جس کمرے سے ان لڑکیوں کو لے کے قربان شاہ والے کمرے میں جانا تھا۔ ان دونوں کمروں کے درمیاں ایک بر آمدہ تھا جو سائیڈ سے کھولا تھا۔ یہاں سے آسانی سے ان پہ حملہ کر کے لڑکیوں کو بچایا جا سکتا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ لڑکیوں کے لیئے کمرے سے نکلے۔ اتنے دیر میں وہ لوگ بھی پوزیشن لے چکے تھے۔ دو آدمی اگے تھے اور دو ہی پیچھے تھے جنہوں نے گن پکڑ رکھی تھی اور وہ ڈری سہمی اپنے لیے آگلے فیصلے کی منتظر آگے بڑھ رہی تھی خدا کی ذات پہ ہی صرف یقیعن تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

ان لوگوں نے ایک ساتھ حملہ کیا تھا کہ انکو سنبھلنے کا موقعہ ہی نہ ملا تھا۔ ابان نے اس سانڈ کی ٹانگ میں ٹانگ ڈال کے اسکو پہلے گرایا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ مزاحمت کرتا ابان نے ایک ہاتھ اسکے منہ پہ رکھا اور دوسرے سے ایک جھٹکے سے اسکی گردن کو ایسا زوردار بل دیا کہ وہ منہ کے بل اوندھا گر گیا تھا۔

اسکے ساتھیوں نے بھی باقی تینوں پہ بروقت قابو پالیا تھا اس دوران ابان نے اپنے بندوں سے ان لڑکیوں کو محفوظ جگہ لے جانے کا کہا تھا۔ اس دوران ہلچل مچ چکی تھی۔ قربان شاہ کے کچھ بندوں کو گڑبڑ کا احساس ہوا تھا۔ ابان سے فوراسے پہلے وائرلیس سے باہر گاڑیوں میں بیٹھے ماتحت کو نفری بلانے کا کہا تھا۔

اس دوران افراز اور دوسرے باڈی گارڈز کے ساتھ زور آزما تھے۔ جوابی کاروائی کا قربان شاہ کی طرف سے آغاز ہو گیا تھا۔ دونوں طرف سے اب گولیوں کی آوازیں آرہی تھی۔ سرابراہیم جو الیکس کا کام تمام کر کے آچکے تھے اور پہلے ہی نفری کو لیے راستے میں تھے جب انکو ابان کا میسج موصول ہوا تھا۔ اب پولیس نے انکو چاروں طرف سے گھیر لیا تھا۔ ابان نے بھاگ کے قربان شاہ والے کمرے کا دروازہ کھول تھا۔ آج تو اسے وہ چھوڑے گا نہین۔ اس سے پہلے کہ وہ کارندے ابان پہ فائر کرتے ابان افراز اور باقیوں کے نشانہ پہ تھے۔ ابان قربان شاہ کو نہ پا کہ غصہ مین آگیا تھا۔

"افراز تم ان لڑکیوں کو جا کے ریسکیو کرو۔ کہی ان پہ دوبارہ ہاتھ نہ ڈال لے۔ ہیری اپ۔۔" ابان نے اسے ہدایات دیں۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

افراز فورا بھاگا۔

"سر ہم نے چاروں طرف دیکھ کیا ہے وہ کہی نہیں ہے۔" اس کے بندوں نے بتایا تھا۔ ابان کو کمرے میں لگی کھڑکی کے دوسری طرف سے روشنی آئی تو وہ اسے توڑتا آگے بڑھا تھا اسکی توقع کے عین مطابق قربان شاہ وہی تھا۔ قربان شاہ نے گولی چلائی تھی۔ ابان نے ایک سیکنڈ کی تاخیر کیے بغیر اپنی پوزیشن بدلی اور اسکی ٹانگ پہ فائر کیا تھا۔ وہ وہی لڑکھڑا گیا تھا۔

پیچھے سے کسی نے ابان کے کندھے پہ چاقو سے وار کیا تھا۔ ابان پیچھے موڑا تھا۔ اس سے پہلے کو وہ چاقو اسکے پیٹ پہ گھوپنتا۔ توقیر نے اس پہ گولی چلادی تھی اور وہی وہی ڈھیر ہو گیا تھا۔ ابان کے کندھے سے خون نکل رہا تھا۔

"سر آپ ٹھیک ہیں۔" توقیر نے ابان کے کندھے سے نکلتا خون دیکھ کے پوچھا تھا۔

"ہاں۔۔ شٹ۔ توقیر تم جاسے

کے باہر والا ایریا کلئر کرو۔" موقعہ پا کے قربان شاہ پھر فرار ہو چکا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

ابان آگے بڑھا تھا۔ آگے بلکل کھلی جگہ تھی تھوڑی سی جو ابھی زیر تعمیر تھی۔ آگے سڑھیاں چڑھ کے ایک بڑا سا گیٹ لگا ہوا تھا۔ سیڑھیوں پہ کوئی ریلنگ یا دیوار نہین تھی۔ اور دیوار کے اس پار اونچے نیچے پہاڑ تھے۔ اس گیٹ کے اندر اسے داخل ہوتا قربان شاہ نظر آیا تھا۔

ابان اسکی طرف بڑھا تھا۔

کچھ ہی دیر میں سب چیزیں انڈر کنٹرول تھی۔ جو ڈیلر آئے تھی وہ موت کی نیند سو گئے تھے۔ جن لوگوں نے سلنڈر کیا تھا وہ پولیس کی حراست میں تھے۔ افراز اور سر ابراہیم ہر چیز کو کلیر کر رہے تھے۔ اچانک آگ کے شعلے نظر آئے تھے۔

"یہ کیا ہوا۔" سر ابراہیم نے آگ کے شعلوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔ فائر بریگیڈ والی ٹیم چونکہ ساتھ ہی تھی ایسے آپریشنز پہ ایسی ٹیمز ساتھ رکھی جاتی ہیں۔ وہ وہاں پہنچ چکے تھے۔

"سر وہ جو عمارت یہاں سے کچھ فاصلہ پہ ہے وہاں آگ لگ گئی ہے۔" دوسری طرف سے بھاگتے آتے ہوئے ماتحت نے کہا تھا۔

"کوئی وہاں ہے تو نہین۔ ابان کدھر ہے وہ نظر نہین آرہا۔" افراز نے اپنی جگر کے بارے میں پوچھا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"قربان شاہ تھا ادھر۔ ابان سر وہ بھی قربان شاہ کے پیچھے اس طرف ہی بھاگے تھے۔" تو قیر نے بم پھوڑا تھا۔

تو کیا؟

"ابان۔" افراز پاگلوں کی طرح چیختا بھاگا تھا۔ وہ اسکا بیسٹ بڈی تھا۔

"اوئے کبھی پڑھ بھی لیا کروں۔ کیا سارا ٹائم لڑکیاں تاڑتے رہتے ہوئے"

"یار مجھے میرے وطن کی محبت بیٹھنے نہیں دیتی۔ بار بار ضمیر کی عدالت میں حاضری ہوتی ہے کہ کیا ہم اس دھرتی کا حق ادا کر رہے ہیں؟

ہم کیا کر رہے ہیں اس ملک کے لیے؟"

"افراز تمہاری تو سینچریاں ہیں لڑکیوں کے معاملے میں گھامڑ وہ پھر بھی تمہیں بھائی کہہ دیتی ہیں۔"

"میں ساری زندگی تمہاری جان نہیں چھوڑنے والا۔ اور مر کے بھی۔"

ابان کے مختلف اوقات میں کہے گئے جملے اسکی باتیں اسکے انداز ایک فلم کی طرح اس کے دماغ میں چل رہے چل رہے تھے۔ اسکی باتیں اسکے کانوں میں گونج رہی تھیں اور وہ بھاگتا جا رہا تھا جہاں اس کا جان سے پیارا دوست تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

نہ تو وہ ساری رات وہ چین سے سو پائی تھی اور نہ ہی آج صبح سے اسکو چین مل رہا تھا۔ کچھ ابان کے مشن کی ٹینشن تھی۔ ابان کا نمبر بند تھا۔ اسنے اسے بتا دیا تھا کہ مشن کے دوران اسکا نمبر آف رہے گا۔ گیارہ بج گئے تھے۔

"اللہ تعالٰی میرے ابان کو اپنی حفاظت میں رکھنا ان کی مدد فرما۔" یہ دعارات سے اسکے لبوں سے جدا نہین ہو رہی تھی۔

"سب خیر ہو۔ سب اچھا اچھا ہو جائے۔ میں اب بلکل تنگ نہین کروں گی ابان کو اور گھر بھی چلیں جاوں گی۔" وہ سوچتے ہوئے اٹھی اور اپنا بیگ تیار کرنے لگی تھی۔ اور ابان کے بارے میں سوچنے لگی تو ہونٹوں پہ مسکراہٹ سی آگئی تھی۔

تب فون کی بیل ہوئی تھی۔ رانیہ کا دل دھڑکا۔

"ابان ہی ہونگے۔" وہ خوشی اور غم ملے جذبات لیے آگے بڑھی۔ عجیب سچویشن تھی۔ ایک ڈر بھی تھا اور خدا کی ذات پہ بھروسہ بھی تھا۔ کوئی اجنبی نمبر تھا۔

"ہیلو۔" اسنے مردہ سی آواز میں کہا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"مسز ابان بات کر رہین ہیں۔" یہ جملہ سن کے اسکے ہاتھ کانپنے تھے۔اور ٹانگیں بے جان ہوئیں تھیں ۔زبان کچھ بھی بولنے سے انکاری تھی۔اسکے دماغ میں آلارم بج رہے تھے۔دقت سے ہمت کر کے بولی تھی۔

"جی میں مسز ابان۔" اسنے یہ جملہ ادا کیے تھے اور اب وہ سانسیں تھامے کھڑی تھی کہ اب کیا کہنے والا ہے۔اب کیا ہونے والا ہے؟

کچھ دیر بعد ہی رانیہ کسی کو بھی کچھ بتائے بغیر باہر نکلی تھی سامنے ہی ایک کالی گاڑی کھڑی تھی۔وہ اس میں بیٹھی تھی۔اور گاڑی چل پڑی تھی۔رانیہ کے چہرے پہ ڈر،خوف رقم تھا۔گاڑی شہر سے باہر ویران راستوں پہ رواں دواں تھی۔اسے کچھ نہیں تھا پتہ کہ اسکی زندگی میں اب کیا ہونے والا ہے؟کیا موڑ آئے گا۔

اسے آنے والی کال پہ اسے یہ جملے بولے گئے تھے۔

"تمہارا شوہر ابان قربان شاہ کے قبضے میں ہے اگر اسکی زندگی چاہتی ہو تو چپ چاپ جیسے میں کہتا ہوں کروں۔باہر دیکھو ایک کالی گاڑی ہو گی اس میں بیٹھوں۔" فون کرنے والے نے آرڈر دیا تھا۔

رانیہ وہ ہی کر رہی تھی اسے اپنے ابان کو بچانا تھا ہر حال میں۔

http://primenovels.blogspot.com/

گاڑی روکی تھی اور وہ اس سنسان جگہ پہ اتری تھی۔ سامنے ہی ایک کھنڈر سی عمارت تھی اور بڑا سا گیٹ لگا ہوا تھا۔ آدمی نے اسے اندر جانے کا اشارہ کیا تھا۔ گیٹ پہ کھڑے آدمی نے اسے دیکھ کے دروازہ کھولا تھا۔ وہ مردہ قدموں سے اندر آئی۔ کچھ فاصلے پہ ایک اور آدمی گن لیے کھڑا تھا۔ اور اسے عمارت کے پچھلے حصہ میں لے گیا تھا۔ اسنے ادھر ادھر دیکھا تھا سامنے ہی اسے گن پکڑے کچھ لوگ دیکھائی دیئے۔ تھوڑا آگے بارھی تو جس پہ نظر پڑی تھی وہ تڑپ کے رہ گئی تھی۔ وہ ہی تھا اسکا ابان۔ ایک چیئر پہ بیٹھا تھے ہاتھ پیچھے کی طرف بندھے ہوئے تھے۔ بال چہرے پہ آئے ہوئے تھے۔ گردن نیچے کو ڈھلکی ہوئی تھی۔ وہ اسکی طرف بھاگی تھی۔

"روک جاؤ ادھر ہی۔۔" اسے کسی نے بازو سے پکڑ کے روکا تھا۔ جو کوئی بھی تھا سکے چہرے پہ ماسک تھا ۔اور ہاتھ میں پسٹل تھا جو اس نے رانیہ پہ تان لیا تھا۔ وہ وہی رک گئی تھی۔

"ابان۔" رانیہ کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔ ابان نے جھٹکے سے جھکا ہوا چہرہ اٹھا کے اسکا چہرہ دیکھا تھا ۔رانیہ کی آنکھوں میں ڈر، خوف، چاہت، پیار لیے اور نا جانے کون کون سا جذبہ تھا۔

"اب بکو گئے کہ ہمارا سامان تم نے کہاں رکھا ہوا ہے۔ اس سے پہلے کہ میں اس کو ٹپکا دوں بولو دے ایس پی۔" وہ پسٹل رانیہ کی کنپٹی پہ رکھتے ہوئے ابان سے بولا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"کون ہے یہ میں انکو نہیں جانتا۔ تو چھوڑ دوں اسکو۔ اسکو کیوں بیچ میں لائے ہو۔۔" ابان نے پینترا بدلا تھا ۔رانیہ نے تڑپ کے اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا۔ اسکے سر پہ چوٹ آئی ہوئی تھی جس سے پہ ابھی بھی خون کے دھبے تھے۔ چہرے پہ بھی کچھ جگہوں پہ زخم لگے ہوئے تھے۔ اسکا دل کانپا تھا۔ ایسے ہی اسکے ہاتھوں پہ بھی زخم تھے۔

"آپ انکو چھوڑ دیں۔ م۔ میں۔ مجھے۔۔۔ چاہے جان سے مار دیں مگر انکو چھوڑ دیں۔ چھوڑ دیں ابان کو پلیز۔" رانیہ نے اسکو دیکھ کے بے ربط جملے بولے تھے۔

"میں انکو نہیں جانتا یہ کون ہے۔ انکو کیوں گھسیٹ رہے ہوں۔" ابان نے پھر کہا تھا۔ رانیہ کو پتہ لگ گیا تھا کہ وہ کیوں یہ کہہ رہا ہے تا کہ وہ اسکو چھوڑ دیں۔ مگر وہ اسکو کیسے اکیلا چھوڑ سکتی تھی۔

"واہ اسکو تمہارا نام تک پتہ ہے پھر بھی تم کہہ رہے ہو کہ تمہیں نہیں پتہ۔" جو پسٹل تانے کھڑا تھا قہقہ لگا کہ ہنسا تھا۔

"جلدی سے بول دے ایس پی ورنہ میں گولی چلا دوں گا۔

بولوں اسکو بتا دے ورنہ میں تم سے پہلے اس ایس پی کا خاتمہ کر دوں گا۔" اسنے پسٹل کو ابان کی طرف کیا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"نہیں۔ جھوٹ بول رہے ہیں یہ۔ بیوی ہوں میں انکی۔ پیار کرتی ہوں میں ان سے۔ یہ میرا سب کچھ ہیں ۔ سن لیں آپ بھی ابان۔ آپکو جواب چاہیے تھاناں۔ تو سن لیں۔ ابان آئی لو یو۔ میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گی۔" وہ بلک پڑی تھی۔ ابان کے الفاظ اسکے اندر روح پھونک رہے تھے۔

"پلیز انہوں چھوڑ دیں میں ہاتھ جوڑتی ہوں۔ آپکو واسطہ دیتی ہوں۔ مجھے مار دیں مگر انکو چھوڑ دیں۔" وہ ہاتھ جوڑے اسکے سامنے بلک رہی تھی۔ ابان میں اس سے زیادہ حوصلہ نہین تھا۔

"اوئے اپنی شکل غائب کرو۔ اس سے زیادہ میں تمہارا ڈرامہ برداشت نہین کر سکتے۔" ابان اپنی جگہ سے اٹھا کے آیا تھا اور ایک بازو سے رانیہ کو ساتھ لگایا تھا۔

رانیہ کو کسی بات کسی چیز کی ہوش نہ تھی۔ اسنے ابان کو دیکھ تو پھوٹ پھوٹ کے رو دی تھی۔

"ا۔ ابان۔۔ یہ لوگ۔ آپ ٹھیک ہیں ناں۔ آپ کو کچھ ہوا تو نہیں۔ ابان یہ کیسے ہوا ابان۔" وہ پاگلوں کی طرح اسکا چہرہ چھوتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں رانیہ۔" ابان نے اسکو اپنی طرف کرتے ہوئے کہا تھا۔ اب وہ دونوں وہاں اکیلے تھے سر ابراہیم اور دوسرے لوگ پہلے ہی چلے گئے تھے اور افراز کو ابان نے اب دھکے دے کے بھیجا تھا وہ ہنستا نکل گیا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

السلام علیکم

ہمیں اپنے بلاگز (ویب سائیٹ) FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم،

آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔

آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ

کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور پیج پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"یہ لوگ بہت برے ہیں۔ یہ آپ کو کچھ کر دیں گے آپ چلیں یہاں سے۔ آپ کو کچھ نہیں ہو گا۔ آپ ٹھیک ہیں ناں۔" وہ ڈر اور خود کی کیفیت میں ہی تھی ابھی بھی۔

"رانیہ۔ ادھر دیکھیں۔ آئی ایم آل رائٹ۔ اٹس اوور۔" ابان نے رانیہ کو چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھما تھا اور اسکو جھنجھوڑ کے ہوش میں لایا تھا۔ وہ رو پڑی تھی۔

ابان نے اس کو بازوں میں بھینچ لیا تھا۔ وہ رونے میں مگن تھی۔

"بس۔ رانیہ بس کریں۔" ابان نے کچھ دیر بعد اسکے سر کو سہلاتے ہوئے اسکے بالوں کو چھوا تھا۔ ابھی کچھ دیر پہلے رانیہ کے کہے گئے الفاظ ابان کے کانوں میں گونجے تھے وہ مسرور ہوا تھا۔ وہ ہنس دیا تھا۔ رانیہ بھی ذرا سھنبلی تھی وہ ہٹی اور ارد گرد دیکھا۔ اب وہ حالات کو سمجھنے کی کنڈیشن میں تھی۔ اس نے ابان کی طرف دیکھا تھا۔ ابان نے اسکی آنکھوں میں سوال پڑھ لیے تھے۔

ابان جو پاگلوں کی طرح اسکے پیچھے بھاگ رہا تھا۔ ابھی اسنے ایک سیڑھی ہی چڑھی ہو گی کہ عین کنارے پہ اسکے پاوں پڑا وہ توازن نہ کھ پایا اور دیوار کی اس پار ان اونچے نیچے کھڈوں میں گر گیا تھا۔ اسکا سر پتھر پہ لگا تھا کوئی نوکیلے چیز سر میں گھسنے کا احساس ہوا تھا۔ اسنے ہمت نہ ہارتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کی تھی مگر وہ اٹھ نہ پایا تھا۔ خون کی دہار نکلی تھی اور وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہوتا چلا گیا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

عمارت کے پچھلا حصہ آگ کی لپیٹ میں آیا تھا۔ قربان شاہ بزدل تھا۔ بزدل لوگ ایسے ہی بھاگتے ہیں۔ وہ اس عمارت میں پناہ کی تلاش میں گیا تھا۔ مگر خدا نے اسکی سزا کا انتظام کر رکھا تھا۔ وہ وہاں جھلس کے مر گیا تھا۔ گناہ کی دنیا کے ایک سردار کا آج خاتمہ ہو چکا تھا۔ خدا نے کسی کے بھی ہاتھ اسکے گندے خون سے نہ رنگے تھے بلکہ وہ وہاں سسک سسک کے مر گیا تھا۔

ابان کی ٹیم کو بھی یہ لگا تھا کہ وہ اس عمارت میں ہے۔ مگر خدا اپنے اچھے بندوں کو اکیلا نہیں چھوڑتا انکی مدد کرتا ہے۔ مشن رات تین بجے شروع ہوا تھا اور چند گھنٹوں میں مکمل ہو چکا تھا۔ ابان کو ذرا ہوش آیا اور اسکے دماغ نے کام کرنا شروع کیا تھا تو وہ مشکل سے بھاگتا ہوا اس عمارت میں آیا تھا تو ابان کو وہاں پا کے سب نھ جان میں جان آئی تھی۔ اسکو فوراریسکیو کیا گیا تھا۔ وہ خطرے سے باہر تھا۔ سر پہ چوٹ کی وجہ سے وہ بے ہوش ہوا تھا۔

اسکو قربان شاہ کی موت کا پتہ چلا گیا تھا۔

مشن کے کامیابی سے مکمل ہونے پہ سب اپنے خدا کے شکر گزار تھے۔ مگر ابھی تو اور بہت سے قربان شاہ تھے۔ جن سے نمٹنا تھا۔ ہمیں ان سے لڑنے کے لیے بہت سے ایس پی ابان جیسے مخلص اور پر عزم لوگوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں سر ابراہیم جیسی مخلص قیادت کی ضرورت ہے۔ جو ہر کام میں اپنے آفیسرز کو سپورٹ کریں۔ اور افراز جیسے لوگوں کی سپورٹ کی۔

http://primenovels.blogspot.com/

افراز نے پھر اسے رانیہ کو یوں اس طرح بلانے کا آئیڈیا دیا تھا۔ ساتھ ابان کا بھی کام نکل گیا تھا۔ سو لگے ہاتھوں اس نے اسکے گن پوائنٹ والے چیلنج کو بھی پورا کر دیا تھا۔

"کیا حال کر لیا ہے رو رو کے اپنی آنکھوں کا۔" ابان نے اسکا چہرہ تھماتے ہوئے اسکی آنکھوں کو اپنے انگھوٹے سے چھوا تھا۔

"ابان ابھی ابھی آپ نے اس سے کیا کہا تھا۔ اور کون تھا وہ۔ اور یہ لوگ کچھ بھی کہے بغیر کیسے چلے گئے۔" رانیہ کے دماغ میں کئے سوال تھے۔

"اوں ہوں۔ ابھی آپ صرف میری اور اپنی بات کریں۔" ابان بد مزہ ہوا تھا۔

"ابان مجھے بتا رہے ہیں کہ میں خود جا کے پوچھ لوں۔ آخر چل کیا رہا تھا۔" رانیہ اب کے بری طرح چڑی تھی۔

"دوبارہ بلوا لیتا ہوں میں اب۔ کہ ڈاکو بھائی پھر آ جائیں۔" ابان نے کہا تھا۔

"ابان۔" رانیہ نے اپنے لہجے میں اسے کہا تھا۔

"اچھا بابا۔ سن لیں پھر ناراض مت ہونا۔" ابان نے بات شروع کرنے سے پہلے اس سے کہا تھا۔ رانیہ نے اسے گھورا تھا۔ تو ابان نے آنکھ دبائی۔

http://primenovels.blogspot.com/

"خود ہی آپ نے چیلنج کیا تھا۔ اور پھر مجھے بھی لگا کہ اگر اپنی بات کا جواب مجھے چاہیے تو گن پوائنٹ پہ ہی مل سکتا ہے۔ کیونکہ میری رانیہ ذرا الگ کیس ہیں سب سے۔" ابان نے پر شوق نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"جواب چاہیے تھا ناں آپکو۔ تو یہ سب کیوں کیا آپ نے پتہ ہے آپ کو کھونے کا ڈر میرے لیے کتنا جان لیوا تھا۔

پچھلے کچھ گھنٹے سے میری جان سولی پہ لٹکی ہوئی تھی ابان۔" رانیہ نے اسکی شرٹ کا کالر پکڑتے ہوئے غصے سے کہا تھا۔

"ایم سوری رانیہ۔ مائے لو۔" ابان نے اسکی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔

"ابان۔ ابان میں آپ کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوں۔ آئندہ ایسے کچھ بھی کیا تو مجھ سے برا کوئی بھی نہیں ہو گا۔" رانیہ نے اسے وارن کیا تھا۔

"پرامس۔ لیکن اگر مجھے تنگ کیا تو میں کوئی گارنٹی نہین دے سکتا ہوں۔" ابان نے اسکو سامنے کرتے ہوئے کہا تھا۔

"مجھے اب گھر جانا ہے۔" رانیہ نے اسکی طرف سے منہ پھیرتے ہوئے کہا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"آپ کو آپ کے گھر ہی لے کے جانے والا ہوں میں۔بس آپ غصہ تو کم کریں۔"ابان کو پتہ چل گیا تھا کہ وہ ناراض ہو گئی ہے۔کیونکہ اسنے منہ پھیر لیا تھا۔ناراض ہونا بھی بنتا تھا اسکا ویسے۔

"مجھے کسی سے بھی ناراض ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"رانیہ نے پھولے پھولے منہ سے کہا۔

"اس کسی کو آپ نے کچھ ٹائم پہلے دھڑلے سے آئی لو یو بولا تھا۔"ابان نے اسکی طرف دلچسپی سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"ہاں تو ریکارڈ کر لیتے ناں۔اچھی بلیک میلنگ ہاتھ آگئی ہے۔اب ہر بات پہ آپ اس بات کو بیچ میں لایا کریں گے۔"رانیہ نے غصے سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"اوئے میری تیکھی مرچی۔کیوں غصہ کر رہی ہیں۔اپنی شوہر کو ہی بولا تھا۔۔"ابان نے اسکے غصے سے لال ہوتے چہرے کو دیکھ کے کہا تھا۔

"کبھی کہتے ہیں۔شیرنی،سٹورٹ،اور اب یہ تیکھی مرچی۔۔۔"رانیہ نے ہاتھ اسکو گھورتے ہوئے کہا تھا۔

"ساتھ میری بھی لگا لیں ناں۔"ابان نے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا تھا۔اور اسکی ناک دبائی تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

"کیونکہ آپ میرے لیے سب کچھ ہیں۔ میری شیرنی بھی۔ میری تیکھی مرچی۔ مائے لٹل سٹورٹ ۔مائے لو۔ مائے گرل۔ یو آر مائے سن شائن۔ پریٹی سن شائن۔" ابان نے اپنے سر اسکے سر سے ٹکراتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے گھمبیر لہجے میں کہا تھا۔

"مجھے گھر جانا ہے۔" رانیہ نے پھر اپنی بات دہرائی۔

"یار ادھر میں ذرا کوئی اپنے دل کا بات شروع کروں ادھر آپکو کوئی ناں کوئی دوسری بات سوجھ جاتی ہے۔" ابان چڑا تھا۔

"سب گھر ویٹ کر رہیں ہوں گے۔ میں کسی کو کچھ بتا کے بھی نہین آئی۔ آپ کے اس پلان کی وجہ سے۔" اسنے ابان کو گھورا تھا آخری بات سن کے۔ تو ابان ہنس پڑا تھا۔

"پہلی بات یہ کہ میں آپکو بتادوں کہ میرا مشن الحمد اللہ کامیاب ہو چکا ہے۔ دوسری بات آپ آج گھر جا رہیں ہیں میرے اور اپنے گھر۔ مطلب ہمارے گھر۔

میں ممانی کو کال کر کے بتادوں گا۔" ابان نے اسے کہا تھا اور چیئر سے اپنی جیکٹ اٹھائی تھی اور گاڑی کو چابی نکالی تھی۔

"مگر ابان میں کسی کو بتایا بھی نہیں۔" رانیہ نے اپنے اس بگڑے ہوئے شوہر کو دیکھ کے کہا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"نو اگر مگر۔ چلیں یا اٹھا کے گاڑی تک لے کے جاوں۔" ابان نے اسکو ساتھ لگاتے ہوئے کہا تھا۔ رانیہ نے اسکو گھورا اور ہٹی تھی۔

"کبھی پیار بھری نظروں سے بھی دیکھ لیا کریں۔ ہر ٹائم گھورتی رہتی ہیں۔" ابان نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تھا۔

وہ چپ چاپ چلتی رہی تھی۔ ابان گیٹ سے نکلا تھا پاس سے گزرتے ہوئے افراز پہ نظر پڑی تو رانیہ نے کہا تھا۔

"افراز بھائی آپکی تو خیر نہیں ہے۔" ابان نے سن کے قہقہہ لگایا تھا۔

"اف اف آج تو مسز ابان آتش فشاں بنی ہوئی ہیں۔" ابان نے رانیہ کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا وہ اندر بیٹھ گئی تو ابان نے کہا تھا۔

"اور اگر یہ آتش فشاں پھٹ گیا تو اچھا نہیں ہو گا۔" رانیہ نے اسکو گھورتے کہا تھا۔ ابان نے ادھر ادھر دیکھا تھا کوئی بھی متوجہ نہ تھا۔ وہ اسکی پیشانی پہ جھکا تھا۔ اور اسکی پیشانی کو چھوا تھا۔ رانیہ کی بولتی بند ہو گئی تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

"میں دو منٹ میں آتا ہوں۔ پھر اپنے آتش فشاں کی ساری شکایتیں دور کرتا ہوں۔" وہ اسکے لرزتے ہوئی پلکوں کو دیکھتے ہوئے ہلکی آواز میں بولا تھا۔

وہ افراز اور سرابراہیم کی طرف بڑھا تھا۔ اور اس سے کیس پہ بات کر کے نکل آیا تھا۔ صبح کا سب کام تو ہو چکا تھا۔

"بھابھی کا موڈ کیسا ہے۔" افراز نے ابان سے پوچھا تھا۔

"تیری تو خیر نہیں بچوں۔" ابان نے اسکو ڈرایا۔

"پلان چاہے میرے تھا مگر کام تو تیر انکلا ہے ناں۔" افراز نے کہا تھا اسکو گھور کے۔ ابان کو خوش دیکھ کے وہ بھی بہت خوش تھا۔ ابھی چند گھنٹے پہلے تو ابان نے اسکی جان نکال دی تھی۔

کچھ ہی دیر میں وہ اسے گھر لے آیا تھا۔ سب اسے دیکھ کے خوش ہوئے تھے۔ ابان کا تو پوچھے مت خوشی سے کیا حال تھا۔ ابان کے ماتھے پہ پٹی اور زخم دیکھ کے تانیہ بیگم کا دل لرز گیا تھا۔ مشن کا تو وہ اسے بتا چکا تھا کہ وہ اپنے کام میں کامیاب رہا ہے۔

http://primenovels.blogspot.com/

"رانیہ جاو چندہ کمرے میں جاو۔ ابان تم بھی چینج کرو۔ اور ریسٹ کروں۔ اور تم بھی جاو۔ میں ابھی نوافل پڑھ کے آتی ہوں۔ ردا تم کچھ کھانے کے لیے بنوادوں۔" تانیہ نے دونوں کو پیار کرتے ہوئے ردا کو بھی کہا۔

وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ ابان آ کے بیڈ پہ بیٹھا تھا۔ اور اپنی جیکٹ اتری۔ رانیہ کی نظر پڑی تو اسکی آنکھوں کے سامنے کچھ ماہ پہلے والا منظر دوڑ گیا تھا۔ آج بھی وائٹ شرٹ ہی تھی۔ اور کندھے پہ خون کا داغ لگا ہوا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اسکے پاس آ کے بیٹھی تھی۔ اور بے اختیار اسکا ہاتھ اسکے کندھے پہ چلا گیا تھا۔ ساتھ ہی آنکھ سے آنسو گرے تھے۔ ابان نے اسکو روتا دیکھ کے اسکی طرف مڑا تھا۔

"رانیہ میں ٹھیک ہوں بلکل۔ مجھے ایک بہادر رانیہ چاہیے اپنی بیوی کے روپ میں بھی۔ جو یوں چھوٹی چھوٹی چوٹیں دیکھ کے روئے نہیں۔ بلکہ ہر مشن میں میری تیاری میں میرے ساتھ ہو مجھے اپنی دعاوں کے سایے تلے رخصت کرے۔ اپنے ہنستے ہوئے چہرے کے ساتھ روانہ کرے۔ میرے حوصلے بلند کرے۔ میری ہمت بنی رہے۔" ابان نے اسکے چہرے سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔ وہ اسکی بات سمجھتے ہوئے۔ سر ہلا گئی تھی۔ رانیہ کو پتہ تھا کہ یہ سب اتنا آسان نہیں ہے مگر اسے اپنے شوہر کا ساتھ دینا

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

تھا اس کام میں۔ اور وہ اسکا ساتھ دینے کا ارادہ باندھ چکی تھی۔ کیونکہ ابان کے عزم، ارادے اور جذبے سچے اور کھرے تھے۔

"ابان آپکو یاد ہے آپکو کچھ ماہ پہلے بھی جب گولی لگی تھی۔" اسنے ابان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"تب آپ پہلی دفعہ میری قریب آئیں تھیں۔ میرے دل کے۔ مجھے آپ کے ہونے کا احساس تب ہوا تھا۔ آپ کی فکر اور کیئر نے مجھے آپ کے وجود کا عادی بنا دیا تھا۔" ابان نے اسکے گالوں کو چھوتے ہوئے کہا تھا۔ وہ روتے ہوئے ہنس دی تھی۔ اور ابان اس جھلی کے روپ میں کھو گیا تھا۔

"رانیہ میں آج آپ کے ساتھ اپنے دل کی ہر بات شئیر کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کے بغیر رہنا ابھی مشکل ہی نہیں ناممکن لگنے لگ گیا ہے۔" ابان الگ ہی دنیا میں تھا۔

"چلیں جائیں چینج کریں پہلے بہت تھک گئے ہیں۔ میں آپ کے لیے کچھ کھانے کو لاتی ہوں۔ پھر آپ جتنی چاہے باتیں کر لیجئے گا۔" رانیہ نے اسکو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

ابان اسکی گال سے گال رگڑتے اٹھا گیا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

رانیہ نے اسکے کپڑے نکال کر رکھ دیئے تھے۔وہ فریش ہو کے آیا تو رانیہ کھانا لا چکی تھی۔ کھانا کھا کے ابان بیڈ پہ لیٹ گیا تھا۔ہاتھ بڑھا کے رانیہ کو بھی ساتھ بیٹھایا تھا۔اور اسکی گود میں سر رکھ کے لیٹ گیا تھا۔وہ اسکے بالوں میں ہاتھ چلانے لگ گئی تھی۔ابان کافی دنوں سے جاگا ہوا تھا۔ابھی تھکن سے برا حال تھا۔کچھ اسکا دماغ ریلکس تھا۔اور رانیہ بھی اسکے پاس تھی۔وہ رانیہ سے باتیں کرتے ہوئے نیند کی وادی میں اتر گیا تھا۔

-24

اگلے دن ابان سو کے اٹھا تھا دوپہر میں۔رانیہ

کمرے میں نظر نہیں آئی تھی۔وہ اٹھا اور باہر آنے لگا تو سامنے سے رانیہ آتی نظر آئی وہ جان بوجھ کے دروازے کی اوٹ میں ہوا تھا۔رانیہ جو یہاں سے گزارنے لگی تھی کھینچ کے اسکو اندر کیا تھا اور دروازہ بند کر دیا تھا۔

"گڈ مارننگ مائے بیوٹی فل وائف۔"ابان نے دروازے کے ارد گرد ہاتھ رکھ کے اسکے فرار کے راستے بند کر دیئے تھے۔رانیہ اسکے اس انداز پہ ہنس دی تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"ایس پی صاحب یہ مارننگ نہیں آفٹر نون ہیں۔اور چلیں افراز بھائی آئے بیٹھے ہیں۔" رانیہ نے ہنستے ہوئے اسکے ماتھے سے بکھرے بال ہٹائے تھے۔اور اسے افراز کی آمد کی اطلاع کی تھی۔

"ایک تو میرے رومینس کی بینڈ بجانے ہر کوئی حاضر ہوتا ہے۔" وہ رانیہ کو گھورتے ہوئے بولا تھا جواب نکل کے اسکے کپڑے نکال رہی تھی۔"

فریش ہوں جا کے۔باتیں نہ بنائیں زیادہ۔" رانیہ نے طنز اکہا۔اور وہ منہ بناتا واش روم میں گھس گیا تھا۔رانیہ ہنس دی تھی۔

"بھابھی آپ کے شوہر نے لوگوں کو تنگ کر کے رکھا ہوا ہے۔عجیب بندہ ہے چین نہیں لینے دیتا۔ایک کام سے ابھی فارغ نہیں ہوتا اگلے میں گھس جاتا ہے بس فارغ نہ بیٹھے دو منٹ کبھی۔نہ ہی ہمیں سانس لینے دیتا ہے۔" افراز جلا بھنا بیٹھا تھا۔ابان بھی لاونج میں آگیا تھا۔چائے پی رہے تھے ساتھ باتیں ہو رہیں تھیں۔ابان ساتھ ساتھ ٹی وی دیکھ رہا تھا اور رانیہ کے کھلے کھلے چہرے پہ نظر ڈال دیتا تھا جو افراز کی باتوں کو انجوائے کر رہی تھی۔ساتھ ہی ردا بیٹھی ہوئی تھی۔

"بس یا اور کچھ۔" ابان نے افراز کو آنکھیں نکالتے ہوئے کہا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"ہاں یاد آیا۔ معید کی شادی پہ جانا ہے ریڈی رہنا۔ ڈرامہ بازی نہ کرنا۔" افراز نے اپنے یونی فیلو کی شادی کا یاد کروایا۔

"ہم یاد ہے مجھے۔" ابان نے کہا تھا۔

"ہاں یاد آیا بیچلر پارٹی ہے کل تو میں تمہیں پک کرلوں گا۔ اور۔" افراز نے کہا تھا تو ساتھ بیٹھی رانیہ کے کان کھڑے ہوئے۔

"اچھا وہ جو کیس تھا۔ میں سوچ رہا ہوں کہ۔" ابان نے فٹافٹ بات بدلی تھی مگر افراز کی زبان کو کون روک سکتا تھا۔

"اچھا چھوڑ ناں کیس کو تم۔ وہ مشل بھی آنے والی ہے وہاں۔ جو تمہاری دیوانی ہوا کرتی تھی یونی میں ۔ابھی بھی لگتا وہ ہی حال ہے مجھے سپیشل میسج آیا تھا کہ ایس پی کو ساتھ لے کے آوں۔" افراز نے ساری روداد کہہ ڈالی تھی اور رانیہ نے انگارے برساتی نظروں سے اپنے سامنے بیٹھے شوہر کو دیکھا تھا۔ وہ خجل سا بیٹھا تھا۔ سچویشن ہی کچھ ایسی تھی۔ وہ افراز کو لاکھ گھور گھور کے منع کر رہا تھا مگر افراز کب کسی کی سنتا تھا۔ رانیہ کو بیچلر پارٹی کے ماحول کا پتہ تھا۔ رانیہ اٹھی اور اندر چل دی۔ ردا بھی ہنستے ہوئے نکل گئی۔

"میں دیکھتی ہوں۔" ردا کہتے ہوئے رانیہ کے پیچھے چلی گئی۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"تم نے کسی دن میرے ہاتھوں ختم ہو جانا ہے۔ تمہاری زبان تو روکتی ہی نہیں ہے۔" ابان نے اٹھ کے اسکے کندھے پہ مکا مارا تھا۔ وہ بلبلا اٹھا تھا۔

"کیا یار ایک تمہاری ویلیو بڑھا رہا تھا بھابھی کے سامنے۔ تو الٹا مجھ پہ تشدد کر رہے ہوں۔" افراز نے دہائی دی تھی۔

"وہ پوری لاوڈ سپیکر ہیں کس نے کہا تھا انکے سامنے یہ سب بتاو۔ اب دیکھنا ذرا تم ہر کسی کو پکڑ پکڑ کے قصے سنائیں گئیں۔ سمیت میرے ماں باپ کے۔ تو تو بھول جا کے ہم اس پارٹی میں جا پائیں گے۔" ابان کا دل کیا کہ اسکے گلا دبا دے۔ وہاں انکے باقی فیلوز نے بھی آنا تھا اب کسی سے بھی ملنے کا کوئی چانس نہ تھا۔ کیونکہ اس مشل نام کا دم چھلہ جو چھوڑ دیا تھا افراز نے۔

"لیکن ایسے کیسے نہیں جانا۔" افراز نے اسے گھورا تھا۔

"میرا تو پتہ نہیں مگر تمہیں پکی شیلا بنا دینا ہے میری بیوی نے اگر تو نے دوبارہ اس مشل کا نام لیا تھا۔" ابان نے نقشہ کھینچا تھا۔

"توبہ توبہ ڈرپوک انسان۔ پرانا ابان بن جا۔ ایک دن کے لیے ورنہ۔" افراز نے اسکو وارن کیا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

کچھ دیر بعد افراز گیا تو ابان اسے ڈھونڈتا ہوا کمرے میں گیا تھا۔ وہ بھی وہی چیزوں سے الجھتی پائی گئی تھی۔

"میرے کپڑے نکال دیجئیے گا کل کے فنکشن کے لیے۔" اس نے بھی شیرنی کو چھیڑا۔

"یہ آپ کی بھول ہے کہ آپکو میں کہی بھی جانے دونگی۔ وہ بھی کل تو کبھی بھی ناں۔" رانیہ نے اسے وارن کیا تھا۔

"کیا بے اعتباری ہے یہ۔ میرے خیال میں اب ہمارے درمیاں ایسے کچھ بھی نہیں ہوا کہ آپ یوں بے اعتبار ہوں۔" ابان نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے معنی خیزی سے بولا تھا۔

"مجھے نہیں پتہ میں نہیں جانے دونگی۔ بے اعتباری ہی سمجھ لیں۔" رانیہ نے اسے کہا تھا اور باہر نکل گئی۔

"بٹ میں تو ضرور جاؤں گا۔" ابان نے بھی غصہ سے کہا تھا۔

اگلے دن ابان شام میں پارٹی کے لیے کپڑے نکال چکا تھا۔ رانیہ کو پتہ تھا کہ اب وہ بھی بات انا کا مسئلہ بنا گیا ہے۔ اتنی سے بات پہ دونوں پھر بچوں کی طرح شروع ہو گئے تھے۔

http://primenovels.blogspot.com/

"ماما میں آج رات لیٹ آوں گا۔ ابھی کچھ دیر میں افراز آتا ہی ہو گا۔" ابان نے رانیہ پہ فوکس کرتے ہوئے کہا تھا۔ وہ تلملا گئ تھی۔ ابھی ابان نے چینج نہیں کیا تھا کال سننے باہر نکل گیا تھا۔

"افراز بھائی آپ کا تو میں حشر نشر کر دینا ہے ساتھ میرے شوہر کو بھی باغی بنا دیا ہے۔" وہ ردا کو گھورتے ہوئے کہتی اندر چلی گئ۔ دماغ میں کچھ چل رہا تھا۔ پانچ منٹ بعد اپنا کام کر کے ہاتھ جھاڑتی تسلی سے باہر آئی تھی۔ اسکے نکالے گئے کپڑوں کا وہ ستیاناس کر چکی تھی۔ وائٹ شرٹ کو استری سے جلا کے جگہ جگہ سوراخ بنا دیے تھے۔ یہ ہی حشر بلو کوٹ اور پینٹ کا کیا تھا۔ ابان جب چینج کرنے آیا تو اپنے کپڑوں کا حال دیکھ کے غصے میں آ گیا تھا۔ وہ بپھرا ہوا رانیہ کے سر پہنچا جو کچن میں ردا کے ساتھ کھڑی تھی۔

"اگر یہ سب کر کہ آپکو لگتا ہے کہ آپ مجھے وہاں جانے سے روک لیں گی۔ تو آپ غلطی پہ ہیں۔ میں جا کے دیکھاوں گا۔ میرے پاس اور بھی کپڑے ہیں۔" ابان نے اسکو جلانے کی قسم کھالی تھی۔

"ابان آپ۔۔" رانیہ نے اسے بے یقینی سے دیکھا تھا۔

"ہاں میں لازمی جاوں گا۔" وہ کہتے ہوئے اندر چلا گیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں وہ بن ٹھن کے باہر نکل گیا تھا۔ رانیہ پیچھے جلتی کڑھتی رہ گئ تھی۔

"گاڑی شرافت سے اپنے گھر کی طرف موڑ لو۔" ابان نے کچھ دیر بعد افراز سے کہا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"کیا۔" افراز نے چونک کے گاڑی کو ایک دم بریک لگائی۔

"وہ ہی جو تم نے سنا ہے۔ گاڑی سیدھی اپنے گھر لے جاو۔ مجھے کسی پارٹی میں نہیں جانا۔ یہ سب تو میں اپنی شیرنی کو جلانے کے لیے کیا ہے۔" ابان نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"کوئی بہت ہی فضول انسان ہو تم۔ یہ سب ڈرامہ بازی کیوں ضروری تھی۔" افراز نے اسے گھورا تھا۔

اب اسکو کیا بتاتا کہ اسکا پھولا پھولا چہرے دیکھ کے اسے اس پہ اور پیار آتا تھا۔

چند گھنٹے بعد وہ گھر لوٹا تھا۔ وہ کمرے میں کہی نہیں تھی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ کدھر ہو گی آگے بڑھا تھا اور سٹڈی کا دروازہ کھولا تو وہ لاکڈ تھا۔ وہ اپنا سامنہ لے رہ گیا۔ اب ساری رات اسے دیکھے بغیر گزارنی تھی ۔وہ بھول گیا تھا کہ اگر وہ سیر ہے تو سوا سیر۔

اگلے دن بھی وہ جلدی کمرے سے چلی گئی تھی۔

جب ابان آیا تو ماما نے بتایا کہ

"اس ہفتے کے آخر میں افراز کی فیملی چاہتی ہے کہ انکا نکاح ہو جائے اور میں بھی چاہتی ہوں کہ ان کے ساتھ تم دونوں کے بھی فنکشنز کر دوں کیا خیال ہے۔" انہوں نے ابان سے کہا۔ ردا اور دانیہ بھی پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

ابان تو کھل گیا تھا۔ اسے اور کیا چاہیے تھا۔ پہلے ہی مستی میں وہ ناراض ہو چکی تھی۔

"جیسا آپکو بہتر لگے۔" ابان نے سعادت مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے رانیہ کے روٹھی چہرے کو کہا تھا۔

"ہاں میں یہ سوچا ہے کہ ردا کے نکاح والے دن تم دونوں کا ولیمہ ہو جائے اور ایک دن پہلے میں اپنی رانیہ کو دلہن بنا کے اپنے سارے سرکل اور خاندان کو بلاوا کے اسکی رونمائی بھی کروادوں۔۔" تانیہ نے پیار بھری نظروں سے اسے دیکھ کے کہا تھا۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ رانیہ کہ دل میں کوہی ارمان رہے۔

"نہیں پھوپھو فضول میں آپ اتنا کچھ کر رہی ہیں۔ نکاح سے ایک دن پہلے کوئی رسم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" رانیہ نے ابان کے کھلے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"کچھ بھی فضول نہیں ہے۔ آپکو کیا مسئلہ ہے اس سے۔ اور آپکو کوئی ضرورت نہیں ہے ہر معاملے میں گھسنے کی۔" ابان کو اپنے ارمان ٹوٹتے ہوئی نظر آرہے تھے تو فورا بولا تھا۔

"آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میں آپ کے معاملات میں ہر گز نہیں گھس رہی۔ اور دلہن مجھے ہی بنایا جارہا ہے یہ کسی اور کا ارادہ ہے آپکا۔" رانیہ نے بھی طنز کے تیر چھوڑے تھے۔ ابان نے ہنستے ہوئے کان کھجایا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"اس بات کا جواب ابھی نہیں دے سکتا۔" کن نظروں سے دیکھتے ہوئے اسنے اپنے سے کچھ فاصلے پہ بیٹھی رانیہ سے کہا تھا۔ وہ ادھر ادھر دیکھنے لگ گئی تھی۔

"اور ہاں مجھے نہیں دلہن بننا۔ ایک بار بن گئی تھی وہ ہی بہت ہے۔ اتنا بھاری جوڑا، جیولری اور میک اپ۔" رانیہ نے اپنا فیصلہ سنایا تھا۔

"واٹ۔ کبھی نارمل لڑکی بھی بن جایا کریں۔" وہ اسکی بات سے چڑا تھا۔ تانیہ اور ردا ہنس دی تھی۔ ابان کو پتہ تھا کہ وہ اس سے بدلہ لے رہی ہے۔ مگر اتنا برا بدلہ۔ سب نے لاکھ کہا مگر رانیہ کی ناہاں میں نہیں بدلی۔ وہ صرف ریسیپشن کے فنکشن کے لیے مانی تھی۔

اگلے دن ردا کے نکاح اور رانیہ کے ولیمے کا جوڑا لینے گئے تھے۔ ابان بھی ساتھ تھا۔ جو ابان سلیکٹ کرتا تھا رانیہ بلکل اسکے الٹ پسند کرتی تھی اپنے لیے۔ ابان کو ایک پیچ کلر کا جوڑا اچھا لگا تھا ردا کو بھی اچھا لگا اور تانیہ بھی راضی تھی۔ اب رانیہ نے ایک بہت ہی تیز کلر کمبینیشن والا جوڑا اسکے مقابلہ میں پسند کیا تھا۔ ابان کا اب ضبط جواب دے گیا تھا۔

"ماما آپ لوگ پسند کریں ردا کے لیے میں آتا ہوں۔" ابان نے کہا اور ساتھ ہی رانیہ کا ہاتھ پکڑا اور گاڑی میں لے آیا۔ پچھلی سائیڈ کا دروازہ کھول کے پہلے اسکو بٹھایا تھا پھر خود بیٹھا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"اب بتائیں مسئلہ کیا ہے مجھے پتہ ہے کہ آپ سب کچھ میری ضد میں کر رہی ہیں۔ پہلی ہی میری ایک خواہش کا آپ خون کر چکی ہیں دلہن بننے سے انکار کر کے۔ اب ولیمہ کا ڈریس بھی اپنی مرضی کا لے کے میرا موڈ خراب کرنا چاہ رہی ہیں۔" ابان نے اسکو گھورتے ہوئے کہا تھا۔

"کیونکہ پہننا تو میں ہے ناں تو میری مرضی کا ہو۔" رانیہ نے جھٹ کہا تھا۔

"دیکھنا تو میں ہے ناں آپکو۔ میرے لیے تو آپ نے تیار ہونا ہے تو سب کچھ میری مرضی کا ہونا چاہیے ۔ آئی سمجھ یا اپنے انداز سے سمجھا دوں۔" ابان نے اسکے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔

"ابان پیچھے ہوں کیا کر رہے ہیں۔ ٹھیک ہے کر لیں اپنی مرضی۔" رانیہ نے ہار مانتے ہوئے کہا تھا۔

"اور سنیں۔ میں کسی پارٹی میں کسی بھی مشل وشل سے ملنے نہیں گیا تھا۔ میں پارٹی میں ہی نہیں گیا تھا وہ تو آپ کو تنگ کرنے کو کہا تھا۔ ایک چھوٹا سا مذاق کیا تھا۔" ابان نے اسکے من موہنی صورت کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"ہاں تو مجھے پتہ تھا اس دن ہی افراز بھائی نے بتا دیا تھا۔" وہ دوسری سائیڈ سے کہتے ہوئے اتر گئی تھی۔

"رانیہ۔" ابان نے غصے سے کہا تھا۔ تو وہ اتنے دنوں سے اسے ناحق تنگ کر رہی تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

اگلے دن ردا کا نکاح اور رانیہ کے ولیمے کا فنکشن تھا۔ ابان صبح کا نکلا تو شام کو لوٹا تھا۔ اور آتے ہی سٹڈی میں گھس گیا۔

رانیہ جلتی بھنتی اسکے سر پہ جا پہنچی۔ وہ جو لیپ ٹاپ پہ کچھ سرچ کر رہا تھا۔

"آپ کو کچھ پتہ ہے کہ کل آپکا ولیمہ ہے۔" رانیہ نے خونخوار لہجہ میں پوچھا۔ ابان نے اسکے خوبصورت چہرے کو دیکھا اور پھر کام میں لگ گیا۔

"تو آپ کا بھی تو ہے۔" ابان جواب دیتے پھرتی بورڈ پہ انگلیاں چلانے لگا۔

"تو آپ روک کیوں نہیں دیتے۔" رانیہ روہانسی ہوئی۔

"کیوں وجہ جان سکتا ہوں۔" ایک لمحہ کو ابان کا چلتا ہاتھ اور دل بھی رکا تھا۔

"کیونکہ میں اس پولیس والے کے ساتھ ساری زندگی اپنا سر نہیں پھوڑنا چاہتا۔" رانیہ نے جواب دیا۔ دوسری طرف جواب سن کے تسلی ہوئی مگر جواب دیئے بغیر وہ کام میں مصروف رہا۔

"ابان۔" وہ روہانسی ہوئی۔

"رانیہ کل آپ کا ولیمہ ہے ناں تو جا کے اپنی تیاری کریں۔ ڈریس تو آپکی آگئی ہوں گی۔" ابان کو اس پہ غصہ تھا ڈریس جو اسکی چوائس کی نہیں لی تھی۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"ابان موسم بدل رہا ہے ناں۔" رانیہ نے پوچھا۔ تو اپنی بات کے بدلے اسکا بے تکا جواب سن کے اسنے رانیہ کو دیکھا۔

"رانیہ دماغ کی جگہ آپکے یہاں کیا فٹ ہے۔" ابان نے اسکی کنپٹی پہ انگلی رکھ کے پوچھا۔

مگر رانیہ جس نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"اچھا بولیں اب کیا چل رہا آپ کے دماغ میں۔" ابان نے بالآخر پوچھ لیا۔

"ابان مجھے باہر جانا ہے۔ موسم دیکھیں باہر کتنا پیارا ہے۔" موسم بدل رہا تھا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی شام سے اب تو شاید بارش کا امکان بھی تھا۔ رانیہ شام کی لاکھ جتن کر چکی تھی باہر جانے کے مگر کسی نے اسے باہر لان میں بھی جھانکنے نہ دیا تھا۔ کیونکہ صلحہ نے تانیہ بیگم کو بتا دیا تھا کہ رانیہ کو ٹھنڈ بہت جلد لگ جاتی تھی۔ جب بھی موسم بدلتا تھا وہ ضرور بیمار پڑ جاتی تھے۔ اپنے ان ایڈونچرز کے ہاتھوں۔

کل تو فنکشن تھا اگر وہ بیمار پڑ جاتی تو فنکشن خراب ہو جانا تھا۔

آج جب ابان گھر آیا تھا تو ردا نے اسے کہا۔

"بھائی اپنی بیگم پہ نظر رکھیے گا آج۔" ابان نے ناسمجھی سے اسے دیکھا تو ردا نے اسے اسکی ساری بات بتائی اور یہ بھی کہ وہ آج باہر جانے کے کتنے جتن کر چکی ہے۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"تو اس لیے میرے غریب خانہ پہ آئیں ہیں آپ۔" ابان وجہ جان کے بولا۔

"کیونکہ مجھے پتہ تھا کہ آپ نے میری بات مان لینی ہے۔ بھلا کوئی اپنی ہونے والی دلہن کی بات ٹالتا ہے۔" رانیہ نے معصومیت کا ریکارڈ توڑ ڈالے۔

"پہلی بات یہ کہ آپ ہونے والی نہیں ہو چکی ہیں۔ کل ایک سنت ادا ہو گی۔ دوسری بات میں احمقوں کی بات ہر گز نہیں مانتا۔" ابان نے بھی کرارا جواب دیا۔

"کچھ تو خیال کریں اپنی بیوی کا لوگ تو چاند توڑ کے لانے کا کہتے ہیں۔" رانیہ نے جذباتی ہونے کی کوشش کی مگر مقابل بھی ابان تھا ایس پی۔

"بیوی نے اگر کچھ ڈھنگ کا مانگا ہوتا تو ضرور مل جاتا۔ اور میں کرنے پہ یقین رکھتا ہوں کتنے لوگ چاند لا کے دے چکے ہیں جو میں رہ گیا ہوں۔" ابان نے اسکا پھلا پھلا غصے سے چہرہ دیکھ کے کہا۔

"آپ سے اچھا تھا کا کسی اور سے ہو جاتی میری شادی جسکو اپنی دلہن کے احساسات کا تو پاس ہوتا۔" رانیہ نے بھی کہا۔

"شٹ اپ۔ رانیہ۔ جائیں اب فضول مت بولیں۔" ابان نے اسے گھورا۔ اسے اپنے علاوہ کسی اور کا حوالہ اسکی ذات کے لیے بری طرح چبھا تھا۔ چاہے ہی وہ بات مذاق میں ہی کہی گئی ہوں۔

http://primenovels.blogspot.com/

رانیہ منہ بسورتی چلی گئی۔ مگر پیچھے ابان کو اسکے موڈ آف ہونے سے تکلیف ہو رہی تھی۔ مگر وہ کچھ سوچ کے کام میں لگ گیا۔

اگلا دن ہنگاموں سے شروع ہوا تھا۔ ہر کوئی بھاگ ڈور میں مصروف تھا۔ ایس۔پی صاحب آفس گئے ہوئے تھے میٹنگ میں۔

"انکو بھلا کیا فکر۔ میں کونسا انکی پسند تھی جو وہ آج کا دن خوش ہوتے۔ میں تو زبردستی مسلط ہوئی ہوں ۔" رانیہ رونے میں مصروف تھی۔

"کیا ہوا ہے میری جان۔" تانیہ بیگم نے اسے گلے لگایا۔

"کچھ بھی نہیں آئے آپ بیٹھے۔" رانیہ نے کہا تھا۔

وہ اسے پیار کر کے باہر آ گئیں ردا اسکے پاس ہی تھی۔

"نالائق اگر کچھ یاد ہے تو آج تمہارا ولیمہ ہے۔ اور تمہاری ایک بیوی ہے جس نے رو رو اپنا برا حال کیا ہوا ہے۔ مگر تمہیں اس سب سے کیا۔" تانیہ نے اسکے ہیلو کہتے ہی اس پہ برس پڑیں۔

"کیا ہوا ہے رانیہ کو۔" اسے تشویش ہوئی۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"تم سے مطلب۔" طنز کیا گیا۔

"ماما پلیز آپکو پتہ تو ہے میرے کام کا۔" ابان نے اپنی مجبوری بتائی۔

"بیٹا تمہاری دونوں کام اب اسی طرح کے ہی ہیں۔ دونوں ہی سینسٹیو ہیں۔" تانیہ نے اسے باور کروایا۔

"ماما اندازہ ہو چکا ہے مجھے۔ آپکی بہو کے مزاج تو میں آکے ہی درست کروں گا۔" ابان نے انکو کہا۔ اسکے غصے کی وجہ تو وہ جانتا تھا کہ رات والی بات پہ بھڑاس ہو گی۔

"خبردار اگر میری بہو سے اونچی آواز میں بات بھی کی تو۔" تانیہ بیگم نے اسے دھمکایا۔ ابان نے ہنس کے خدا حافظ بولا۔

جب وہ گھر آیا تو ردا اور رانیہ پارلر جا چکی تھیں۔ وہ کمرے میں گیا تو اسے اسکی ہر چیز ریڈی ملی۔ جو اسنے شام میں استعمال کرنی تھی۔

"میری خونخوار سینٹی بیوی۔"

وہ فریش ہونے چلا گیا۔ عائزہ گھر کی ڈیکوریشن کروانے میں تھا۔ ہر طرف گہما گہمی تھی۔ باہر لان کافی بڑا تھا وہاں سب انتظام ہو رہا تھا۔ شام میں مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ ہر کوئی خوش تھا۔ ردا اور رانیہ بھی آچکی تھیں۔ اور اسکے سسرال والے بھی آگئیے تھے۔ ابان بلیک ڈنر سوٹ میں اپنی شہزادوں

http://primenovels.blogspot.com/

کی سی آن بان لیے تیار کھڑا تھا۔ کم تو آج افراز بھی نہیں تھا لگ رہا۔ آف وائٹ سوٹ پہ واسکٹ پہنے ہوئے تھا۔۔ تانیہ نے ان چاروں کا صدقہ دیا تھا۔ ردا نے بھی وائٹ جوڑا ہی پہننا ہوا تھا۔ جس کے اوپر نفیس کام ہوا تھا۔ ابان نے رانیہ کو دیکھنے کی لاکھ کوشش کی مگر اسکی کزنز نے اس کی ایک جھلک نہ دیکھنے دی تھی۔ لائبہ تو سب سے آگے تھی۔ صلحہ اور طاہر صاحب تو اپنی بچیوں کو خوش دیکھ کے جی اٹھے تھے۔

کچھ ہی دیر میں ردا اور افراز کو نکاح ہو چکا تھا اور ہر طرف مبارک باد کا شور اٹھا تھا۔ اب دلہنوں کو سٹیج پہ لایا جا رہا تھا۔ ابان اور افراز پہلے ہی سٹیج پہ تھے۔

رانیہ کو ابان دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔ اسنے وہ ہی ڈریس پہنی ہوئی تھی جو ابان نے پسند کی تھی۔ پیچ اور گرے کمبینیشن کی۔ اس پہ نفیس سا کام ہوا تھا۔ میک اپ میں اسکے نقوش اور بھی قاتل لگ رہے تھے۔ اوپر سے چہرے پہ جو غصہ آیا تھا ابان کو دیکھ کے ابان تو اسکو تکی جا رہا تھا۔ سب ہوٹنگ کر رہے تھے افراز اور ردا بیٹھ چکے تھے اب رانیہ کی انٹری تھی۔ رانیہ کا دل تو کیا ابان کو اگنور کرتی جا کے بیٹھ جائے۔ مگر اس وقت سب کے سامنے یہ نہیں تھی کر سکتی تو صبر کے گھونٹ پی گئی تھی۔

ابان نے اسکی حالت کو انجوائے کرتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔ رانیہ دانت پیستے ہوئے مسکرائیں تھی۔

"مائی لائف یو آر لکنگ بیوٹی فل۔" ابان نے بیٹھے ہوئے اسکے کان میں کہا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"پتہ ہے مجھے آپکو بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔" رانیہ کو اب سب کے سامنے ہنس کے مجبوراجواب بھی تو دینا تھا۔ مجبورا مسکراتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کے کہا تھا۔

"کوئی اپنے حسن پہ آج بہت غرور کر رہا ہے۔" ابان نے اسکو کہا جو سامنے دیکھ رہی تھی اور چہرے پہ مسکراہٹ تھی۔

"اگر چاہتے ہیں ناں کہ سب کچھ اچھے سے ہو جائے تو فالوقت مجھے چھیڑیں مت۔" رانیہ نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ سب کو یہ تھا کہ یہ کپل کوئی بہت رومینٹک گفتگو کر رہا ہے مگر یہ تو ٹام جیری کپل تھا۔ جب تک ایک دوسرے سے پنگا نہ لیں انکو کہاں چین آتا تھا۔

"یار آج تو پیار سے دیکھ لیں۔" ابان نے کہا تھا اور ساتھ ہی اسکا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔ تب ہی اسکی کزنز کا ٹولا آ گیا تھا وہاں۔ فوٹو شوٹ کا سیشن شروع ہو گیا تھا۔ ابان نے موقعہ کا فائدہ اٹھایا تھا اور ایک منٹ کو اسکا ہاتھ نہ چھوڑا۔ رانیہ گھورتی رہ گئی۔

دیر تک فنکشن چلتا رہا تھا۔ جیسے ہی فنکشن ختم ہوا تو رانیہ کو اسکے کمرے میں بھیجا گیا تھا۔ کچھ دیر میں ابان بھی اندر داخل ہوا تھا۔ وہ کمرے میں کھڑکی کے پاس کھڑی تھی۔ ابان آیا اور ا اسکے کان میں بولا۔

"چلیں میرے ساتھ آپکو کچھ دیکھانا ہے۔" ابان نے اسے کہا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"لیکن مجھے کہی نہیں جانا۔" ادھر بم پھٹا تھا۔

"رئیلی۔" ابان نے شرارت سے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ آگلے ہی لمحے وہ اسکی بانہوں میں تھی۔ ابان اسے اٹھائے باہر نکلا اور سیڑھیاں چڑھتے اوپر آگیا۔ اور وہ شور کرتی رہ گئی تھی۔

وہ اسے اٹھائے چھت پہ لے آیا تھا۔ وہ اسے نیچے اترتے ہوئے بولا تھا۔

"ویلکم ٹو مائے لائف۔" اسکے کان میں سرگوشی کی۔

رانیہ تو دیکھتی رہ گئی تھی۔ چھت کے بیچوں بیچ ایک ٹیبل تھا اوپر دو چیئرز تھی۔ ہر چیز پہ وائٹ کورز تھے ٹیبل پہ بھی وائٹ ہی کور تھا۔ ریڈ پیٹلز، کینڈلز بکے ٹیبل پہ پڑے تھے۔ گولڈن کلر کی روشنی سے پورا سیٹ اپ چمک دمک رہا تھا۔ راستے میں بھی پھول بکھرے ہوئے تھے۔ دیے جل رہے تھے۔ جو ماحول کو اور بھی خوبناک بنا رہے تھے۔ وہ اس سحر میں ڈوبی کھڑی تھی۔

جب ابان اس کے پاس آیا تھا۔

اب وہ کھڑی یہ سب دم سادھے دیکھ رہی تھی۔ وہ کبھی سوچ نہیں سکتی تھی کہ کوئی اسکو اتنا پیار دے گا۔ اسنے بھیگی پلکوں سے ابان کی طرف دیکھا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"نو۔ میں آپکی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھنا چاہتا۔ خود کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ ان آنسوؤں سے میرا عکس دھندلا جاتا ہے۔" ابان نے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں پکڑے اور انگوٹھے سے آنسو صاف کیے تھے۔ اور اس کے سر سے سر ٹکرا دیا تھا۔

"ابان آپ نے مجھے وہ سب کچھ دیا ہے جو میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔" رانیہ نے اس دیکھتے ہوئے کہا تھا جو اسکو محبت پاش نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ناراضگی تو کب کی وہ بھول گئی تھی۔

"ایک منٹ۔" ابان اسکو چھوڑتے ہوئے ٹیبل کے پاس پڑی چیئر کی طرف جھکا اور ہاتھ میں کچھ لے کے آیا تھا۔ رانیہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

اسکے ہاتھ میں امبریلا تھی۔ سوالیہ نے اچھنبے سے دیکھا تھا۔ ابان چلتا ہوا اس کے پاس آیا تھا۔

"ابان یہ۔" رانیہ نے پوچھا تھا کہ ابان نے اسکو چپ رہنے کا اشارہ کیا تھا۔ ابان نے اپنے دونوں بازوں اوپر اٹھائے تھے امبریلا کو کھولتے ہوئے۔ رانیہ اسکے بلکل پاس تھی۔ وہ حیرانی سے اسکی حرکتیں دیکھ رہی تھی کہ چل کیا رہا ہے۔

ابان نے جب اسے اوپن کیا تھا تو پھولوں کی برسات ہوئی تھی رانیہ پہ۔ وہ ایک دم سرپرائز ہو گی تھی ۔اس کے ارد گرد پھول گر رہے تھے۔ کچھ پتیاں اسکے منہ پہ پڑ رہی تھی یہ سب اسے بہت اچھا لگ رہا

http://primenovels.blogspot.com/

السلام علیکم

ہمیں اپنے بلاگز (ویب سائیٹ) FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم،

آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔

آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ

کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور پیج پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

تھا۔ تبھی اسکی نظر ربن پہ پڑی جو امبریلا سے نیچے جھول رہا تھا پنک کلر کا ربن اس میں ایک خوبصورت سی رنگ تھی۔ رانیہ نے خوشی سے ہاتھ اپنے منہ پہ رکھے تھے۔ ابان نے اسے خوش ہوتے دیکھ کے سب کچھ اور بھی اچھا لگ رہا تھا۔ اس نے رنگ اتاری تھی۔ اور امبریلا سائیڈ پہ رکھی۔

رانیہ کو کمر سے کھینچ کے پاس کیا تھا۔

"کیسا لگا میرا سرپرائز۔ دس از آل فار مائے لو۔ رانیہ ابان۔" اسنے اسکے کانوں میں سرگوشی کی تھی۔ وہ تو شرم سے بے حال ہو رہی تھی۔

" تھینکس فار ایوری تھنگ۔" رانیہ نے کہا تھا۔

"اوں ہوں کنجوس لڑکی۔ اونلی تھینکس۔" ابان نے اسے شرارتی نظروں سے دیکھا تھا۔

"یہ آپکی پسند کا ڈریس پہنا ہے تو یہ کم ہے کیا۔ یہ بھی آپ کے لیے ہی تھا۔" رانیہ نے فٹ کہا تھا۔

"جی آپکا احسانِ عظیم ہے۔ مجال ہے جو مسز ابان ذرا بھی رومینٹک ہو لیں۔" ابان نے روہانسی لہجے میں کہا تھا۔ رانیہ نے اسکے انداز پہ ہنستے ہوئے اسے دیکھا تھا۔ رانیہ آگے بڑھی اور اپنا سر اسکے سینے پہ رکھ دیا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"آپ میری زندگی میں آنے والے پہلے اور آخری مرد ہیں۔ آپ میری پہلی اور آخری محبت ہیں۔ مجھے اپنی ذات اپنا وجود آپکے بغیر بہت نامکمل لگتا ہے۔۔"رانیہ کے اظہار پہ ابان اندر تک شانت ہو گیا تھا۔ اسکا سامنے کرتے اسکی پیشانی کو چھوا تھا۔ اور اسکا ہاتھ پکڑ کے اس کو رنگ پہنائی تھی۔ اور اسکے ہاتھ کو چھوتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا۔

"مجھے بھی اپنی جھلی، شیرنی، سٹورٹ، تیکھی مرچی اور بھٹکتی آتما کے بغیر زندگی کے رنگ پھیکے لگتے ہیں ۔"ابان نے اسکے گال سہلاتے ہوئے کہا تھا۔

"آپ مجھے ان ناموں سے کیوں بلاتے ہیں۔"وہ برا مناتے ہوئی بولی تھی۔

"میں آپکو مائے لو، مائے لائف، مائے سن شائن، اور۔"ابان کی بات کو رانیہ نے اندر ہی کاٹ دی تھی۔

"بس بس۔"رانیہ نے ہنستے ہوئے اسکے منہ پہ ہاتھ رکھا تھا۔ ابان نے ہنستے ہوئے اسکا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

"یار دو لفظ میری تعریف میں بھی بول دیں سب آپکی تعریفیں کر رہے تھے۔"ابان نے اسے چھیڑا تھا۔

"تو آپ کیوں جیلس ہو رہے ہیں۔"رانیہ نے اسے کہا تھا۔ جو اسے اپنی بانہوں کے گھیرے میں لیے کھڑا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

"آپ کی بھی تو وہ فیلوز بہت چپک چپک کے باتیں کر رہی تھیں اور آپ کے تو دانت اندر نہیں جا رہے تھے۔" ابان کی توقع کے عین مطابق وہ چڑی تھی تو ابان نے قہقہہ لگایا۔

"آپ تو مجھ سے ناراض تھیں پھر بھی مجھ پہ نظر تھی۔" ابان نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"ہاں تو اب ناراض ہونے کا یہ تو مطلب نہیں کہ میں اپنے شوہر کو کھلی چھٹی دے دوں۔" رانیہ نے آنکھیں مٹکتے ہوئے کہا تھا۔

"میڈم آپکی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ آپ کا یہ بیچارہ شوہر آپ کے علاوہ کسی کو دیکھتا بھی نہیں ہے۔" وہ کہتے ہوئے اسے پکڑے ٹیبل کی طرف لے آیا تھا۔ دونوں چیئرز ساتھ رکھتے ایک پہ خود بیٹھا اور دوسرے پہ رانیہ۔ رانیہ نے اپنا سر اسکے کندھے پہ رکھ دیا تھا اور ابان نے اپنے بازو اسکے گرد پھیلا دیئے تھے۔ رانیہ کو سردی انجوائے کرنا ہمیشہ سے ہی پسند تھا آج تو ابان بھی اسکے ساتھ تھا۔

"ابان آپکو یاد ہے جب پہلی دفعہ ہماری ملاقات ہوئی تھی۔ جب آپ گھر آئے تھے۔" رانیہ نے سر اٹھاتے ہوئے ابان سے کہا تھا۔

"بالکل یاد ہے۔ جب میں پہلی دفعہ آپکی آنکھوں میں دیکھا تھا۔ اور میڈم نے چیخنا شروع کر دیا تھا۔ دنیا کی انوکھی بیوی جو شوہر کو دیکھ کے چیخی تھی۔" اس نے اسکی ناک دباتے ہوئے کہا تھا۔

http://primenovels.blogspot.com/

https://famousurdunovels.blogspot.com/

"اور اپنا پتہ ہے کیا کہا تھا۔"رانیہ نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا تھا۔

"کیا۔م۔میں تو کچھ بھی نہیں تھا کہا۔"ابان نے انجان بننے کی ایکٹنگ کی تھی۔

"اچھا۔میں بتا دیتی ہوں۔آپ نے کہا تھا

اس دنیا کا بے بس دولہا آپکا شوہر نامدار ایس پی ابان حسن۔"۔"رانیہ نے اسکو پورا جملہ بتایا تھا۔

ابان اور رانیہ دونوں کے کانوں میں گزارے وقت کی بازگشت ہونے لگی تھی۔دونوں ہنس دیئے تھا۔

"آج میں اس جملے کو نئے انداز میں کہہ دیتا ہوں۔

اس دنیا کا خوش قسمت دولہا آپکا شوہر نامدار ایس پی ابان حسن۔"۔ابان نے اسکی ہاتھ کی پشت چھوتے ہوئے کہا تھا۔

رانیہ نے ہنستے ہوئے اسکے سینے پہ سر رکھتے اپنی آنکھیں موند دی تھیں۔وہ خوش تھی بہت خوش۔اب رانیہ ابان کے گلے شکوے سننے اور انکو دور کرنے میں مگن تھی۔

ہر انسان کی زندگی میں مختلف موڑ آتے ہیں جب دوسرے لوگ آپکی زندگیوں کو اجیرن کر دیتے ہیں بعض اوقات اپنی حرکتوں سے اور کبھی کبھی تو انکے الفاظ بھی روح تک کو چھلنی کر دیتے ہیں۔پھر ہماری

http://primenovels.blogspot.com/

زندگی کی بقا کا انحصار صرف ہمارے عمل پہ ہوتا ہے کہ ہم کیسے ان مشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔لوگوں سے دب جاتے ہیں یا حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنا آپ منواتے ہیں۔

ابان۔اسکا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جو جو نہ صرف ڈٹ کے حالات کا مقابلہ کرتے ہیں بلکہ مقابل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے اپنی صلاحیت اور ہمت بھی منواتے ہیں۔جو محب وطن ہوتے ہیں حالات کی پرواہ کیے بغیر اپنے فرض کی ادائیگی سے غفلت نہیں برتے اور آگے بڑھتے جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

The end

آپکی رائے کا انتظار رہے گا۔۔

عنایہ احمد

http://primenovels.blogspot.com/